ماہنامہ
جہدحق
پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
HRCP

Monthly JEHD-E-HAQ - June 2014 - Registered No. CPL-13
جلد نمبر 21......شمارہ نمبر06...جون2014......قیمت5روپے

......کس سے منصفی چاہیں!

ایوانِ اقبال، لاہور، 29 مئی 2014: جوائنٹ ایکشن کمیٹی فار پیپلز رائٹس نے راشد رحمان صاحب کے لیے تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا

Rashid Rehman Khan

راشد رحمان خان

1958-2014

Coordinator HRCP Task Force, Multan

دراب پٹیل آڈیٹوریم، لاہور، 8 مئی 2014: ایچ آر سی پی نے راشد رحمان صاحب کے قتل کی مذمت کے لیے ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا

فہرست

انسانی حقوق کے معروف کارکن کے بہیمانہ قتل کی مذمت 5

جبری تبدیلی مذہب وشادی کے مسئلے کے پرآ گاہی اجلاس 14

لاتعداد تنازعات......لاتعداد ہتھیار 15

اقلیتیں 16

تعلیم 17

عورتیں 19

صحت 20

خاموش رہو! 21

آواز حق کا قتل 22

ایک پاسبان حقوق کا نوحہ 23

دیکھیں خون جگر سے کیا کیا لکھتے ہیں افسانے لوگ 24

چیلنج 25

چند اچھے انسان 26

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا 27

راشد رحمان: خطرات اور خوف کے خلاف جرات کی علامت 29

کاری، کارو کے شکار 30

بچے 31

جنسی تشدد کے واقعات 34

انتہاپسندی کی روک تھام کے لئے ورکشاپس کا انعقاد 37

خودکشی کے واقعات 42

اقدام خودکشی کے واقعات 48

جہد حق پڑھنے والوں کے خطوط 50

انسانی حقوق کے پرعزم اور دلیر کارکن کا قتل

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کو اپنے ملتان ٹاسک فورس کے کوآرڈی نیٹر راشد رحمان ایڈووکیٹ کے قتل کا شدید افسوس ہے۔

مسٹر رحمان انسانی حقوق کے پُرعزم کارکن اور پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے اور ایچ آر سی پی کے ساتھ تقریباً 20 برسوں سے وابستہ تھے۔

یہ امر قابل توجہ ہے کہ 10 اپریل کو کمیشن نے ایک بیان کے ذریعے حکام کو آگاہ کیا تھا کہ ملتان ڈسٹرکٹ جیل میں جہاں راشد رحمان تضحیک مذہب کے ایک ملزم کی وکالت کر رہے تھے، اُنہیں وکلاء استغاثہ کی طرف سے دھمکیاں دی گئی تھیں۔ مقدمے کی سماعت سکیورٹی خدشات کے باعث جیل میں کی جا رہی تھی۔ اطلاعات کے مطابق، جج نے اپنی موجودگی میں ملنے والی دھمکیوں کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ تین افراد نے جج کی موجودگی میں وکیل صفائی راشد رحمان ایڈووکیٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''آپ اگلی مرتبہ عدالت نہیں آئیں گے کیونکہ آپ اب مزید زندہ نہیں رہ سکیں گے۔''

یہ قابل افسوس امر ہے کہ ایچ آر سی پی یا مسٹر رحمان کے تحفظات پر کوئی توجہ نہ دی گئی اور راشد کو دھمکیاں دینے والے تین افراد کی گرفتاری کے لیے کوئی اقدام نہ کیا گیا۔ اس سے پہلے جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آر سی پی نے مطالبہ کیا تھا کہ وکیل کو دھمکیاں دینے والے تینوں افراد کے خلاف بلاتاخیر قانونی کارروائی کی جائے اور وکیل صفائی کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

ایچ آر سی پی کا مطالبہ ہے کہ راشد رحمان کو دھمکیاں دینے والے افراد کے خلاف فوری طور پر مقدمہ درج کیا جائے اور اُن کے قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اگر اس اپیل کو نظرانداز کیا گیا کوئی بامعنی کارروائی نہیں کی جاتی تو یہ انسانی حقوق کی تحریک اور مسٹر رحمان کے اہل خانہ کے لیے انصاف کا مذاق اڑانے والی بات ہوگی۔

راشد رحمان نے ایک ایسے معاشرے میں تضحیک مذہب کے ملزم کی وکالت کرنے کا جرأتمندانہ فیصلہ کیا تھا جہاں متعصب لوگوں کے خیال میں ملزم کو دفاع کا کوئی حق نہیں ہے۔ اُن کی موت کی صورت میں، ایچ آر سی پی انسانی حقوق کے ایک پُرعزم اور بہادر کارکن سے محروم ہوگیا ہے۔ مذہبی انتہاپسندی کی طاقتیں جنہیں ریاست اپنے قابو میں نہیں لا رہی، اس اقدام سے معرکہ تو جیت سکتی ہیں مگر جنگ نہیں جیت سکتیں۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 09 مئی 2014]

لاہور ہائیکورٹ کے باہر خاتون کا قتل باعث تشویش ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے لاہور میں ایک خاتون کے قتل پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے، جسے اس کے اہل خانہ نے پسند کی شادی کرنے پر لاہور ہائی کورٹ کے قریب اینٹیں مار مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

بدھ کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کمیشن نے کہا کہ منگل کے روز لاہور ہائی کورٹ سے چند گز کے فاصلے پر فرزانہ پروین کو جس طریقے سے قتل کیا گیا اس پر ایچ آر سی پی کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔ اس کا جرم محض اتنا تھا کہ اس نے اپنی مرضی سے شادی کی تھی۔ قانون یہ حق تمام بالغ شہریوں کو فراہم کرتا ہے لیکن ایک ایسے معاشرے میں نہیں، جہاں ریاست اس کی خلاف ورزی کو روکنے میں ناکام رہتی ہے۔

پروین کو اس کے تقریباً بیس رشتہ داروں نے قتل کیا جن میں اس کا باپ اور بھائی بھی شامل تھے جنہوں نے اس پر اور اس کے خاوند پر اینٹوں اور ڈنڈوں سے حملہ کیا۔ جائے وقوعہ کے قریب اور ہائی کورٹ میں موجود لوگوں اور پولیس اہلکاروں میں سے کسی نے بھی مداخلت نہ کی۔

مذکورہ خاتون اس مقدمے میں اپنا بیان ریکارڈ کروانے کے لئے عدالت آئی تھی جو اس کے خلاف خاندان کی مرضی کے خلاف شادی کرنے پر دائر کیا گیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق پروین کے اہل خانہ نے 12 مئی کو ہونے والی سماعت کے دوران

اسے اوراس کے خاوند کو بھی دھمکیاں دی تھیں۔

پروین کا قتل فوری اشتعال کے نتیجے میں پیش آنے والا واقعہ نہیں ہے کیونکہ اس کی شادی کو کئی ماہ گزر چکے تھے۔ اس کا خاندان واضح طور پر اسے قتل کرنے کے ارادے سے آیا تھا۔ پروین کے والد نے جب خود کو پولیس کے حوالے کیا تو وہ اپنے کیے پر شرمندہ نہیں تھا اور اس نے بہیمانہ قتل کو ''عزت کے نام پر قتل'' قرار دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے اپنے کیے پر افسوس نہیں ہے۔

شہریوں کی زندگیوں کو تحفظ فراہم کرنے کے فریضہ کی ادائیگی میں حکام کی ناکامی کے باعث ایسے ظالمانہ اقدامات کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ نام نہاد ''غیرت کے نام پر قتل'' کا نشانہ بننے والی خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد ان کی زندگیوں کو محفوظ کرنے میں کسی بھی قسم کی دلچسپی کے بارے میں پائے جانے والے مغالطوں کو دور کرنے کے لیے کافی ہے۔ صرف 2013ء میں، ایچ آر سی پی نے ذرائع ابلاغ کی رپورٹس سے ''غیرت کے نام پر'' 900 خواتین کے قتل کے واقعات قلمبند کیے تھے۔ ان خواتین کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ ریاست نے اس جاگیردارانہ رواج کا مقابلہ نہیں کیا جسے مذہبیت اور تعصب کی حمایت حاصل تھی۔

ایچ آر سی پی کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ اس شرمناک جرم کی بھرپور مذمت کرے اور اس امر کو یقینی بنائے کہ پروین کے قاتل اپنے بزدلانہ اقدام کو عزت کے نام پر قابل ستائش قرار دے کر انصاف کے کٹہرے سے بچ نہ جائیں۔ حکومت کو اس جرم کے پیچھے پائی جانے والی جاگیردارانہ ذہنیت کا مقابلہ کرنے کے لیے عوامی آگاہی کی مہم شروع کرنے کے بارے میں بھی غور وفکر کرنا چاہیے اور اس چیز کو یقینی بنانا چاہیے کہ قاتل عزت کے بے جا تصورات کا سہارا لے کر سزا سے نہ بچ جائیں۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔28 مئی 2014]

پولیو کے خوف کے باعث سفری پابندیوں کا سبب بننے والے حالات قابل مذمت ہیں

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے اُن حالات پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے جن کے باعث عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے پاکستان پر بیرونی سفر کے حوالے سے پابندیاں عائد کی ہیں تاکہ دیگر ممالک میں پولیو کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔ کمیشن نے اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ڈبلیو ایچ او کے اعلان کے بعد بھی بیماری کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے حکمت عملی تبدیل نہیں کی گئی۔

بدھ کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کمیشن نے کہا، ایچ آر سی پی کو انتہائی افسوس ہے کہ حکومت نے پولیو وائرس کے خاتمے کے لیے موثر اقدامات نہیں کیے تھے جس کے نتیجے میں ڈبلیو ایچ او نے بیرون ملک سفر کرنے والے پاکستانیوں پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ اس سے بھی افسوس ناک امر اس قسم کے بے معنی بیانات ہیں جن میں تین ماہ کے اندر پابندی کو ختم کروانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے فیصلے کے بعد پیدا ہونے والی پریشانی پہلے محسوس ہونی چاہیے تھی۔ پولیو مخالف مہم کا الزام صرف موجودہ حکومت پر ہی عائد نہیں کیا جاسکتا مگر سال کے پہلے چار ماہ میں پولیو کے اطلاع شدہ واقعات میں حیران کن اضافے سے اسلام آباد کو خدشات سے خبردار رہنا چاہیے تھا۔ حکام اس حوالے سے پیش رفت کرنے میں ناکام رہے جو ملک میں پولیو وائرس کے پھیلاؤ کا سبب بنا، وہ پولیو کے عملے کو تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کرتے رہے اور پیش قدمی کے سلسلے میں ڈبلیو ایچ او کے ساتھ حکمت عملی مرتب کرنے کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ ان ناکامیوں کے نتیجے میں ملک پابندیوں کی پیشگی تنبیہ بھی نہ لے سکا۔

کسی دوسرے ملک کا وزیر صحت اور پولیو کے خاتمے کے لیے مقرر کردہ وزیراعظم کا مرکزی نمائندہ مستعفی ہوجاتے، بصورت دیگر انہیں مستعفی ہونے کے لیے کہا جاتا۔ مگر پاکستان میں ایسا نہیں ہوتا۔ ان دونوں عہدیداران کی برطرفی پولیو کے خاتمے میں پاکستان کی مکمل ناکامی کو تسلیم کرنے اور نئی شروعات کی طرف پہلا قدم ہوسکتا ہے۔

دفتر خارجہ کے بیانات یا نئے عزم کے دعوے اس مسئلے کا حل نہیں ہیں۔ غیر منطقی خوف اور شدت پسندی سمیت بیماری کے پھیلاؤ کی تمام وجوہات پر ہنگامی بنیادوں پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔ اس کا متبادل جس کے متعلق چند ماہ قبل سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا، دنیا سے پاکستان کی علیحدگی کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔07 مئی 2014]

عداوت پر مبنی مہم کے باعث میڈیا کی آزادی کو خطرہ لاحق ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے ایک میڈیا چینل کو بند کرنے کی غرض سے چلائی جانے والی عداوت پر مبنی مہم پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور میڈیا کے اداروں کے مابین ہم آہنگی قائم کرنے اور صورتحال کی سنگینی میں کمی لانے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ میڈیا کی آزادی کا تحفظ کیا جاسکے اور صحافیوں کو لاحق خطرات کو کم کیا جاسکے۔

پیر کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کمیشن نے کہا کہ: ''ایچ آر سی پی جیو کے خلاف عداوت پر مبنی مہم اور جس طریقے سے اسے بند کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جارہا ہے، پر زیادہ دیر خاموش نہیں رہ سکتا''۔

''اس بات سے قطع نظر کے ایچ آر سی پی یا کوئی اور جیو کے ادارتی فیصلے کے بارے میں کیا سوچتا ہے، تضحیک مذہب کے الزامات کے بعد لوگوں کو سڑکوں پر نکلنے پر اکسانا انتہائی خطرناک رجحان ہے''۔

ایچ آر سی پی اس امر کی نشاندہی کرنے پر مجبور ہے کہ خوف کا جو ماحول پیدا کیا گیا ہے، وہ جیو کے لئے کام کرنے والے ملازمین کے لئے خطرے کا باعث ہے۔ انہیں دھمکایا جارہا ہے اور متعدد کو حملوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اگر اس فتنہ کو جاری رہنے دیا گیا تو اس رجحان میں اضافہ ہوگا اور یہ صورتحال کنٹرول سے باہر ہوسکتی ہے۔ ذرائع ابلاغ کی صفوں میں پیدا ہونے والی پھوٹ سخت جدوجہد کے بعد ذرائع ابلاغ کو ملنے والی آزادی کے لیے نیک شگون نہیں ہے۔ افسوس ناک امر ہے کہ متحارب میڈیا چینلز آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کررہے ہیں اور انہیں اس چیز کا ادراک نہیں ہے کہ وہ بھی اس سازش کا حصہ بن رہے ہیں یا وہ کتنی خطرناک مثال قائم کررہے ہیں اور یہ کہ یہی آگ انہیں بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اُن طاقتوں کو بے لگام چھوڑنا کسی کے مفاد میں بھی نہیں ہے جو کسی کو بھی جوابدہ نہیں ہیں۔

ایچ آر سی پی کو اس بات پر حیرت ہے کہ کیبل آپریٹرز نے پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کی ہدایات کے بغیر جیو پر کس طرح غیر قانونی پابندی عائد کی ہے۔ کمیشن امید کرتا ہے کہ حکام اس معاملے کی تحقیقات کریں گے، اگر انہوں نے یہ کام پہلے نہیں کیا، اور حدود سے تجاوز کرنے والوں کو سزا دیں گے۔

ایچ آر سی پی کا حکومت سول سوسائٹی اور میڈیا کی تنظیموں سے مطالبہ ہے کہ وہ صورتحال کو ٹھنڈا کرنے اور خوف وہراس کو ختم کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کریں تاکہ ذرائع ابلاغ کی آزادی کو مزید حملوں سے بچایا جاسکے۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔19 مئی 2014]

انسانی حقوق کے معروف کارکن کے بہیمانہ قتل کی مذمت

انسانی حقوق کے کارکنوں، وکلاء، صحافیوں اور باشعور شہریوں نے ملک بھر اور بیرون ملک راشد رحمان کے قتل کی شدید مذمت کی جنہیں 7 مئی کو مذہبی انتہا پسندوں نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا

ذیل میں دھمکیاں ملنے کے بعد راشد رحمان کی طرف سے حکومت اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کو لکھا جانے والا خط بھی شامل ہے

محترم راشد رحمان صاحب

ہمیں یہ جان کر انتہائی دکھ ہوا ہے کہ بعض مذہبی جنونی وکیل صفائی کو دھمکیاں دے رہے ہیں جس کا صرف یہ جرم ہے کہ وہ اپنے موکل کے لیے انصاف کا تقاضہ کر رہا ہے۔ یہ حیران کن امر ہے کہ ضلعی عدالت کے ایک سینئر وکیل نے بھی قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی دھمکی دی تھی جس کا کام قانون کی پاسداری کرنا ہے۔اس معاملے کو منظر عام پر لانے کے حوالے سے آپ کی جرات قابل ستائش ہے۔ایک ایسے ملزم کے دفاع میں ثابت قدم رہنے پر ہم آپ کے عزم کے معترف ہیں جس کے بارے میں آپ کو یقین ہے کہ اس پر بے بنیاد الزام عائد کیا گیا اور اس کا دفاع ہونا چاہئے۔ یہ حوصلہ اور اس سے پیدا ہونے والا اطمینان ایسے دلاسے اور اجر کا مستحق ہے جس کو آسانی سے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے یقین ہے کہ متعصب اور خود ساختہ پرہیزگار جنونی آپ کو خوفزدہ نہیں کر سکتے۔ہم اس حوالے سے ہونے والی پیش رفت پر نظر رکھیں گے۔آپ اپنی معتدل مزاجی سے غصے کو دور کرنے کا عمل جاری رکھیں چاہے اشتعال انگیزی کتنی ہی سنگین نوعیت کی کیوں نہ ہو۔ وہ آپ کے شدید ردعمل سے فائدہ اٹھانے کے موقع کے انتظار میں ہوں گے۔ہم آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ باشعور اور معقول افراد آپ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

آپ ہمیشہ خوش وخرم اور سلامت رہیں

آداب

ایف بی

بتاریخ:14-4-9

قتل کی دھمکیوں کا نوٹس لیا جائے

تمام معززین

تسلیمات

آج تقریباً 2:30 pm سنٹرل جیل ملتان میں تضحیک مذہب کا مقدمہ سنا جارہا تھا۔ ملزم کی بریت کی درخواست پر دلائل کے دوران تین افراد، ذوالفقار سندھو ایڈووکیٹ ضلعی عدالت، مذہبی جنونی ایوب مغل اور ایک نامعلوم شخص نے جج کی موجودگی میں دھمکیاں دیں اور کہا کہ ''آپ اگلی پیشی پر عدالت نہیں آسکیں گے کیونکہ آپ اب مزید زندہ نہیں رہ سکیں گے''۔ جج صاحب کو زبانی درخواست دی گئی تھی مگر وہ خاموش رہے۔مقدمہ ریاست بنام جنید حفیظ تھا اور ایڈیشنل سیشن جج مسٹر شہباز علی پراچہ ہیں۔سی آر سی پی کی دفعہ 265-k کی درخواست پر حکم نامے کی اگلی تاریخ 17 اپریل ہے۔

اللہ داد اور میں ملزم کی طرف سے پیش ہوئے تھے۔یہ درخواست اطلاع کے لیے پیش خدمت ہے۔

آداب

راشد رحمان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

بتاریخ:14-04-9

ایچ آر سی پی کے مقتول کارکن کے لئے تعزیتی اجلاس

اسلام آباد ایچ آر سی پی ملتان ٹاسک فورس کے کوآرڈینیٹر اور سینئر ایڈووکیٹ راشد رحمان، جنہیں 7 مئی کو قتل کر دیا گیا تھا، کے لیے پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے مرکز برائے ترقی میں تعزیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ملتان سنٹرل جیل، جہاں راشد رحمان تضحیک مذہب کے ملزم کی نمائندگی کر رہے تھے، میں مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثہ کے وکیلوں نے انہیں جج کے سامنے دھمکی دی تھی۔شرکاء نے اس ٹارگٹ کلنگ پر زور مذمت کی اور وزیراعلیٰ پنجاب اور متعلقہ حکام سے مجرموں کے علاوہ راشد رحمان کو دھمکی دینے والوں کو بھی گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ تحریری درخواست کے باوجود انہیں تحفظ فراہم نہیں کیا گیا تھا۔شرکاء نے اس امر پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ جرائم میں ملوث افراد اور دہشت گردوں کو سزا سے استثنا حاصل ہے۔جس کے باعث انہیں سزا کے خوف کے بغیر پرامن شہریوں کو قتل کرنے، دھمکیاں دینے اور ہراساں کرنے کی مکمل اجازت ہے۔شرکاء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے انسانی حقوق کے کارکنان کو تحفظ فراہم کرے۔انہوں نے راشد رحمان کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ ایچ آر سی پی کے ایک مرکزی رکن ہونے کے علاوہ وہ امن کے کارکن اور خواتین، اقلیتوں، غیر محفوظ برادریوں اور ان تمام لوگوں کے حقوق کے محافظ تھے جنہیں مدد کی ضرورت تھی۔وہ بہادر، باہمت اور اپنے مقصد کے بارے میں مکمل طور پر مخلص تھے اور انہیں کبھی بھلایا نہیں جاسکے گا۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

غیر محفوظ طبقات کے حامی کا قتل ریاست کی ناکامی کی عکاسی کرتا ہے

ویمن ایکشن فورم (ڈبلیو اے ایف) کے اراکین راشد رحمان کے قتل پر غمزدہ ہیں۔غیر محفوظ لوگوں کے حقوق سے ان کی وابستگی کو اس وقت پرکھا گیا جب چند دن پہلے تضحیک مذہب کے ایک جھوٹے مقدمے میں ایک نوجوان پروفیسر جنید حفیظ کا دفاع کرنے پر انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔جب ملتان بار ایسوسی ایشن میں وکلاء کے ایک گروہ نے اخلاقی اصلاح پسندوں کا کردار ادا کیا اور بے گناہی کے گمان کے اصول اور قواعد وضوابط کی عملداری اور غیر جانبدارانہ سماعت کے جمہوری حق کو رد کرنے کا اعلان کیا تو راشد رحمان نے جرات مندی کے ساتھ اپنا کام جاری رکھا۔اس کے بعد ان وکلاء نے راشد رحمان جیسے ایماندار اور بااصول وکیل کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔یہ حقیقت ہے کہ یہ دھمکیاں جج کے سامنے دی گئیں اور راشد رحمان کی سکیورٹی فراہم کرنے سے متعلق درخواستوں کو مسلسل نظرانداز کیا گیا جو واضح طور پر ریاست کی ناکامی ہے۔ریاست اپنے قابل قدر شہریوں کا تحفظ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔اب پنجاب حکومت کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ جنوبی پنجاب میں انصاف اور انتظامی نظام کی تباہی سے کیسے نبٹا جائے۔ویمن ایکشن فورم حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ریاستی قوانین اور اداروں کو چیلنج کرنے والوں کے خلاف بلاواسطہ طور پر کارروائی کی جائے اور دھمکیاں دینے والوں کو گرفتار کیا جائے۔مجرموں کو قتل کے بعد فرار ہونے کا موقع دینا۔مذہبی انتہا پسندوں اور قاتلوں کے آگے ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہے۔جیل میں قید پروفیسر کو فوری تحفظ فراہم کیا جائے اور پنجاب حکومت سخت سکیورٹی میں جیل کے اندر مقدمے کی غیر جانبدارانہ سماعت کی ضمانت دے۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ روزنامہ نیوز)

سابق صدر آصف علی زرداری کی جانب سے بیہمانہ اقدام کی مذمت

اسلام آباد پاکستان پیپلز پارٹی کے شریک چیئر مین سابق صدر آصف علی زرداری نے انسانی حقوق کے کارکن اور سپریم کورٹ کے ایڈووکیٹ راشد رحمان کے 7 مئی کو ملتان میں قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ انتہائی بیہمانہ قابل مذم اور وحشیانہ قتل ہے جس کی تحقیقات شہید راشد رحمان کی جانب سے پیش کی ہوئی تحفظات کی روشنی میں ہونی چاہئے۔انہوں نے کہا کہ یہ تحقیقات شفاف ہونی چاہئیں، مجرمان کو جلد سے جلد گرفتار کرنا چاہئے اور انہیں قانون کے تحت مثالی سزا دی جانی چاہئے۔آصف علی زرداری نے راشد رحمان کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک ایسے شہید ہیں جنہوں نے اپنی جان انسانی حقوق کے کاز اور ایک ایسے ملزم کے تحفظ کی راہ میں دی ہے جس پر انتہا پسندوں نے مذہب کے نام پر الزام لگایا تھا۔سابق صدر نے کہا کہ شہید راشد رحمان نے اپنے قتل سے پہلے متعدد بیانات دیئے تھے کہ انہیں اس وجہ سے خطرات لاحق ہیں کہ وہ ایک توہین رسالت کے مبینہ ملزم کی وکالت کر رہے تھے۔یہ بات اس بیہمانہ قتل پر تحقیقات کے لئے ابتدائی نکتہ ہونا چاہئے۔انہیں ملتان میں ایک عدالت کے اندر دھمکی دی گئی تھی کہ وہ توہین رسالت کے مبینہ ملزم کی وکالت چھوڑ دیں یا پھر ان انتہا پسندوں کے ہاتھوں قتل ہونے کے لئے تیار رہیں۔رپورٹس کے مطابق انہوں نے جج کے سامنے بھی ان دھمکیوں کا ذکر کیا تھا، لیکن اس پر کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔شہید راشد رحمان نے دھمکی دینے والے کا نام بھی بتایا تھا جس نے یہ کہا تھا کہ وہ عدالت سے اگلی مرتبہ زندہ واپس نہیں جائیں گے۔سابق صدر نے کہا کہ یہ شدید تشویشناک بات ہے کہ انسانی حقوق کے کارکن کو نہ صرف یہ کہ عدالت کے کمرے کے اندر دھمکی دی گئی بلکہ ایک ماہ سے کم عرصہ میں اس دھمکی پر عملدرآمد بھی ہو گیا۔آصف علی زرداری نے کہا کہ یہ نہایت شرم اور دکھ کا مقام ہے کہ جن لوگوں پر مذہبی الزامات لگائے جاتے ہیں ان کے حقوق غصب کیے جارہے ہیں اور انہیں انصاف نہیں دیا جارہا خاص طور پر یہ رجحان اٹھارویں آئینی ترمیم کے بعد بھی جاری ہے۔وقت آ گیا ہے کہ تمام سٹیک ہولڈرمل کر اس بات کو یقینی بنائیں کہ توہین رسالت کے قانون کو غلط استعمال سے روکا جائے جو کہ جنرل ضیاء کی آمریت کے دور سے جاری ہے۔آصف علی زرداری نے راشد رحمان کی روح کے ایصال ثواب اور غمزدہ خاندان کے لئے صبر وجمیل کی دعا بھی کی۔

راشد رحمان کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے

لاہور 8 مئی 2014ء کو (پ ر) جوائنٹ ایکشن کمیٹی فار پیپلز رائٹس کا آج ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔جس میں شرکاء نے راشد رحمان ایڈووکیٹ چیئرمین ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان ٹاسک فورس ملتان کے قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے قاتلوں کو فوری گرفتاری کر کے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔راشد رحمان کو قتل کرنے والے عناصر قتل کرنے سے قبل ہی انہیں قتل کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ان افراد کے خلاف متعلقہ پولیس حکام کو آگاہ کر دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود پولیس نے ان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کوئی بھی عملی اقدامات نہیں کئے۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شرکاء نے کہا کہ راشد رحمان کا قتل جنونیت کے بڑھتے ہوئے رجحان کی نشاندہی کرتا ہے۔انتہا پسند فاشسٹ ہتھکنڈوں سے اپنے سیاسی مخالفین کو جسمانی طور پر ختم کرنے کے ایجنڈا پر گامزن ہیں۔جنونی قوتیں، اقلیتوں اور عورتوں کو بھی خاص طور پر نشانہ بنا رہی ہیں اور محروم طبقات کے لیے سامنے آنے والے انسانی حقوق کے علمبرداروں کو بھی ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔

راشد رحمان کی یاد میں شمعیں روشن کی گئیں

اسلام آباد سیاستدان، سول سوسائٹی کے کارکنان اور این جی اوز کے نمائندگان نے 8 مئی کو ایف 6 سیکٹر میں انسانی حقوق کے وکیل اور پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے کوآرڈینیٹر راشد رحمان کے قتل کے خلاف احتجاج کیا۔مقتول کارکن کے لیے دعائیہ تقریب کا بھی انعقاد کیا گیا۔راشد رحمان کو 7 مئی کو ان کے دفتر میں فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔حملے میں دو افراد زخمی بھی ہوئے جو کہ راشد رحمان کے ساتھ دفتر میں موجود تھے۔مظاہرین میں رکن قومی اسمبلی ماروی میمن، انسانی حقوق کی کارکن فوزیہ من اللہ، سرور باری، طاہرہ عبداللہ، ثمینہ نذیر، کرامت علی، وسیم پرویز اور نگین حیات شامل تھے۔مظاہرین نے راشد رحمان کے قتل کے خلاف نعرے بلند کئے اور مجرموں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔انہوں نے ملک میں انسانی حقوق کے کارکنان کے تحفظ کا بھی مطالبہ کیا۔شرکاء نے موم بتیاں بھی جلائیں اور مرحوم راشد رحمان کے لئے دعا کی۔شرکاء ایک گھنٹے کے احتجاج کے بعد پر امن طور پر منتشر ہو گئے۔انسانی حقوق کے کارکن ولیم پرویز نے ڈان سے بات کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کے لئے راشد رحمان کی خدمات پر انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

سازش کے تحت انسانی حقوق کے کارکنوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے

سکھر ملتان میں وکیل راشد رحمان کے قتل کے خلاف سکھر میں عدالتی کارروائیوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔وکلاء اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔تفصیلات کے مطابق ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن اور ڈسٹرکٹ بار ملتان میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے رکن ایڈووکیٹ راشد رحمان کے قتل کے خلاف عدالتی کارروائیوں کا بائیکاٹ کیا گیا، ہائی کورٹ بار کے صدر قربان ملانو، ڈسٹرکٹ بار کے صدر شفقت رحیم راجپوت اور جنرل سیکریٹری علی حیدرادا کی قیادت میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے باہر احتجاج مظاہرہ کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ سازش کے تحت وکلاء کو نشانہ بنا کر قتل کیا جارہا ہے، جس سے وکلاء عدم تحفظ کا شکار ہیں۔انہوں نے حکومت اور عدلیہ سے مطالبہ کیا کہ مقتول وکیل کے قاتلوں کو گرفتار کر کے وکلاء برادری کو تحفظ فراہم کیا جائے۔دوسری جانب پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق سکھر کی جانب سے شاکر جمالی کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ کمیشن برائے انسانی حقوق ٹاسک فورس ملتان کے کوآرڈینیٹر راشد رحمان کے قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے بصورت دیگر انسانی حقوق کی جانب سے ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔

سی آر ایم کی راشد رحمان کے قتل کی مذمت

اتحاد برائے اقلیتی حقوق (سی آر ایم) پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے رکن ایڈووکیٹ راشد رحمان کے قتل کی مذمت کرتا ہے اور مجرموں کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔ایک مشترکہ بیان میں سی آر ایم کی کوآرڈینیٹر ثمینہ امتیاز نے انسانی حقوق کے کارکنان بالخصوص ان لوگوں کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا جو کہ ملک میں اقلیتوں سے متعلق امور پر کام کر رہے ہیں۔راشد رحمان جو کہ ایچ آر سی پی کے ملتان آفس کے کوآرڈینیٹر بھی تھے، کو تضحیک مذہب کے مقدمے کی پیروی کرنے پر دھمکیوں کا سامنا رہا تھا۔سی آر ایم کے رکن دار اور ایچ آر سی پی کی کونسل کے رکن امرناتھ موٹومل نے کہا کہ: ''ہمارے دوست راشد رحمان کو کسی قسم کا تحفظ فراہم نہیں کیا گیا تھا باوجود اس کے کہ انہوں نے نہ صرف پولیس بلکہ عدالت اور متعلقہ بار کونسل کو بھی تحریری درخواست دی تھی''۔سی آر ایم نے حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ ایک تکثیری، سماجی طور پر مربوط اور روادار معاشرے کے قیام کے لئے معاشرے میں انتہا پسند عناصر کے خاتمے کے لئے سنجیدہ اقدامات کرے۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ نیشن)

موت کا خوف انہیں سچے راستے سے نہ ہٹا سکا

لندن ملتان میں توہین رسالت کے ملزم کے وکیل راشد رحمان کی ٹارگٹ کلنگ کی خبر سن کر پہلی مرتبہ احساس ہوا جیسے انتہا پسند سوچ نے میرے گھر کو نشانہ بنایا ہو۔ایسا نہیں کہ وہ میرے خاندان سے ہیں مگر چند ہفتے پہلے ہی ان سے ملی تھی کیونکہ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ توہین رسالت کے مقدمہ کی سماعت کے دوران ہی انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی ہیں اور وہ بھی صرف اس لیے کہ وہ ملزم کا دفاع کر رہے ہیں۔توہین رسالت کے الزام میں گرفتار جنید کی وکالت کرنے پر ان کے مخالفین نے راشد رحمان کو ایڈیشنل سیشن جج کے سامنے کہا وہ اس سنگین جرم کے ملزم کی وکالت نہ کریں ورنہ اگلی پیشی تک وہ بچیں گے نہیں۔انہوں نے مجھے ایس ایم ایس کے ذریعے اس صورتحال سے آگاہ کیا تو میں ان سے ملنے ملتان پہنچی۔اس سفر میں جیسے جیسے آپ اندرون پنجاب داخل ہوتے ہیں ویسے ویسے آپ کو احساس ہوتا ہے کہ توہین رسالت کے قانون کو بعض واقعات میں کس قدر لاپروائی سے استعمال کیا جا رہا ہے۔یہی خدشہ راشد رحمان کو تھا اسی لیے وہ اس مقدمے کا حصہ بنے۔راشد رحمان ایک بہادر شخص تھے۔انہوں نے مشکلات کے باوجود انتہا پسندی کے سامنے گھٹنے ٹیکنے سے انکار کر دیا۔راشد رحمان کے اہل خانہ کے مطابق انہیں دھمکیاں مل رہی تھیں۔جب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو اتنے غیر محفوظ دفتر اور پھر کچہری میں آنے سے ڈر نہیں لگتا تو جنید کے والد کی جانب اشارہ کر کے بولے، میں ان کی آخری امید ہوں وکلاء ڈر کے مارے ان کا مقدمہ لڑنے سے انکار کر رہے ہیں لیکن مجھے میرے کام سے کوئی نہیں روک سکتا۔راشد رحمان کے چہرے پر ذرا بھی ڈر نظر نہیں آیا۔وہ بہت اعتماد کے ساتھ مجھے ملتان سینٹرل جیل لے کر گئے جہاں جنید پر لگے توہین رسالت کے الزام کی سماعت ہو رہی تھی وہ خود تو نہیں ڈرتے تھے مگر انہیں جنید کی جان کا خطرہ تھا اسی لیے انہوں نے عدالت سے جنید کے مقدمے کی سماعت سینٹرل جیل میں ہی کرنے کی درخواست کی جسے قبول کر لیا گیا۔وہ جنید کے والد کے ساتھ ان کی گاڑی میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ جیل کے لیے نکلے۔اس موقع پر جب میں نے ان سے پوچھا آپ کے پاس سکیورٹی کیوں نہیں تو بولے، میں وکیل ہوں کوئی حکمران نہیں۔پنجاب میں خواتین پر ہونے والے گھریلو تشدد، کاروکاری اور جنسی غلامی کے مختلف واقعات کے سلسلے میں راشد رحمان سے کئی بار ملاقات ہوئی جب بھی ان کے ایک کمرے کے دفتر میں جاتی تھی کوئی نہ کوئی مظلوم خاتون مدد حاصل کرنے کے لیے موجود ہوتی تھی۔وہ کہتے تھے جس معاشرے میں مذہب کو بیچنا کاروبار بن جائے وہاں صرف درندوں کا راج باقی رہ جاتا ہے اس مرتبہ جب ملتان میں ان سے ملی تو ملاقات ختم ہونے پر کہا کہ آئیے آپ کو گھر چھوڑ دوں تو وہ بولے، یہ پاگل لوگ ہیں ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھ آپ کو بھی جان گنوانی پڑے، میں تو انہیں گزشتہ تین برس سے جانتی تھی مگر ان سے مل کر ہمیشہ یہ احساس ہوا کہ ان کی جدوجہد بہت پرانی ہے۔وہ معاشرے میں پھیلتی مذہبی انتہا پسندی سے پریشان ضرور تھے مگر پُر امید تھے کہ ان کی کوشش رنگ لائے گی ابھی شاید یہ کوئی کہہ نہیں رہا لیکن لگتا ہے کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ راشد رحمان اور ان کا غم کرنے والے لوگ کم ہوتے جا رہے ہیں اور اپنے مفادات کے لیے معاشرے میں بندوق کی نوک پر تنگ نظر پھیلانے والے جیتتے جا رہے ہیں۔

پاکستان: انسانی حقوق کے محافظین کے لیے غیر محفوظ ملک

سنٹر فار ہیومن رائٹس ایجوکیشن (سی ایچ آر ای) نے انسانی حقوق کے سرگرم کارکن اور پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کے جنوبی پنجاب کے کوآرڈی نیٹر کے قتل کی پرزور مذمت کی ہے۔سی ایچ آر ای نے 8 مئی کو جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا کہ تضحیک مذہب کے ایک ملزم کے مقدمے کی پیروی کرنے پر راشد رحمان کو مذہبی بنیاد پرستوں کی جانب سے جان سے مارنے کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔سی ایچ آر ای کے ڈائریکٹر سیمسن سلامت نے مقتول کے اہل خانہ سے تعزیت کی اور راشد رحمان کے قتل کو پاکستان میں انسانی حقوق کی جدوجہد کے لیے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔سیمسن سلامت نے اپنے بیان میں کہا کہ: ”راشد رحمان کے قتل سے یہ بات پھر سے ثابت ہوگئی ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کے مدافعین غیر محفوظ ہیں اور حکومت لوگوں کے حقوق اور شخصی آزادی کے لیے آواز اٹھانے والوں کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔سیمسن سلامت نے مزید کہا کہ: یہ بات انتہائی شرمناک ہے کہ باوجود اس کے کہ راشد رحمان کو سرعام دھمکیاں دی گئیں، ریاستی مشینری اس عظیم شخص کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی۔راشد رحمان کے بہیمانہ قتل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذہبی انتہا پسند گروہ جو کہ تیزی سے پھل پھول رہے ہیں انہیں سزا سے مکمل استثنٰی حاصل ہے۔

راشد رحمان پسماندہ طبقات کی آواز تھے

ملتان انسانی حقوق کے معروف کارکن اور وکیل راشد رحمان کے قتل پر منعقد ہونے والے تعزیتی ریفرنس میں شریک افراد نے ان کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا اور ملک کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنے پر زور دیا۔ریفرنس کا اہتمام ملتان آرٹس کونسل میں پاکستان سول سوسائٹی فورم (پی سی ایس ایف) نے کیا تھا جس میں ملک بھر سے سول سوسائٹی کے اراکین، صحافیوں، ٹریڈ یونینوں کے کارکنوں، سیاسی ورکرز، طالب علموں اور وکلاء نے شرکت کی۔مقررین نے اقلیتوں اور پسماندہ افراد کے حقوق کا دفاع کرنے پر راشد رحمان کو خراج تحسین پیش کیا۔شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے، پی سی ایس ایف کے سیکرٹری جنرل محمد تحسین نے کہا کہ مرحوم راشد رحمان پسے ہوئے طبقات کے لیے کام کرتے تھے اور ان کی موت سے ان کی جدوجہد ختم نہیں ہوگی بلکہ اسے نیا حوصلہ ملا ہے۔پاکستان ٹریڈ یونین ڈیفنس کیمپین کے سیکرٹری ڈاکٹر لال خان نے کہا کہ پاکستان کا نظام غاصبوں کی حمایت کرتا ہے اور اس میں نچلے طبقوں کو انصاف فراہم کرنے کی صلاحیت ختم ہوگئی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اب تو حال یہ ہے کہ جمہوری حکومتیں بھی آمر (ضیاء الحق) کے متعارف کردہ قوانین کو تبدیل کرنے میں ناکام ہیں اور اسلامی بنیاد پرستی نے ریاست پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔عورت فاؤنڈیشن سے تعلق رکھنے والے نعیم مرزا نے کہا، بدقسمتی کی بات ہے کہ سی آئی اے کے کنٹریکٹر ریمنڈ ڈیوس کو دھمکیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا جبکہ غرباء کے حقوق کا دفاع کرنے والے وکیل کو قتل کر دیا گیا۔حیدر عباس گردیزی نے کہا کہ مسٹر رحمان کو خراج تحسین پیش کرنے کا واحد راستہ ظالموں کے خلاف آواز بلند کرنے کے ان کے مشن کو جاری رکھنا ہے۔ایس پی او کی زہرا سجاد نے کہا کہ راشد رحمان اپنی ہلاکت کے وقت ہزاروں کیسز پر کام کر رہے تھے اور گزشتہ 31 برسوں سے بے زمین ہاریوں کی خدمت کر رہے تھے۔پنجاب یونین آف جرنلسٹس نے کہا کہ حکومت انسانی حقوق کے محافظوں کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہے۔انہوں نے اس امر پر شدید افسوس کیا کہ راشد رحمان کو لاحق خطرات کے باوجود ان کے تحفظ کے لیے کسی قسم کے اقدامات نہ کئے گئے۔ڈیرہ اسماعیل خان کی ریحانہ ہاشمی کا کہنا تھا کہ مسٹر راشد رحمان 'امن کا سپاہی' تھے اور انہوں نے اپنی زندگی امن اور انصاف کی خاطر قربان کی۔ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن (ملتان بنچ) کے صدر اطہر حسین بخاری نے مسٹر رحمان کے قاتلوں کی گرفتاری کی جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔اسلام آباد سے تعلق رکھنے والی ثمینہ نذر نے کہا کہ انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے افراد کو تحفظ فراہم کیا جائے۔کراچی سے تعلق رکھنے والے انیس ہارون کا کہنا تھا کہ انسانی حقوق کے کارکن امن اور برداشت پر یقین رکھتے ہیں۔فادر اختر نوید نے ایک ایسے فرد کے قتل پر افسوس کا اظہار کیا جو پیار، امن اور برداشت کا پیغام پھیلا رہا تھا۔بعد ازاں ملتان آرٹس کونسل سے قتل کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا گیا جو پُل موج دریا سے گزرتے ہوئے وہاں پر اختتام پذیر ہوا جہاں سے شروع ہوا تھا۔ (انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

عدالتی کارروائی کا بائیکاٹ

ملتان انسانی حقوق کے رہنما اور سینئر وکیل راشد رحمان کو نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا جبکہ وکلاء نے واقعہ کے خلاف عدالتی کارروائی کا بائیکاٹ کیا۔ ملتان میں سینئر وکیل راشد رحمان کے قتل کے خلاف اعلیٰ و ماتحت عدالت میں وکلاء نے احتجاجاً مقدمات کی پیروی نہیں کی۔ راشد رحمان کے قتل کا مقدمہ تھانہ چہلیک کی پولیس نے ان کے بہنوئی شیخ خالد کی مدعیت میں درج کر لیا ہے۔ ابتدائی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ راشد رحمان کی موت سر میں گولی لگنے سے ہوئی ہے۔ ان کی نماز جنازہ جنرل پوسٹ آفس کے گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ دوسری طرف پاکستان بار کونسل نے راشد رحمان کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے ملوث ملزموں کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے اور واقعہ کیخلاف ملک بھر میں ہڑتال کا اعلان کیا۔ جس کے دوران بار رومز میں احتجاجی اجلاس منعقد کئے گئے اور ملک میں وکلاء پر پے در پے حملوں کے خلاف مذمتی قرار دادیں منظور کی گئیں۔ دریں اثناء پاکستان پیپلز پارٹی کے سرپرست اعلیٰ بلاول بھٹو زرداری نے ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے رہنما راشد رحمان کے قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپنے ایک بیان میں بلاول بھٹو زرداری نے نے کہا کہ حکومت پنجاب نے نااہلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درخواست کے باوجود راشد رحمان کو تحفظ فراہم نہیں کیا۔ انہوں نے پنجاب حکومت سے سوال کیا کہ کیا انہیں دھمکیاں دینے والے ملزم گرفتار ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کے علمبردار دہشت گردوں کے نشانے پر ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سول سوسائٹی کے تحفظ کے لیے اقدامات کئے جائیں۔ لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن نے ملتان میں سینئر وکیل راشد رحمان کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں وکلاء کو ایک منظم سازش کے تحت قتل کیا جا رہا ہے۔ عدالتوں کے اندر اور باہر وکلاء برادری اپنے آپ کو مکمل طور پر غیر محفوظ سمجھتی ہے۔ اپنے ایک بیان میں لاہور ہائیکورٹ بار کے صدر شفقت محمود چوہان، نائب صدر عامر جلیل صدیقی، سیکرٹری میاں احمد اور فنانس سیکرٹری میاں اقبال نے کہا کہ مقتول ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی ملتان سے نمائندگی کرتے تھے اور توہین رسالت کے مرتکب بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے پروفیسر جنید حفیظ کے وکیل تھے۔ انہیں کافی دنوں سے قتل کی دھمکیاں موصول ہو رہی تھیں لیکن پولیس انہیں تحفظ فراہم کرنے میں بری طرح ناکام رہی۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر اپنے پیغام میں عاصمہ جہانگیر نے کہا کہ توہین مذہب کے مقدمات شفاف طریقے سے چلنے نہیں دیئے جائیں گے۔ راشد رحمان کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے، توہین مذہب کے مقدمات ہائی کورٹ میں چلائے جائیں اور ریاست کی جانب سے وکیل صفائی فراہم کئے جائیں۔ راشد رحمان کے قتل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ توہین مذہب کے مقدمات شفاف طریقے سے چلنے نہیں دیئے جائیں گے۔

تعزیتی ریفرنس کا انعقاد

نوشکی انسانی حقوق ملتان ٹاسک فورس کے سربراہ نامور وکیل راشد رحمان کے قتل کے خلاف ایچ آر سی پی کے ضلعی کور گروپ، نوشکی اور وکلاء کی جانب سے نوشکی بار میں تعزیتی ریفرنس منعقد ہوا جس میں ایچ آر سی پی کے ممبران اور وکلاء نے شرکت کی۔ ایچ آر سی پی کے ضلعی کوآرڈینیٹر محمد سعید بلوچ نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راشد رحمان کے انسانی حقوق کے حوالے سے خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس قتل کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ملک میں دہشت گردی کا راج ہے۔ وکلاء، صحافی، ڈاکٹر، دانشور، اہل قلم سمیت کسی شہری کی جان محفوظ نہیں ہے۔ حکومت راشد رحمان کے قاتلوں کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لائے۔ اسد بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایسے واقعات سے معاشرے میں جمود آتا ہے۔ مثبت سوچ ختم اور منفی سوچ پروان چڑھتی ہے۔ مخصوص طبقات اپنے مفادات کے حصول کے لیے جمہوری عمل کو سبوتاژ کرنے کے منفی ہتھکنڈے استعمال کر کے اپنی اجارہ داری کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ملک میں لاقانونیت کی سوچ پروان چڑھ رہی ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع معمول بن چکا ہے۔ اس سوچ کے تدارک کے لیے کیمونٹی اور میڈیا کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ نوشکی بار کے صدر ایڈووکیٹ سیف اللہ مینگل، ایڈووکیٹ مہر نوروز خان مینگل، ایڈووکیٹ محمد آصف، ایڈووکیٹ لیاقت علی مینگل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گرد طاقت بندوق اور دھمکی کے ذریعے حق کی آواز دبانے کے لیے ہر قسم کے منفی ہتھکنڈے استعمال کر کے معاشرے میں اپنی اجارہ داری اور دہشت گردی کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ لیکن ایسے ہتھکنڈوں اور ظلم سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ ظلم زیادتیوں اور ظالم کے خلاف متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ قانون کی حکمرانی کی بات کرنے کے خلاف دہشت گرد اپنی کارروائیاں کر رہے ہیں لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے کہ دہشت گردی سے معاشرے میں حق کی آواز کو دبایا جا سکتا ہے۔ جبکہ حق کی آواز مزید بلند ہوگی۔ مقررین نے راشد رحمان کے انسانی حقوق اور انسانیت کے حوالے سے خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ ملزمان کی فوری گرفتاری عمل میں لائی جائے۔ (محمد سعید)

راشد رحمان کا قتل شرمناک عمل ہے

ملتان انسانی حقوق کی کارکنان نے راشد رحمان کے قتل کو انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) واقعے کی تحقیقات پر زور دے گا۔ 8 مئی کو راشد رحمان کی تدفین کے بعد انہوں نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ معمولی لوگوں کو ایک درخواست پر سکیورٹی فراہم کی جاتی ہے لیکن پولیس نے راشد رحمان کی درخواست پر کوئی توجہ نہ دی جنہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔ انہوں نے سی پی او ملتان سلطان چوہدری سے بھی ملاقات کی اور انسانی حقوق کے مقتول کارکن کو تحفظ فراہم کرنے میں ان کی ناکامی کے بارے میں گفتگو کی۔ انہوں نے قاتلوں کی فوری گرفتاری اور انہیں سزا دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ (انگریزی سے ترجمہ بشکریہ روزنامہ نیوز)

راشد رحمان کے قتل کا مقدمہ درج

ملتان انسانی حقوق کمیشن ملتان کے سربراہ راشد رحمان ایڈووکیٹ کے قتل کا مقدمہ پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف انسداد دہشت گردی کی دفعات سمیت درج کر لیا۔ وکلاء نے اس افسوسناک واقعہ پر عدالتوں کا بائیکاٹ کیا اور ریلی نکالی۔ 7 مئی کو نامعلوم افراد نے کچہری روڈ پر راشد رحمان کے چیمبر میں داخل ہو کر ان پر فائرنگ کر دی تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق راشد رحمان کو پسٹل 30 بور کی پانچ گولیاں ماری گئیں۔ ایک گولی سر میں لگی جو گردن میں پھنس گئی اور یہی موت کا سبب بنی۔ سپریم کورٹ بار کی سابق صدر عاصمہ جہانگیر نے مقتول کی رہائش گاہ پر ان کی والدہ، بہنوں اور بیوہ سے اظہار تعزیت کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ریاست بزدل اور بندوق والوں کے ہاتھوں ہائی جیک ہو چکی ہے۔ مقتول کو دھمکیاں مل رہی تھیں تو انہیں سکیورٹی کیوں نہیں دی گئی۔ لاہور سے نامہ نگار کے مطابق پاکستان بار کونسل نے سینئر وکیل راشد رحمان کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے آج ملک بھر میں مکمل عدالتی بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وائس چیئرمین پاکستان بار رمضان چودھری و دیگر نے مطالبہ کیا کہ راشد رحمان کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ پیپلز پارٹی کے سرپرست اعلیٰ بلاول بھٹو زرداری نے بھی راشد رحمان کے قتل کی مذمت کی۔ راشد رحمان کے قتل پر انسانی حقوق کی تنظیموں و سول سوسائٹی کے نمائندوں نے تعزیتی اور مذمتی اجلاس منعقد کئے جن میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ راشد رحمان ایڈووکیٹ کے قاتلوں کو جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے

کراچی | پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کراچی چیپٹر اور سول سوسائٹی کی دیگر تنظیموں کی جانب سے انسانی حقوق کے علمبردار راشد رحمان کے قتل پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے کی قیادت ایچ آر سی پی سندھ کے وائس چیئر پرسن اسد اقبال بٹ نے کی جبکہ کونسل کے اراکین اندر لال آہوجا، امرناتھ موٹومل اور اختر بلوچ بھی موجود تھے۔ اس موقع پر اسد اقبال بٹ نے کہا کہ ایچ آر سی پی کو اپنے ملتان ٹاسک فورس کے کوآرڈینیٹر راشد رحمان ایڈووکیٹ کے قتل کا شدید افسوس ہے۔ راشد رحمان انسانی حقوق کے پرعزم کارکن تھے اور کمیشن کے ساتھ 20 برسوں سے وابستہ تھے۔ ایچ آر سی پی کا مطالبہ ہے کہ راشد رحمان کو دھمکیاں دینے والے افراد کے خلاف فوری طور پر مقدمہ درج کیا جائے اور ان کے قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ انسانی حقوق کمیشن ملتان کے رہنما راشد رحمان ایڈووکیٹ کے قتل کے خلاف پاکستان بار کونسل کی اپیل پر کراچی کے وکلاء نے مکمل عدالتی بائیکاٹ کیا اور احتجاجاً عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے جس کے باعث سندھ ہائی کورٹ، سٹی کورٹ، ملیر کورٹ سمیت دیگر عدالتوں میں سناٹا چھایا رہا اور ہزاروں مقدمات کی سماعتیں متاثر ہوئیں۔ پاکستان بار کونسل کی اپیل پر جمعہ کو سندھ ہائی کورٹ میں معمول کے مقدمات کی سماعت ملتوی کردی گئیں۔ تاہم اہم اور فوری نوعیت کے مقدمات کی سماعتیں ججز نے اپنے چیمبرز میں کیں۔ دوسری جانب کراچی وملیر بار ایسوسی ایشن کی اپیل پر وکلاء نے سٹی وملیر کورٹس کے ساتھ ساتھ انسداد دہشت گردی سمیت تمام عدالتوں کا بائیکاٹ کیا جس کے باعث دن بھر عدالتوں میں سناٹا چھایا رہا۔ قیدیوں کو پیش نہ کئے جانے اور ہزاروں مقدمات کی سماعتیں متاثر ہونے کے سبب سائلین کو بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر وکلاء نے راشد رحمان ایڈووکیٹ سمیت وکلاء کی جاری ٹارگٹ کلنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

واضح رہے کہ راشد رحمان کے قتل کے خلاف جمعہ کو احتجاج کی کال پاکستان بار کونسل نے دی تھی اور اس سلسلے میں ملک بھر کی وکلاء تنظیموں نے احتجاجی اجتماعات بھی منعقد کئے اور ان میں مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ راشد رحمان کے قاتلوں کو فوری گرفتار اور وکلاء کو دہشت گردی کے خلاف مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔

راشد رحمان کو قتل کر دیا گیا

مذہبی جنونیوں، جو اپنے جرائم پر جوابدہ نہیں ہیں، نے لوگوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے ایک اور شخص کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔ انسانی حقوق کے حامی راشد رحمان خان اپنے دفتر میں بیٹھے تھے کہ دو مسلح افراد ان کے دفتر میں داخل ہوئے اور ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں راشد رحمان جاں بحق جبکہ ان کے دو ساتھی زخمی ہو گئے۔ راشد رحمان پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق ملتان کے کوآرڈی نیٹر بھی تھے۔ انہوں نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے سابق لیکچرار جنید حفیظ، جس پر تضحیک مذہب کا الزام عائد کیا گیا تھا، کی نمائندگی کرنے کا فیصلہ کیا جس کی وجہ سے انہیں شدید خطرات کا سامنا تھا۔ پاکستان جیسے بنیاد پرست معاشرے میں تضحیک مذہب کے ملزم اور کسی قانونی عدالت کا فیصلہ جاری ہونے سے پہلے ہی موت کے حقدار تصور کر لیے جاتے ہیں۔ قانونی کارروائی کو محض ایک رسمی کارروائی کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور کوئی بھی وکیل جو تضحیک مذہب کے مبینہ ملزم کا دفاع کرنے کی جرأت کرتا ہے لوگ اسے مجرم تصور کرتے ہیں، کوئی بھی جج جو پسندیدہ فیصلے جاری نہ کرے اسے انصاف کی راہ میں رکاوٹ اور مذہب کا دشمن سمجھا جاتا ہے۔ ریاست خاموش بیٹھی ہے۔ آخر میں جو سوال باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ: ''مذہب کی تضحیک کرنے والے کو کون قتل کرے گا؟ عدالت یا ہجوم؟ ایڈووکیٹ راشد رحمان ان خطرات سے بے خبر نہیں تھے جو ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے، ایک کیس کی سماعت کے دوران جو کہ سیکیورٹی خطرات کے باعث جیل میں منعقد کی گئی تھی، ایڈووکیٹ ذوالفقار سندھو اور استغاثہ کے دو وکلاء نے انہیں جج کی موجودگی میں جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ ایچ آر سی پی نے اس دھمکی کے بارے میں حکام کو آگاہ کیا تھا لیکن کسی نے بھی اس کا نوٹس نہ لیا۔ مسٹر راشد رحمان اس کے باوجود اپنے موکل کے ساتھ کھڑے رہے اور انہیں اس کی قیمت چکانی پڑی۔ اس مجرمانہ غفلت پر متعلقہ حکام کو کون ذمہ دار ٹھہرائے گا۔ اس میں کوئی راز نہیں کہ ذاتی مفادات کے حصول یا اپنے سے مختلف خیالات رکھنے والوں کو نشانہ بنانے کے لیے تضحیک مذہب کے قوانین کا بڑے پیمانے پر غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ چند خود ساختہ پاکبازوں کی جانب سے انتقامی کارروائی کے خوف کے باعث ان قوانین کو منسوخ نہیں کیا جاتا۔ جب تک ریاست اور مذہب کو آزادانہ طور پر کام کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا، جب تک حقوق کو عقائد سے برتر نہیں سمجھا جاتا اور بنیاد پرستوں کو قانون کے سامنے جوابدہ نہیں بنایا جاتا، اس وقت تک مسٹر راشد اور جنید حفیظ جیسے بے گناہ لوگ ظلم کا نشانہ بنتے رہیں گے۔ حکومت کو ان افراد کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے جنہوں نے مسٹر رحمان کو دھمکی دی اور تضحیک مذہب کے قانون کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔

(انگریزی سے ترجمہ، بشکریہ دی نیشن)

سچ کی آواز کو خاموش کر دیا گیا

ہم اکثر ان لوگوں کی موت کے اطلاع نامے لکھتے رہتے ہیں جنہیں اس طرح سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہونا چاہئے تھا جیسا کہ وہ ہوئے۔ ملتان میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کی سپیشل ٹاسک فورس کے کوآرڈینیٹر اس کی تازہ ترین مثال ہیں۔ 56 سالہ راشد رحمان کو 7 مئی کو بدھ کے روز کچہری روڈ ملتان پر واقع ایچ آر سی پی کے دفتر میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ ان کے ساتھی اور معاون شدید زخمی ہوئے۔ راشد رحمان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے تضحیک مذہب کے ایک مقدمے کی ذمہ داری قبول کی جس کی کوئی دوسرا وکیل پیروی کرنے پر رضامند نہیں ہوتا تھا۔ اس مقدمے کا تعلق بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے پروفیسر سے ہے جس پر مارچ 2013 میں تضحیک مذہب کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ راشد رحمان جو کہ ایک پرعزم کارکن تھے، کو چند ہفتے پہلے جج کے سامنے دھمکایا گیا تھا۔ راشد رحمان یہ بات ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے علم میں لائے تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ انہیں کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ لیکن یہ سب باتیں بے محل ہیں۔ اس سے پہلے جو پیغامات بھیجے گئے وہ جلی حروف میں لکھے گئے تھے: کوئی بھی شخص جو کسی مخصوص نقطہ نظر سے اختلاف کرے وہ غیر محفوظ ہے: تضحیک مذہب کے ملزموں کو شروع سے ہی مجرم تصور کیا جائے گا اور جو شخص ان کا دفاع کرے گا اور اس عام معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کرے گا کہ الزام ثابت ہونے تک ہر شخص بے گناہ ہے وہ اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال کر ایسا کرے گا۔ راشد رحمان کا سفاکانہ قتل کا مطلب یہ ہے کہ وکلاء تضحیک مذہب کے ملزمان کے مقدمات لینے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کریں گے۔ چند کارکنان دوسروں کے لیے آواز اٹھائیں گے۔ یہ ہی ہمارا المیہ ہے۔ ہم نے وحشت اور نفرت کو ملک پر قبضہ کرنے کا موقع دیا۔ اور ہر ماہ گزرنے کے ساتھ یہ مزید کئی لوگوں کو نگلتی جارہی ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کو کھونے کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ جب انہیں گولیاں مار کر قتل کر دیا جاتا ہے جیسا کہ راشد رحمان کو کہا گیا، تو ایک خون آلود اور وحشیانہ حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔

بین الاقوامی برادری کی جانب سے راشد رحمان کے قتل کی مذمت

نئی دہلی جنوبی ایشیا کے 12 انسانی حقوق اور سول سوسائٹی کی تنظیموں نے سپریم کورٹ کے وکیل اور ملتان میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے کوآرڈینیٹر، ایڈووکیٹ راشد رحمان، جنہیں چند روز پہلے نامعلوم افراد نے ملتان میں ایچ آر سی پی کے دفتر میں قتل کر دیا تھا، کے سفاکانہ قتل کی مذمت کی ہے۔ ان 12 تنظیموں کی جاری کردہ مشترکہ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ راشد رحمان کو تضحیک مذہب۔ ایک ایسا جرم جس کی سزا موت ہے، کے غیر مصدقہ الزامات کے خلاف ایک یونیورسٹی لیکچرار کا دفاع کرنے پر قتل کیا گیا۔ انہیں ان کے ساتھی وکلاء نے جیل کی حدود میں جاری سماعت کے دوران ملزم کا دفاع جاری رکھنے کی صورت میں سرعام جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ راشد رحمان نے مقامی پولیس سے ان دھمکیوں کی تحقیقات کرنے کی درخواست کی لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور وہ تضحیک مذہب کے مقدمے کو خارج کرنے کے حوالے سے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی تیاری میں مصروف تھے کہ انہیں قتل کر دیا گیا۔ ان کے قتل کے چند روز بعد وکلاء کے ایک گروہ پر تضحیک مذہب کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ آئین پاکستان ریاست کو پابند کرتا ہے کہ یہ ہر فرد کو غیر جانبدارانہ سماعت کی یقین دہانی کرائے اور یہ ہر فرد کو موثر دفاع کے حق کی یقین دہانی کرانے کے علاوہ ہر فرد کو اپنا نقطہ نظر رکھنے، دوسروں کے ساتھ وابستہ ہونے اور کسی بھی پیشے کی پیروی کے حق کی یقین دہانی کراتا ہے۔ ایک وکیل کے طور پر فرائض کی انجام دہی پر ایڈووکیٹ راشد رحمان کا قتل آئین کے خلاف غداری کے مترادف ہے اور یہ پاکستان کے عدالتی طریقہ کار میں ایک بلاواسطہ رکاوٹ ہے۔ ہم حکومت پاکستان پر زور دیتے ہیں کہ یہ معاملے کی اعلیٰ پولیس حکام کے ذریعے تحقیقات کرانے کے لیے ضروری اقدامات کرے اور قاتلوں کی فوری طور پر نشاندہی کرے اور ان کے علاوہ اس جرم پر اکسانے والوں کو بھی انصاف کے کٹہرے میں لائے۔ صحت کے حق سے متعلق اقوام متحدہ کے خصوصی رپورٹیئر، بنگلہ دیش لیگل اینڈ سروسز ٹرسٹ (بنگلہ دیش) مرکز برائے پالیسی متبادلات (سری لنکا) مرکز برائے امن وترقی (پاکستان) انڈویجوئل لینڈ (پاکستان) انفارم ہیومن رائٹس ڈاکومینٹیشن سنٹر (سری لنکا) مالدیوین ڈیموکریسی نیٹ ورک (مالدیپ) روزان (پاکستان) روکی فرینڈو (سری لنکا) اور انڈیا کے انسانی حقوق سے متعلق ورکنگ گروپ (انڈیا) نے اس بیان کی توثیق کی۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

راشد رحمان کے قتل کے خلاف احتجاج

بدین 13 مئی کو ملتان میں گزشتہ دنوں ایچ آر سی پی کے سینئر ساتھی اور انسانی حقوق وقانون کی پاسداری کرنے والے سرگرم رہنما راشد رحمٰن کے قتل کے خلاف بدین میں بدین سول سوسائٹی اور ایچ آر سی پی کے ساتھیوں نے احتجاجی ریلی نکالی۔ ریلی قاضیہ واہ سے ہوتے ہوئے بدین پریس کلب پہنچی۔ ریلی میں انسانی حقوق کے مرد کارکنوں سمیت خواتین نے بھی شرکت کی۔ احتجاج میں شریک لوگوں نے مختلف قسم کے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر راشد رحمان کے قتل کی مذمت کی گئی تھی۔ پریس کلب کے سامنے احتجاجی ریلی نے دھرنا دیا۔ ریلی کے رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ راشد رحمان کا قتل انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے کارکنوں کے لیے واضح پیغام ہے کہ شدت پسند کسی بھی وقت انسانی حقوق کے کارکنوں کو راستے سے ہٹا سکتے ہیں۔ راشد رحمان نے پیشگی دھمکیوں کے بارے میں حکام کو آگاہ کیا تھا مگر انتظامی کی غیر سنجیدگی کے باعث پاکستان کے محکوم طبقے کو ایک عظیم نقصان دیکھنا پڑا اور انسانی حقوق کی تحریک ایک بہادر اور سچے ساتھی سے محروم ہوگئی۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ راشد رحمان کے قاتلوں کو گرفتار کر کے ان کی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ (سلیم جروار)

راشد رحمان کے مشن کو جاری رکھنے کا عزم

ہنگریو 13 مئی کو بدین کے شہر ہنگریو میں ایچ آر سی پی کور گروپ کے ساتھیوں کی جانب سے انسانی حقوق کمیشن ملتان کے رہنما راشد رحمان کے قتل کی خلاف احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ ریلی میں انسانی حقوق کے کارکنوں اور صحافیوں نے شرکت کی۔ ریلی شہر کی مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی شاہ عبداللطیف پریس کلب پہنچی جہاں رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب انسانی حقوق کے کارکنوں کو ہدف بنایا جا رہا ہے اور دہشت گرد اور انسانی حقوق کے دشمن دن دیہاڑے اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ ریاست کے لیے چیلنج اور انسانی حقوق کے کارکنان کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ راشد رحمان کا قتل انسانی حقوق اور ترقی پسند سوچ کو پیچھے رکھنے کی سازش ہے مگر راشد رحمان کے ساتھی اس کے مشن ومقصد کو آگے بڑھائیں گے چاہے جو بھی خطرات ہوں۔ ریلی کے شرکاء نے پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ انسانی حقوق کے کارکنوں کو تحفظ دیا جائے اور راشد رحمان کے قاتلوں کو عدالتی کٹہرے میں لایا جائے۔ (سلیم جروار)

مذہب کی آڑ میں لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے

لاہور سابق صدر سپریم کورٹ بار اور انسانی حقوق کی رہنما عاصمہ جہانگیر نے کہا کہ ماضی اور آج کا پاکستان مختلف ہے، اللہ کے نام پر لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے، ریاست بزدل ہو چکی بڑے جھنڈے والی گاڑیوں میں بزدل اور ڈرپوک گھومتے ہیں۔ راشد رحمان کے قتل پر حالت سوگ میں ہیں، جلد احتجاجی لائحہ عمل مرتب کریں گے۔ وہ 8 مئی کو انسانی حقوق کمیشن کے رہنما راشد رحمان کی نماز جنازہ کے بعد ڈیرا اڈا پر احتجاجی مظاہرے کے بعد میڈیا سے گفتگو کر رہی تھیں۔ عاصمہ جہانگیر نے کہا مجرم پکڑنا اور لوگوں کے جان ومال کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہے لیکن یہ کام بھی لوگوں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ راشد رحمان کو جب دھمکی ملی تو اس وقت کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ لاتعلق لوگوں کو عدالتوں میں کیوں آنے دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ خود بھی ڈرتے ہیں اور ڈر کی وجہ سے لوگوں کو مرواتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی عناصر بڑے جھنڈے والی گاڑیوں میں گھومتے ہیں مگر یہ بزدل اور ڈرپوک لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے نام پر لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ پتہ نہیں یہ کیسے لوگ ہیں جو قتل کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راشد رحمان خوش مزاج اور بہادر انسان تھے ان کے قتل کی خود تحقیقات کراؤں گی اور چیف جسٹس سے بھی مطالبہ کروں گی کہ وہ اس معاملے کا نوٹس لیں۔ انہوں نے کہا کہ وکیل کی زندگی خطرے میں ہو تو کوئی ایکشن نہیں لیتا مگر اب ایسا نہیں چلے گا۔ انہوں نے کہا ہم اس وقت حالت سوگ میں ہیں ہمارا ساتھی ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ کچھ دنوں بعد قتل کے خلاف بھرپور احتجاجی لائحہ عمل مرتب کریں گے۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی سابق صدر اور مشہور قانون دان عاصمہ جہانگیر نے کہا ہے توہین مذہب کے مقدمات شفاف طریقے سے چلنے نہیں دیئے جائیں گے۔ راشد رحمان کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے، توہین مذہب کے مقدمات ہائی کورٹس میں میں چلائے جائیں اور ریاست کی جانب سے وکیل صفائی فراہم کئے جائیں۔ جمعرات کو سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ راشد رحمان کے قتل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے توہین مذہب کے مقدمات شفاف طریقے سے چلنے نہیں دیئے جائیں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا توہین مذہب کے مقدمات ہائی کورٹس میں چلائے جائیں اور ریاست کی جانب سے وکیل صفائی فراہم کئے جائیں۔

حق کی آواز کو دبا دیا گیا

ٹوبہ ٹیک سنگھ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان، ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام یعقوب حمید ہال میں ایڈووکیٹ راشد رحمان کا تعزیتی ریفرنس منعقد کیا گیا، جس میں ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کوآرڈینیٹر اعجاز اقبال انسانی حقوق کے کارکن ایوب انجم اور سماجی کارکن و ہیومن رائٹس ایکٹیوسٹ آکاش اشفاق اور دیگر سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ شرکاء نے بھرپور انداز سے اس واقعہ کی مذمت کی اور حکومت سے اس طرح کے واقعات کی روک تھام کا مطالبہ کیا ہے۔ شرکاء نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ راشد رحمان کے قاتلوں کی گرفتاری کے لیے فوری اقدامات کرے۔

(اعجاز اقبال)

انسانیت کے علمبردار کی جان لے لی گئی

گلگت گلگت میں سول سوسائٹی کے زیراہتمام 10 مئی کو گھڑی باغ چوک میں انسانی حقوق کے پرعزم کارکن اور ایچ آرسی پی ٹاسک فورس ملتان کے کوآرڈینیٹر ایڈووکیٹ راشد رحمان کی یاد میں شمعیں روشن کی گئیں۔ شمعیں روشن کرنے کی تقریب میں مختلف سماجی و سیاسی تنظیموں کے ایک سو سے زائد خواتین اور مرد ممبران نے شرکت کی۔ شرکاء نے اس موقع پر راشد رحمان کی تصویر کے سامنے پھول رکھ کر ان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مقررین نے راشد رحمان کے بہیمانہ قتل کے واقعے کی پرزور الفاظ میں مذمت کی اور راشد رحمان کو کمرہ عدالت میں قتل کی دھمکی دینے والے افراد کے خلاف کارروائی نہ کرنے اور راشد رحمان کے قتل کے اس واقعے کے بعد تاحال قاتلوں کو گرفتار نہ کرنے پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ راشد رحمان کے قاتلوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مقررین نے اس امر پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ پاکستان انسانی حقوق کے کارکنوں کے لئے ایک غیر محفوظ ملک بنتا جا رہا ہے اور اس ضمن میں قانون سازی کے ذریعے انسانی حقوق کے کارکنوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ راشد رحمان کا مشن جاری رہے گا اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو قتل کر کے اس تحریک کو نہیں روکا جا سکتا ہے۔ مقررین میں سابق صدر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ایڈووکیٹ احسان علی، ورکرز پارٹی کے سربراہ بابا جان، انٹرنیشنل ہیومین رائٹس ابزرور کے فاروق احمد، پی ٹی آئی کے عزیز احمد، معروف دانشور اور کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد، طالب علم رہنماء اسلم انقلابی، قوم پرست رہنماء جانان خان، ایچ آرسی پی گلگت۔بلتستان کے کوآرڈنیٹر اسرارالدین اسرار، سماجی کارکن سیف لرحمان، نوجوانوں کی سماجی تنظیم کے راہنماء پیار علی اور دیگر شامل تھے۔

انتہاپسندانہ سوچ کے خاتمے کا مطالبہ

تربت 11 مئی کو انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان اسپیشل ٹاسک فورس تربت مکران کے زیراہتمام معروف ایڈوکیٹ اور انسانی حقوق کے سینئر رہنما راشد رحمٰن ایڈوکیٹ کے قتل کے خلاف تربت میں پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے راشد رحمان کے قاتلوں کی گرفتاری، انتہاپسندانہ سوچ کے خاتمے اور صحافی حامد میر پر حملہ میں ملوث ملزمان کی گرفتاری کے حوالے سے احتجاجی نعروں پر مبنی پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے ایچ آرسی پی اسپیشل ٹاسک فورس تربت مکران کے کوارڈینیٹر پروفیسر غنی پرواز نے کہا کہ ایک عرصے سے انتہاپسندانہ سوچ کو علم اور روشنی کے مقابلے میں فروغ دیا جا رہا ہے۔ توہین رسالت کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے بجائے لوگوں کے آزادی اظہار کا حق تسلیم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ راشد رحمٰن جیسی دانش مند شخصیت کا قتل اور قاتلوں کو گرفتار نہ کرنا افسوس ناک ہے جبکہ خود مقتول نے اس امر سے حکام کو آگاہ کیا تھا کہ ان کی جان کو انتہاپسند عناصر سے خطرہ ہے۔ مظاہرہ سے ایچ آرسی پی کے کارکن خان محمد جان، مجید دشتی اور اسداللہ بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ راشد رحمٰن سمیت اعتدال پسند شخصیات کا قتل اور حامد میر جیسے بہادر صحافیوں پر حملہ بدترین انتہاپسندی ہے حکومت کو چاہیے کہ وہ ایسے عناصر کے گرد گھیرا تنگ کرے جو عدم برداشت کو پروان چڑھا کر معاشرے کو تنگ نظرازاویے سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے بنیاد الزامات لگا کر توہین رسالت کے نام پر کسی کی آواز دبانا جائز عمل نہیں ہے۔ حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ تنگ نظر سوچ کے خلاف رواداری اور برداشت کی حوصلہ افزائی کریں۔

(اسد بلوچ)

راشد رحمان کے قتل کے خلاف مظاہرہ

چاغی 8 مئی کو ایچ آرسی پی کے ضلعی کور گروپ چاغی کے زیراہتمام ایچ آرسی پی ملتان ٹاسک فورس کے سربراہ راشد رحمان کی قتل کے خلاف دالبندین پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں کے رہنماؤں اور وکلاء نے شرکت کی۔ مظاہرے سے ایچ آرسی پی چاغی کے سرگرم کارکنان منظور راہی بلوچ اور علی رضا سمیت چاغی بار ایسوسی ایشن کے صدر سیف اللہ خان سنجرانی ایڈوکیٹ، چاغی این جی اوز نیٹ ورک کے جنرل سیکرٹری نور علی سنجرانی، بلوچستان نیشنل پارٹی چاغی کے انفارمیشن سیکرٹری محمد بخش بلوچ، بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پچار کے آرگنائزر قادر بلوچ اور پاکستان پیرامیڈیکل اسٹاف ایسویس ایشن چاغی کے صدر کامریڈ اللہ نور بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے راشد رحمان کے قتل کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ مقرمقررین نے کہا کہ راشد رحمان کے قتل سے انسانی حقوق کے محافظین کے حوصلے پست نہیں ہونگے کیونکہ تشدد سے سچ کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے وفاقی حکومت بالخصوص پنجاب کی صوبائی حکومت سے اپیل کی کہ امن اور انسانیت کے علمبردار راشد رحمان کے قتل کی شفاف تحقیقات کر کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے مناسب اقدامات اٹھائے جائیں۔

(علی رضا)

راشد رحمان غریب سائلین کا سہارا تھے

وہاڑی راشد رحمان کی موت پر وہاڑی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں صادق مرزا، چوہدری محمد اسلام ایڈووکیٹ، راؤ ظفر اقبال ایڈووکیٹ، محمد ندیم، محمد شاہ، محمد یعقوب، چوہدری ظفر عفت رشید، عبدالخاق پپو، مفتی انور احمد، شمیم اختر اور فرزانہ بھٹی نے شرکت کی۔ اجلاس میں دعائے مغفرت کی گئی اور کہا کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اور لواحقین کو صبر دے۔ جبکہ میلسی میں بھی ممبران ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان و روابط کونسل سوشل ویلفیئر نے راشد رحمان کے قتل کے حوالے سے ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا۔ شرکاء نے کہا کہ راشد رحمان نے ہمیشہ حق کی آواز اور غریبوں کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ میلسی کے کئی کیسز میں تشریف لائے اور بلا معاوضہ غریب سائلین کا ساتھ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ راشد رحمان صاحب کی موت سے پیدا ہونے والا خلا کبھی پُر نہیں ہوگا۔ ان کی شخصیت میں ٹھہراؤ تھا اور ملنسار آدمی تھے اور انہوں نے ہمیشہ غریب مزدوروں کے لیے کام کیا۔ اجلاس میں زبیدہ ملک، شمیم اختر، نسرین اختر، محمد اکرم، تصور بخاری، شیخ غلام مصطفیٰ، بلال نظامی، راؤ ظفر اقبال ایڈووکیٹ، قیصرہ رحیم، محمد عبدالخالق اور رحیم بخش نے شرکت کی۔ 18 مئی کو ملتان آرٹس کونسل میں تعزیتی اجلاس کے لئے وہاڑی سے صادق مرزا، محمد طارق، محمد مبین، تحسین ناز، شائلہ حسن اور فرزانہ نے شرکت کی۔ ملتان آرٹس کونسل کے اجلاس میں راشد رحمان کی زندگی پر مختلف شخصیات نے اظہار خیال کیا۔

(صادق مرزا)

حق کی آوازوں کو ختم کرنے کے سلسلے کو روکا جائے

کوئٹہ 11 کو مئی پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق بلوچستان چیپٹر نے ایم پیز ہاسٹل کوئٹہ میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا۔جس میں ایچ آر سی پی بلوچستان کے وائس چیئر پرسن کونسل ممبران، ایچ آر سی پی کے اراکین، سول سوسائٹی کی دیگر تنظیموں کے ممبران اور صحافیوں نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز مرحوم کے لئے دعا سے ہوا۔ پھر باقاعدہ پروگرام کا آغاز ہوا۔

ظہور احمد شاہوانی

آپ سب دوستوں کو معلوم ہے کہ ہمارے ساتھی راشد رحمان جو کہ پیشے کے لحاظ سے وکیل تھا۔اور ملتان ٹاسک فورس کے کوآرڈینیٹر بھی تھے، انہیں انتہا پسندوں نے شہید کر دیا ہے۔ یہ پہلا واقع نہیں ہے کیونکہ پاکستان میں مختلف اوقات میں انسانی حقوق کے ساتھیوں کو نشانہ بنایا ہے۔اس سے پہلے بھی بلوچستان میں ہمارے چار ساتھیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور پشاور میں ایک ساتھی کو قتل کیا گیا تھا۔راشد رحمان کے قتل کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ راشد رحمان صاحب کو توہین رسالت کے الزام میں قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے باقاعدہ طور پر جج کو درخواست دی تھی کہ ان کو جان کا خطرہ ہے۔مگر پھر بھی ان کو تحفظ فراہم نہیں کیا گیا۔آج یہ صورت حال ہے کہ کوئی وکیل اس طرح کے کیسوں میں پیش نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کو تحفظ حاصل نہیں ہے۔ ہم آئین پاکستان کے تحت کام کرتے ہیں۔ تمام شہریوں کی جان مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ راشد رحمان کے قتل میں ملوث لوگوں کو پکڑ کر انصاف کے کٹہرے میں لائیں۔تا کہ ان کو انصاف مل سکے۔

احد آغا

میں سب سے پہلے راشد رحمان کو اخراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کو شروع ہی سے دھمکیاں ملتی رہی ہیں اور ایک غیر یقینی صورت حال کا سامنا ہے۔اس غیر منصفانہ سماج میں انسانی حقوق کے کارکن معاشرے کی بہتری میں ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ جو صورت حال آج ہمارے ملک میں ہے۔اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ آج انسانی حقوق کی پامالی عام ہے۔لیکن ہم انسانی حقوق کو انسانی فریضہ سمجھ کر آئندہ بھی کردار ادا کرتے رہیں گے۔

فیض ہاشمی

فیض ہاشمی نے راشد رحمان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے آخری دم تک ہار نہیں مانی اور اپنا کام ایک فرض سمجھ کر نبھاتے رہے۔اس قسم کے واقعات انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والوں کے ساتھ کئی سالوں سے ہو رہے ہیں۔بلوچستان میں نعیم صابر کے علاوہ کئی ساتھی قتل ہوئے ہیں۔اسی طرح راشد رحمان کو بھی بلوچستان میں انسانی حقوق کے کارکنوں کی طرح دھمکیاں مل رہی تھیں۔مگر حکمرانوں کی خاموشی یقیناً ایک سوالیہ نشان ہے۔ اور عدالت میں قتل کی دھمکی اور پھر قتل کرنا انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ راشد رحمان نے ہمیشہ مظلوم اور محکوم قوموں کیلئے جدوجہد کی تھی۔اس ملک میں ڈاکٹر، استادوں ،خواتین اور ہنرمند لوگوں کو چن چن کر قتل کیا جاتا ہے۔اس طرح کے واقعات کی ہم سب مذمت کرتے ہیں۔حکمران اس کے ذمہ دار ہیں کیونکہ انہوں نے ان کو تحفظ فراہم نہیں کیا۔

عبدل علی

میں راشد رحمان کے قتل کی مذمت کرتا ہوں اس ملک میں جو انسانی حقوق کیلئے کام کرتا ہے ان کو ہمیشہ قتل کیا گیا ہے۔راشد رحمان کی قتل سے ایک خلاء پیدا ہوا ہے۔وہ شاید کبھی پر نہ ہو۔ اگر اس طرح وکیلوں اور انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والوں کو نشانہ بناتے رہے تو یہ ایک خطرناک عمل ہے۔اس کے خلاف ہم سب نے مل کر جدوجہد کرنا ہے۔

طاہر حسین خان ایڈووکیٹ

میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ سب کو معلوم ہے۔کہ سلیبس میں کچھ ایسے مواد شامل کئے گئے ہیں۔جس کی بدولت ہم آج ایک مشکل صورت حال کا سامنا کر رہے ہیں۔1960 میں ایوب خان نے آئین بنایا اس میں اپنی منشاء کے مطابق شق ڈالیں پھر 1973 کے آئین میں کچھ ایسی شقیں ڈالی گئی اس وقت تھائی لینڈ میں چھ ہزار کرسچن خاندان پناہ لئے ہوئے ہیں۔اس طرح ملیشیاء میں ہزاروں کی تعداد میں سیاسی پناہ کیلئے پاکستان سے گئے ہیں۔ہم نے خود اپنے ملک میں توہین رسالت جیسی صورت حال پیدا کی ہیں۔آپ اندازہ کریں جب حامد میر کا واقع ہوا تو کتنے لوگوں نے ملک میں حامد میر کے حمایت میں جلوس نکالیں۔ پاکستان نے انسانی حقوق کی بین الاقوامی چارٹر پر دستخط کئے ہیں۔لیکن پھر پاکستان اس کی Implementation کیوں نہیں کرتا۔حکمران یہ پسند نہیں کرتا کہ انسانی حقوق ملک میں انسانی حقوق کی پامالی کو اجاگر نہ کریں اس لئے انسانی حقوق کے کارکنوں کو قتل کروایا جاتا ہے۔اس وقت ملک سے 10 ہزار ڈاکٹرز ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔آپ کو معلوم ہے کہ بعض عناصر نے عاصمہ جہانگیر اور کچھ کالم نگاروں کے خلاف عدالت میں کیس دائر کیا ہے تا کہ یہ لوگ بھی خاموش ہو جائیں۔

آخر میں شرکاء اجلاس نے راشد رحمان کے قتل کیخلاف ایک مذمتی قرارداد بھی منظور کی۔جس میں کہا گیا ہے کہ لوگوں کو زبردستی خاموش کرنا ایک قابل مذمت عمل ہے۔اور راشد رحمان کا قتل بھی اس کو خاموش کرانے کا ایک قابل مذمت عمل ہے۔

(کوئٹہ آفس، ایچ آر سی پی)

اہل خانہ سے اظہار یکجہتی

وکلاء برادری نے راشد رحمان کے قتل کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔ان کا کہنا تھا کہ یہ واقعہ وکلا کو تحفظ فراہم کرنے میں حکومت کی ناکامی کے باعث پیش آیا تھا۔ پاکستان بار کونسل کے وائس چیئرمین رمضان چوہدری کا کہنا تھا کہ مسٹر راشد رحمان نے اپنی زندگی کو لاحق خطرات کے بارے میں حکومت کو آگاہ کیا تھا لیکن حکومت ان کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی۔انہوں نے راشد رحمان کے قتل اور اس واقعے کے حوالے سے حکومت کے غیر ذمہ دارانہ رویے کی مذمت کی۔انہوں نے قتل کے خلاف 9 مئی کو ملک کی تمام عدالتوں کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر شفقت چوہان نے کہا کہ وکلاء کو ایک منظم طریقے سے حملوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ وکلا عدالتوں کے اندر اور باہر خود کو غیر محفوظ محسوس کرتے ہیں۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ وکلا کے تحفظ کو یقینی بنائے اور راشد رحمان کے قاتلوں کو گرفتار کرے۔سیسل اینڈ آئرس چوہدری فاؤنڈیشن (سی سی آئی سی ایف) نے بھی ایڈووکیٹ راشد رحمان کے قتل کی مذمت کی۔سی سی آئی سی ایف کی صدر سیتل چوہدری نے قتل پر شدید غم وغصے کا اظہار کیا۔ان کا کہنا تھا کہ راشد رحمان کے بہیمانہ قتل پر پوری قوم صدمے سے دوچار ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ مجرموں اور راشد رحمان کو دھمکیاں دینے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے اور یہ کہ ان کی جانب سے مسلسل درخواستوں کے باوجود انہیں سیکورٹی فراہم نہ کرنے کی فوری تحقیقات کی جائے۔ (انگریزی سے ترجمہ بشکریہ ڈان)

قاتلوں کی عدم گرفتاری کے خلاف احتجاج

حیدر آباد 9 مئی کو ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان حیدرآباد ٹاسک فورس اور حیدرآباد کی سول سوسائٹی کی جانب سے ملتان میں معروف ایڈووکیٹ اور انسانی حقوق کے علمبردار راشد رحمان کے قاتلوں کی عدم گرفتاری کے خلاف پریس کلب کے سامنے بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھ کر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔اس موقع پر مظاہرین نے راشد رحمان ایڈووکیٹ کی یاد میں تصاویر آویزاں کر کے دیئے جلائے۔مظاہرے میں ڈاکٹر اشوتھاما، لالہ عبدالحلیم شیخ، ڈاکٹر فصیح طارق، سید جمیل احمد، لال خان، چندن ماہی، فضل قادر میمن، مصطفیٰ بلوچ، محترمہ پروین سومرو، محترمہ شازیہ، پنھل ساریو، عبدالرزاق عمرانی، جاوید سوز، شوکت عباسی و دیگر نے شرکت کی۔ مقررین نے انسانی حقوق کمیشن کے ملتان کے سربراہ راشد رحمان کے قتل میں ملوث ملزمان کی فوری گرفتاری اور سزا دینے کا مطالبہ کیا۔علاوہ ازیں معروف قانون دان اور انسانی حقوق کے علمبردار راشد رحمان کے بہیمانہ قتل کے خلاف پاکستان بار کونسل کی اپیل پر ملک بھر کی طرح حیدرآباد میں بھی وکلاء نے سندھ ہائی کورٹ حیدرآباد سرکٹ بنچ سیشن کورٹس، سول کورٹس اور خصوصی عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا اور پیش نہیں ہوئے۔وکلاء کے بائیکاٹ کے باعث دن بھر عدالتوں میں سناٹا چھایا رہا۔حیدرآباد ڈسٹرکٹ بار کے جنرل سیکرٹری امداد علی انڑ نے ایچ آر سی پی نامہ نگار سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ معروف قانون دان راشد رحمان کے قتل کے خلاف پاکستان بار کونسل کی اپیل پر وکلاء نے عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ راشد رحمان کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے اور وکلاء کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

(لالہ عبدالحلیم)

حقوق کے کارکنان اور وکلا کی جانب سے حکمرانوں کی مذمت

انسانی حقوق کے کارکن ایڈووکیٹ راشد رحمان کے لیے منعقد کردہ تعزیتی اجلاس کے موقع پر مقررین نے قیادت کے فقدان پر افسوس کا اظہار کیا جو کہ ملک میں امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لیے ایک حکمت عملی ترتیب دے سکے۔

انسانی حقوق کے معروف کارکنان حسین نقی، پروفیسر مہدی حسن، نعیم شاکر، زہرہ یوسف اور دیگر نے 8 مئی کو پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق آڈیٹوریم میں منعقد کردہ اجلاس سے خطاب کیا۔

انہوں نے اس امر پر شدید رنج وغم کا اظہار کیا کہ حکمران معاشرے میں موجود انتہا پسند عناصر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے اور عدالتیں انصاف کے انصرام کو یقینی نہیں بنا رہیں۔

مسٹر شاکر کر چیف جسٹس آف پاکستان سے اپیل کی کہ وہ تضحیک مذہب کے مقدمات کی خفیہ سماعت کا حکم جاری کریں۔

انہوں نے الزام عائد کیا کہ انتہا پسند موجودہ حکمرانوں کا ووٹ بینک ہیں، اس لیے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

پروفیسر مہدی حسن کا کہنا تھا کہ کم از کم 227 سیاسی جماعتیں الیکشن کمیشن کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور کسی ایک جماعت کے پاس بھی مذہب کو سیاست سے الگ کرنے کے حوالے سے کوئی لائحہ عمل موجود نہیں۔انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان وہ ملک تھا جہاں ایک سابق وزیر اعظم اور ایک مقتول گورنر کے مغوی بیٹے تاحال بازیاب نہیں ہوئے تھے۔انہوں نے کہا کہ ملک میں ہم آہنگی کے فروغ کے لیے لوگوں کو آگہی فراہم کرنا نہایت ضروری ہے اور اس کے لیے تعلیم اور نصاب میں ترامیم کی جانی چاہئیں۔

راشد رحمان کی موت سے پیدا ہونے والا خلاپُر نہ ہو سکے گا

چنیوٹ 21 مئی کو ہیومن رائٹس کمیشن پاکستان کے ضلعی کور گروپ چنیوٹ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں وکلاء، طلباء، خواتین، مزدور راہنما، صحافی، سیاسی و سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ضلعی کوآرڈینیٹر سیف علی خان اور دیگر مقررین نے کہا کہ ہمیں انتہائی دکھ اور افسوس ہے کہ حکومت پاکستان کو بروقت اطلاع کرنے کے باوجود انسانی حقوق کے کارکن راشد رحمان ایڈووکیٹ کے تحفظ کے لیے موثر اقدامات نہ کئے گئے جن کی حفاظت حکومت وقت کی اہم ذمہ داری تھی۔شرکاء نے مطالبہ کیا قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور راشد رحمان کے لواحقین کو حکومت وعدہ کے مطابق معاوضہ ادا کرے۔انسانی حقوق کے کارکنان کو بہت سے خطرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان کی حفاظت اور کام میں آسانیاں پیدا کرنے کی طرف ترجیحی بنیادوں پر توجہ دی جائے۔راشد رحمان جیسے عظیم لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں ان کا خلا کبھی پُر نہیں ہو سکے گا۔ہم ان کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کرتے ہیں اور آج کے اجلاس میں ہم اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم راشد رحمان کے انسانی حقوق کے کام کو آگے بڑھائیں گے۔جن دیگر مقررین نے خطاب کیا ان میں بشارت حسین عاربی ایڈووکیٹ، ملک اکبر امیر ایڈووکیٹ، بدر منیر ایڈووکیٹ، محمد یار خان، مظہر عباس خان، محمد ثقلین رضا، قاسم رضا، فرزانہ بتول، ولایت بی بی، محسن خان اور چوہدری محمد رمضان دراوڑ شامل ہیں۔اجلاس کی صدارت ضلعی کوآرڈینیٹر ایچ آر سی پی سیف علی خان نے کی۔

(سیف علی)

راشد رحمان کا قتل لاقانونیت کی علامت ہے

تضحیک مذہب کے قانون کے حامیوں کی جانب سے راشد رحمان کا سنگدلانہ قتل نہ صرف ظلم اور مذہبی عدم رواداری کے ایک قابل مذمت کارروائی ہے بلکہ یہ پاکستان میں مذہبی جنونیت کے لیبل کے نیچے فروغ پاتی لاقانونیت کا بھی ایک اور واقعہ ہے۔اپنے موکل جس پر تضحیک مذہب کا الزام عائد کیا گیا تھا، کا دفاع کرنے پر راشد رحمان پر ہونے والے حملے سے ان لوگوں کے مزاج اور جہالت کی نشاندہی ہوتی ہے جو کہ لوگوں کو نمائندگی کا مناسب موقع دیے بغیر زیر کرنے کے لیے مذہب کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔اگر تضحیک مذہب کے قانون کے حامی تضحیک مذہب کے ملزم کی نمائندگی کرنے والوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو پھر وہ اقلیتوں، بالخصوص مسیحیوں اور احمدیوں کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں جنہیں اس قانون کے تحت سزائیں دی جا رہی ہیں؛ دیگر عقائد کے لوگوں کے خلاف اس سوچ کو تبدیل کرنے کے لیے لوگوں کو آگہی فراہم کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکے۔سیکشن 295 (اے)، (بی)، (سی) میں ترامیم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس قانون کو بامعنی، کم شدید اور معقول بنایا جا سکے۔اس کے علاوہ اس میں نئی شقیں شامل کرنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ تضحیک مذہب کا جھوٹا الزام عائد کرنے والوں یا پھر معصوم لوگوں جیسے کہ سلمان تاثیر اور ایڈووکیٹ راشد رحمان کو قتل کرنے والوں کو بھی سزا دی جا سکے۔دیگر ممالک میں بھی تضحیک مذہب کے قوانین وضع کیے گئے ہیں لیکن ان کا مقصد مخصوص عقائد کے لوگوں کے حقوق کو نظرانداز کرنا اور انہیں سخت سزاؤں کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ مذہبی ہم آہنگی کا فروغ ہے۔ضابطہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 کے تحت عموماً مسیحیوں اور احمدیوں کو ہی کیوں مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے؟

(انگریزی سے ترجمہ۔بشکریہ ڈیلی ٹائمز)

جبری تبدیلی مذہب وشادی کے مسئلے پر آگاہی اجلاس

سکھر پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے 20 مئی کو چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ہال (سی پی یو) بندر روڈ سکھر کے مقام پر جبری تبدیلی مذہب وشادی کے مسئلے پر ایک آگاہی اجلاس منعقد کیا۔ تقریب کا مقصد اقلیتوں کے مسائل، جبری تبدیلی مذہب اور جبری شادی کے بارے میں عام افراد، این جی اوز، سول سوسائٹی کے اراکین اور سی بی اوز میں شعور اجاگر کرنا تھا۔

تقریب کی روداد

جبری تبدیلی مذہب وشادی کے حوالے سے ورکشاپ کا انعقاد 22 مئی کو چائلڈ پروٹیکشن سوسائٹی، بندر روڈ سکھر کے مقام پر ہوا۔ ورکشاپ کا دورانیہ 11 بجے سے شام 3 بجے تک تھا۔ ورکشاپ کا بنیادی مقصد سول سوسائٹی این جی اوز اور سی بی اوز میں جبری تبدیلی مذہب اور شادی کے مسئلے پر شعور اجاگر کرنا، مسئلے کی وجوہ اور مسئلے کے حل کی تجاویز پر غور کرنا تھا۔ ورکشاپ کا اہتمام پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے کیا تھا۔ ورکشاپ میں مکیش کمار کریرا (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان) اسرار احمد علی (میگنٹ سوسائٹی) حسن علی مہر (ڈبلیو ڈبلیو ایف پاکستان)، محترمہ جمیلہ منگی (ایچ آر سی پی سکھر)، محمد عبدالقدوس میمن (فوکل پرسن چائلڈ یونٹ سکھر) اور پروفیسر نعیم صادق مسیح نے شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔ تمام اقلیتی برادریوں ہندو، سکھ، مسیحی، بگری وغیرہ کے افراد نے ورکشاپ میں شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

محترمہ جمیلہ منگی نے اپنے تعاف کے بعد تمام حاضرین کا تعارف کرایا اور اس کے بعد ایچ آر سی پی کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا۔ انہوں اقلیتوں کے مسائل پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ایک سروے کے مطابق تقریباً 36 ہندو خاندان ضلع گھوٹکی سے ترک وطن کر کے بھارت منتقل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے رینکل کماری کے واقعے پر بات کرتے ہوئے ذمہ دار افراد کی مذمت کی۔ انہوں نے جبری شادیوں اور تبدیلی مذہب کے مسئلے پر حکومت، معاشرے اور ذمہ دار شہریوں کے کردار پر روشنی ڈالی۔

پروفیسر ندیم صدیق مسیح

ندیم صدیق نے کہا کہ ہم سب برابر حیثیت کے پاکستانی شہری ہیں لیکن ہمارے ساتھ سماجی انصافی کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ مختلف اقلیتوں کی خواتین کو مذہب کی تبدیلی پر مجبور کیا جا رہا ہے تاکہ ان سے زبردستی شادی کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے لیکن کچھ مسلمان لوگ اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ شدت پسند عناصر پر قابو پانے کے لیے اقدامات کرے جبکہ سول سوسائٹی اور میڈیا اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ اکثر معتدل لوگ اور ادارے ہماری حمایت کرتے ہیں لیکن ان حالات میں یہ حمایت ناکافی لگ رہی ہے۔

ڈاکٹر ارشاد احمد (سی ای او میگنٹ سندھ سکھر)

ڈاکٹر ارشاد احمد مہر نے جبری شادی اور تبدیلی مذہب کے مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے سندھ کے اضلاع سکھر، شکار پور، گھوٹکی اور جیکب آباد وغیرہ میں اس طرح کے واقعات کا ذکر کیا۔ انہوں نے مسئلہ سے متعلق اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک جبری تبدیلی مذہب اور شادی کے 100 سے زیادہ واقعات پیش آ چکے ہیں جبکہ پولیس، وڈیرے اور سیاستدان اس کے انسداد کے بجائے ان واقعات کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ پاکستانی اقلیتیں ملک چھوڑنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی اقلیتیں جبری تبدیلی مذہب کے علاوہ اغواء اور ڈکیتی جیسے مظالم کا بھی شکار ہیں۔

نبی بخش بھٹو (پروگرام منیجر ہینڈز)

نبی بخش بھٹو نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں یہ ناممکن ہے کہ کسی جگہ اقلیتیں رہ رہی ہوں اور وہاں انصاف کی فراہمی میں کوتاہیاں نہ ہوں۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذریعے ان ناانصافیوں کو روکے۔ انہوں نے کہا کہ جبری تبدیلی مذہب وجبری شادی کے واقعات کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کی پاکستان سے ہجرت کے واقعات بھی روز بڑھ رہے ہیں۔ جبری شادیوں کا معاملہ صرف ہندا اور غیر مسلم عورتوں تک محدود نہیں بلکہ سندھ کی مسلمان عورتیں بھی جبری شادی کے ظلم کا شکار ہیں۔

غزالہ انجم (سابق تعلقہ کونسلر)

غزالہ انجم نے جبری تبدیلی مذہب کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں موجود ہے۔ انہوں نے تنزانیہ کی مثال دی جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور مسئلے کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں اس مسئلے کی بہت بڑی وجہ جہالت بھی ہے، اس مسئلے پر تعلیم کے فروغ کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔

علی حسن مہر (فیلڈ کوآرڈینیٹر ڈبلیو ڈبلیو ایف پاکستان)

علی حسن مہر نے مختلف برادریوں کی اقدار، ثقافتوں اور رسم رواج کے حوالے سے بات کی۔ انہوں نے جبری تبدیلی مذہب کے حوالے سے اسلام اور ہندو مذہب کی حدود کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ دین اسلام میں کسی قسم کے جبر کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کے مذہبی معاملات میں مداخلت۔ انہوں نے اس مسئلے کے تدارک کے لیے قانونی راستوں کی نشاندہی کی۔ انہوں نے کہا کہ سبھی انسانوں کے پاس یکساں اور مساوی حقوق ہیں اور کوئی شخص کسی دوسرے سے یہ حقوق نہیں چھین سکتا۔ سول سوسائٹی، این جی اوز، سی بی اوز اور سیاستدان متحد ہو کر انسانی حقوق کے ان مسائل کے حل کے لیے جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ قانون اور اپنے قانونی حقوق کے بارے میں شعور حاصل کرے۔

مکیش کمار (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان)

ڈاکٹر مکیش کمار نے بتایا کہ بحثیت وکیل انہوں نے جبری تبدیلی مذہب کے متعدد مقدمات لڑے ہیں۔ لیکن یہ ان سبھی مقدمات میں ظلم کا نشانہ بننے والی عورت ہی تھی۔ کسی بھی مقدمے میں کسی مرد کو اس کا شکار ہوتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ آئین میں ہر بالغ مرد کو اپنی مرضی سے کسی مذہب کے انتخاب کا حق دیا گیا ہے لیکن اس قانون کی عملی پاسداری کہیں نظر نہیں آتی۔ انہوں نے بڑھتی ہوئی انتہا پسندی کو مسئلے کی اہم وجہ قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ وقوعہ کے بعد مقدمہ کی سماعت تک 15 دن لگ جاتے ہیں۔ اس دوران نشانہ بننے والی خاتون کو بہت سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے نظام انصاف میں بہت سی خامیاں ہیں۔ ہمارا قانون نصف برطانوی راج کا دیا ہوا ہے جبکہ آدھا قانون شریعہ قانون سے لیا گیا ہے۔ انہوں نے کم عمر قیدیوں سے متعلق مسائل پر بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر تعلیم کے فروغ، میڈیا اور قانونی حساسیت اور شعور اجاگر کر کے قابو پایا جا سکتا ہے۔

شرکاء کی تجاویز

1۔ مختلف اقلیتی برادریوں میں اس طرح کے اجلاسوں کا انعقاد ہونا چاہیئے۔

2۔ جبری تبدیلی مذہب اور شادی کے مسئلے پر ایک نگران کمیٹی بنائی جائے جو واقعات کا ریکارڈ رکھے۔

3۔ کمیٹی صرف اقلیتی مسائل کو ہی نہیں بلکہ اکثریتی مسائل پر بھی نظر رکھے۔

4۔ کمیٹی کو پولیس کے محکمہ اور دوسرے انسانی حقوق کی تنظیموں کے ساتھ مربوط رہ کر کام کرنا چاہیئے۔

(جمیلہ منگی)

لاتعداد تنازعات......لاتعداد ہتھیار

شیلا میسوریکر

دنیا بھر میں ہونے والے فوجی اخراجات کے حوالے سے مثبت اور منفی رجحانات پائے جاتے ہیں۔ سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (سپری) اس حوالے سے ایک جائزہ پیش کرتا ہے۔

سپری کے مطابق 2012ء میں فوجی اخراجات کی مجموعی لاگت 1,756 ارب ڈالر تھی۔ یہ رقم جی ڈی پی کا 2.5 فیصد یا 249 ڈالر فی فرد تھی۔ یہ اخراجات حقیقی اصطلاح میں 2011 کی نسبت کم تھے لیکن اس کے باوجود بھی یہ اخراجات دوسری جنگ عظیم کے اختتام اور 2010 تک کے کسی بھی سال سے زیادہ تھے۔ سپری نشانہ ہی کرتا ہے کہ اگرچہ سائبر سکیورٹی کو ایجنڈے میں شامل کیا گیا ہے تاہم شہریوں کے تحفظ کے لئے خاطر خواہ اقدامات نہیں کئے گئے۔ مثال کے طور پر کسی بھی اسلحہ ساز جیسے کہ روس اور امریکہ نے تاحال کلسٹر بموں سے متعلق میثاق کی توثیق نہیں کی۔

سپری یہ دیکھتا ہے کہ عرب ممالک میں فسادات کے باعث مسلح تنازعات وجود میں آتے ہیں۔ متاثرہ ممالک میں مالی شامل ہے جس کا مشرق وسطیٰ/شمالی افریقہ سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ مصنفین لکھتے ہیں کہ نئے تنازعات عام طور پر متعلقہ علاقے میں ہتھیاروں کی فروخت میں اضافے کا باعث بنتے ہیں، لیکن ہتھیاروں کی بین الاقوامی تجارت میں ہونے والی تبدیلیوں کا سبب مسلح تنازعات نہیں۔ تمام ہتھیار برآمد کرنے والے ممالک بشمول امریکہ اور یورپی یونین کے رکن ممالک پر یہ الزام عائد کرتا ہے یہ نئی منڈیاں کھولنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے کا ایک طریقہ فوجی ٹیکنالوجی کے انتقال کے لئے بیوروکریٹک طریق کار کی راہ ہموار کرنا اور ترقی پذیر ممالک میں مشترکہ اسلحہ سازی کے لئے معاہدے طے کرنا ہوتا ہے۔

چین میں ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ

سپری کے مطابق 2013ء میں آٹھ ممالک امریکہ۔ روس، برطانیہ، فرانس، چین، انڈیا، پاکستان اور اسرائیل کے پاس تقریباً 4400 فعال ایٹمی ہتھیار موجود تھے اور ان میں سے تقریباً 2000 ہتھیاروں کو سخت سکیورٹی میں رکھا گیا تھا۔ اسرائیل نہ تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے اور نہ ہی تردید کے اس کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہیں۔

ایٹمی ہتھیار رکھنے والے ممالک

ملک کا نام	نصب کیے گئے ایٹمی ہتھیار	دیگر ایٹمی ہتھیار	کل تعداد 2013	کل تعداد 2012
امریکہ	2150	5500	7700	8000
روس	1800	6700	8500	10,000
برطانیہ	160	65	225	225
چین	۔	250	250	240
انڈیا	۔	90-110	90-110	80-100
پاکستان	۔	100-120	100-120	90-110
اسرائیل	۔	80	80	80
کل تعداد	4400	12,865	17,265	19,000

سپری کے مطابق ایٹمی طاقتوں کے پاس مجموعی طور پر تقریباً 17,265 ایٹمی ہتھیار موجود ہیں۔ ایک عام اندازے کے مطابق گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال 2000 ایٹمی ہتھیار کم ہوئے ہیں۔ اس کمی کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ روس اور امریکہ نے سٹریٹجک

> مصنفین کے مطابق صرف چین اپنے ایٹمی ہتھیاروں میں اضافہ کرتا دکھائی دیتا ہے جبکہ انڈیا اور پاکستان اپنی میزائل ٹیکنالوجی میں توسیع کررہے ہیں۔ ایس آئی پی آر آئی کی ایک سینئر محقق شینن کائل کا کہنا ہے کہ ان ممالک میں جاری جدیدیت پر مبنی طویل المدتی پروگرام یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیار اب بھی بین الاقوامی رتبے اور طاقت کی علامت ہیں۔

ہتھیاروں میں تخفیف کے معاہدے کی شرائط کے تحت ایٹمی ہتھیاروں میں تخفیف کرنے کے علاوہ پرانے اور متروک ہتھیاروں کو بھی تلف کیا ہے۔

مصنفین کے مطابق صرف چین اپنے ایٹمی ہتھیاروں میں اضافہ کرتا دکھائی دیتا ہے جبکہ انڈیا اور پاکستان اپنی میزائل ٹیکنالوجی میں توسیع کررہے ہیں۔ سپری کی ایک سینئر محقق شینن کائل کا کہنا ہے کہ ان ممالک میں جاری جدیدیت پر مبنی طویل المدتی پروگرام یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیار اب بھی بین الاقوامی رتبے اور طاقت کی علامت ہیں۔

افواج کی واپسی

اس وقت دنیا بھر میں تعینات امن دستوں کی تعداد 233,642 ہے، جو کہ 53 آپریشنوں میں سرگرم ہیں۔ یہ تعداد 2012 کے مقابلے میں 10 فیصد کم ہے۔ سپری کا کہنا ہے کہ اس کی سب سے اہم وجہ افغانستان سے بین الاقوامی افواج کا انخلاء ہے۔ چونکہ 2014 میں ایساف کے تمام اہلکار افغانستان سے واپس چلے جائیں گے اس لیے امن دستوں کی تعداد میں مزید کمی کا امکان ہے۔ اقوام متحدہ کے امن دستوں کو دیگر ممالک سے بھی واپس بلایا جارہا ہے۔

اس معاملے کا منفی پہلو یہ ہے کہ کسی ملک سے امن افواج کو واپس بلانے کا یہ مطلب نہیں کہ متعلقہ علاقے میں امن قائم ہو چکا ہے۔ بڑھتے ہوئے تشدد کی ایک مثال شام ہے اور اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل معاملات کو حل کرنے کے لئے جلد ہی کوئی قرارداد منظور کرے گی۔ سپری کے ایک اور سینئر محقق جائزوان ڈرلین افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ فوجی مفادات اور قومی خودمختاری کو لاحق خطرے کے اصول کو کشیدگی کے شکار لوگوں سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ 2012ء میں شام کے حوالے سے کوئی اقدام نہ کرنا لوگوں کے تحفظ کے حوالے سے بین الاقوامی برادری کے عزم کی کمزوری کو ظاہر کرتا تھا۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ سپری)

☆☆☆

اقلیتیں

محض عقیدے کی بناپر احمدی کی جان لے لی

ربوہ 26 مئی کو ایک ماہر امراض ڈاکٹر کو قتل کر دیا گیا۔ مقتول پاکستانی نژاد امریکی شہری تھا اور احمدی کمیونٹی سے تعلق رکھتا تھا۔ مقتول مہدی علی اپنی بیوی کے ہمراہ فاتح خوانی کے لئے قبرستان گیا تھا جہاں حملہ آوروں نے اسے نشانہ بنا کر مار ڈالا۔ احمدیہ کمیونٹی کے سربراہ سلیم الدین کا کہنا تھا کہ مہدی علی دو دن قبل احمدیہ کمیونٹی کے قائم کردہ ہسپتال میں مریضوں کا علاج معالجہ کرنے آیا تھا تاکہ وہ انسانیت کی خدمت کر سکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ موٹر سائیکل پر سوار دو افراد نے اسے قتل کر دیا۔ قمر پاکستان میں پیدا ہوا تھا مگر 1996 میں بیرون ملک منتقل ہو گیا تھا۔ وہ ربوہ میں احمدی کمیونٹی کے قائم کردہ قلب کے مریضوں کے علاج و معالجے کے ہسپتال میں رضا کارانہ کام کرنے کے لیے پاکستان آیا تھا۔ مقتول کی عمر 50 برس تھی۔ امریکی سفارت خانے نے اس قتل پر شدید افسوس کا اظہار کیا ہے۔

(انگریز سے ترجمہ، بشکریہ نیشن)

اقلیتی قبرستان پر قبضے کے خلاف ریلی

حیدرآباد 2 مئی کو اقلیتی عوامی حقوق کمیٹی نے ٹنڈو یوسف میں واقع اقلیتی قبرستان پر قبضے کے خلاف حیدر چوک سے پریس کلب تک ریلی نکالی جس کے شرکاء نے پریس کلب کے سامنے مظاہرہ کیا۔ احتجاج میں شامل نارائن، سومرو، جمعہ رام و دیگر نے قبرستان پر قبضہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے ہندوؤں کے خلاف سازش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندو برادری کو ہر طریقے سے تنگ و ہراساں کیا جا رہا ہے۔ کبھی ان کی زمینوں پر قبضہ کیا جاتا ہے، کبھی ان کے مندروں پر حملہ تو کبھی ان کی لڑکیوں کو زبردستی اغواء کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بااثر افراد نے ٹنڈو یوسف میں واقع ہندوؤں کے قدیمی قبرستان پر قبضہ کر لیا ہے اور اس میں سیورج کا گندا پانی چھوڑ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے قبروں کی بے حرمتی اور ہندوؤں کی دل آزاری ہو رہی ہے۔

(لالہ عبدالحلیم)

پاکستان میں پسماندہ طبقات کی معاشرتی و معاشی ترقی میں چرچ کا کردار

ملتان جسٹس اینڈ پیس کمیشن۔ ایم ایس ایل سی ملتان کے زیر اہتمام شمشاہی اجلاس 8-10 مئی کو لائیولہ ہال، لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا موضوع ''پاکستان میں پسماندہ طبقات کی معاشرتی و معاشی ترقی میں چرچ قیادت کا کردار'' تھا۔ اجلاس کے مقررین میں آرچ بشپ لاہر ڈایوسس سبسٹین فرانسس شاء او ایف ایم، عرفان مفتی (ڈپٹی ڈائریکٹر ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان) اور عامر عرفان (نیشنل کوآرڈینیٹر کاریتاس پاکستان) تھے۔ جبکہ سہولت کار کے فرائض شاہ زمان یوحنا (ایگزیکٹو سیکرٹری جے پی سی) اور فادر ٹامس بھٹی او پی (ریجنل کوآرڈینیٹر کراچی) نے ادا کئے۔ اجلاس کے آغاز میں ایڈووکیٹ راشد رحمان کے بہیمانہ قتل پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی اور ان کی خدمات کو سراہا گیا جو انہوں نے انسانی حقوق کے فروغ کے لیے سرانجام دیں۔ شاہ زمان یوحنا (ایگزیکٹو سیکرٹری جے پی سی) نے پروگرام کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی موجودہ صورتحال بڑی گھمبیر ہے۔ لوگوں سے زندہ رہنے کا حق چھینا جا رہا ہے اور آزادی رائے کا حق ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ان حالات میں ہم سب اکٹھے ہوئے ہیں کہ ہم سب مل کر سوچیں کہ کس طرح سے ہم پاکستان میں محروم طبقات جس میں اقلیتیں، محنت کش اور خواتین شامل ہیں کی معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے راشد رحمان کے قتل کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کی کہ ان کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت انسانی حقوق کے کارکنان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے موثر اقدامات کرے تاکہ یہ افراد پسے ہوئے طبقات کی بحالی کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھ سکیں۔ آرچ بشپ سپسٹین فرانسس شاء او ایف ایم نے ''پاکستان میں پسماندہ طبقات کی معاشرتی و معاشی ترقی میں چرچ قیادت کا کردار'' پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں معاشرے کے دھتکارے ہوئے لوگوں کی مدد اور ان کی معاشرتی اور معاشی ترقی میں اپنا کردار کرنا ہے۔ ہر چیز کو مثبت انداز سے سوچیں اور اپنے بچوں کو اچھا ماحول دیں تاکہ خاندان مضبوط ہوں مذہبی اقدار ہوں اور معاشرے کا اچھے رکن بن سکیں۔ ہمیں مثبت رویوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم مثبت رویوں کو فروغ دیں گے تو لوگوں کی معاشی اور معاشتری ترقی خود بخود ہو گی۔ عرفان مفتی (ڈپٹی ڈائریکٹر ساؤتھ ایشیا پارٹنرشپ پاکستان) نے ''پاکستان میں پسماندہ طبقات کی معاشرتی و معاشی ترقی کے مواقع اور چیلنجز'' پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں بھٹہ مزدور، سینیٹری ورکرز، گھریلو ملازمین معاشرتی و معاشی بدحالی کا شکار ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان محروم طبقات کو اپنے ساتھ شامل کریں اور ان کی ترقی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ انہوں نے موجودہ اعداد و شمار اور ملک کی مجموعی صورتحال سے بھی شرکاء کو آگا کیا۔ انہوں نے ترقی کا ماڈل پیش، جس میں عوام کی تنظیمیں، اندرونی / مقامی وسائل اور ان پر عملدرآمد کے ذریعے سے ہی ہو۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ عوام کو فیصلہ سازی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں میں شامل کرنا ضروری ہے۔ جب ایسا ہو گا تو عوام خود سے کوشش بھی کریں گے اور اسی طرح معاشرے میں قومیت مضبوط ہو گی اور عوام ملکی ترقی میں اپنا موثر حصہ ڈال سکیں۔ عامر عرفان (نیشنل کوآرڈینیٹر کاریتاس پاکستان) نے ''پاکستان میں پسماندہ طبقات کی ترقی میں چرچ قیادت کا کردار'' پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں پسماندہ طبقات کی ترقی کے لیے چرچ نے ہمیشہ اپنا مثبت کردار نبھایا ہے۔ اگر ہم دیکھیں تو تعلیم کے شعبہ میں چرچ کے تعلیمی اداروں نے ملک میں نامور لوگ پیدا کئے ہیں جنہوں نے ملکی بھاگ دوڑ کو سنبھالا۔ اسی طرح سے چرچ کے اداروں نے امتیازی قوانین کے خلاف اور انسانی حقوق کے فروغ کے لئے بہت سا کام کیا۔ خاص طور پر مذہبی اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے یہ ادارے آج بھی سرگرم عمل ہیں۔ خواتین پر تشدد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے جو خاندانوں کی معاشرتی اور معاشی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر ہم تشدد سے پاک معاشرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں خواتین کو برابری کی بنیاد پر مواقع فراہم کرنا ہوں گے۔

اگلے سیشن میں نیشنل اور ریجنل سٹاف نے اپنے اپنے پراجیکٹ کی کارکردگی کی شمشاہی رپورٹ پیش کیں اور شرکاء نے جے پی سی کو سراہا اور مزید بہتر بنانے کے لیے اپنی قیمتی تجاویز دیں۔

اجلاس کے اختتام پر فادر اختر نوید او پی نے تمام شرکاء اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے میں عدم برداشت کے رویے دن بدن پروان چڑھ رہے ہیں جس سے ملکی وحدت پارہ پارہ ہو رہی ہے اور ملک میں شدت پسندی و انتہا پسندی خونریزی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ایسے حالات میں چرچ کے اداروں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہے۔

(جے پی سی۔ ایم ایس ایل سی پی، ملتان)

تعلیم

پروفیسر کے گھر پر دستی بم سے حملہ

سوات 7 مئی کو مینگورہ کے نواحی علاقہ حیات آباد میں یاسرعرفات نامی پروفیسر کے گھر پر رات کو نامعلوم افراد نے دستی بم سے حملہ کر دیا۔ تاہم پروفیسر اور اس کے گھر والے محفوظ رہے۔ بم حملے سے گھر کی دیوار کو نقصان پہنچا۔ پروفیسر نے پولیس کو بتایا کہ کچھ نامعلوم افراد اس سے بھتہ کا مطالبہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اُس کے گھر پر حملہ کیا گیا۔ پروفیسر نے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ اس کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(فضل ربی جان)

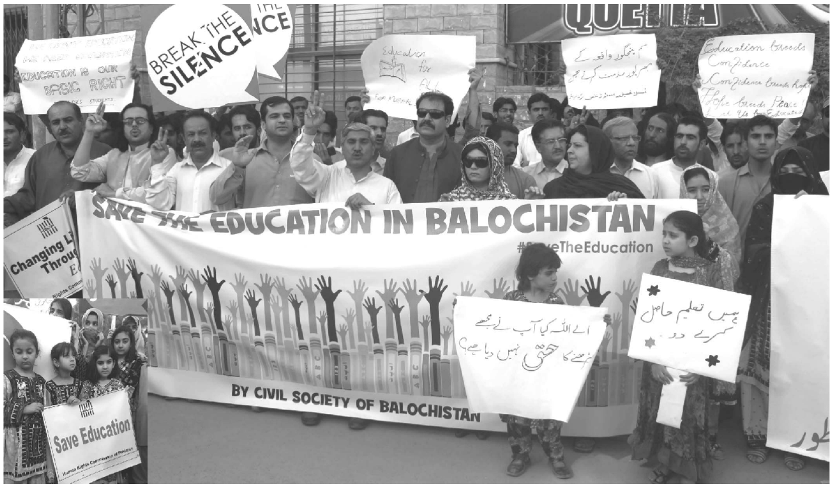

کوئٹہ: 3 مئی کو بلوچستان کی سول سوسائٹی نے ایچ آر سی پی کے تعاون سے کوئٹہ پریس کلب میں بلوچستان میں لڑکیوں کی تعلیم کو لاحق خطرات ایک پُر امن احتجاجی مظاہرہ نکالا جس میں اراکین پارلیمان، ڈاکٹرز، وکلاء، اساتذہ، طلباء وطالبات اور سیاسی اراکین نے بھی یک جہتی کا اظہار کرتے ہوئے شرکت کی تھی۔

رولنمبر سلپ جاری نہ ہونے پر طالبات کا احتجاج

ٹوبہ ٹیک سنگھ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کی طرف سے انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان کی رول نمبر سلپ جاری نہ ہونے پر درجنوں طالبات نے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عدالت میں درخواست دائر کی۔ بتایا جاتا ہے کہ مقامی کالج نے گزشتہ سال کے دوران چھٹیاں کرنے اور دیگر معاملات میں طلبہ کو بھاری جرمانہ کے نوٹس لگادیئے اور کہا گیا کہ جرمانے سزا کے طور پر ادا کرنے کے بعد رول نمبر سلپ جاری کر دی جائے گی۔ جس پر انٹرمیڈیٹ میں ایف ایس سی، آئی سی ایس، آئی کام کے طلبہ نے کالج انتظامیہ کے رویہ کے خلاف احتجاجاً ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو خاتون پرنسپل کے رویے کیخلاف درخواست دائر کر دی ہے۔ جس میں طالبات نے موقف اختیار کیا ہے کہ اگر انہیں فوری طور پر رول نمبر سلپ جاری نہ کی گئیں تو وہ دومئی کو ہونے والے سالانہ امتحانات میں شامل نہیں ہوسکیں گی۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے گورنمنٹ کالج برائے خواتین کی انتظامیہ کو درجنوں طالبات کو انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحانات کی رول نمبر سلپس جاری کرنے کے احکامات جاری کر دیے۔

(اعجاز اقبال)

پرائیوٹ اسکولوں کی بندش کے خلاف احتجاج

تربت 14 مئی کو تربت میں پنجگور کے پرائیویٹ اسکولوں کو انتہا پسند عناصر کی جانب سے زبردستی بند کرانے اور ٹیچنگ اسٹاف کو دھمکیاں دینے کے خلاف تربت کے تمام پرائیویٹ اسکولوں کی انتظامیہ نے 2 دن کیلئے احتجاجاً تمام اسکول بند کر دیے اور پرائیویٹ اسکولوں کے سربراہان نے تربت پریس کلب کے سامنے احتجاج ریکارڈ کرایا۔ انہوں نے کہا کہ پنجگور میں کئی عرصے سے پرائیویٹ اسکولوں کو محض اس وجہ سے نشانہ بنایا جارہا ہے کہ لڑکیوں کو تعلیم کیوں دی جارہی ہے۔ انتہا پسند عناصر نے ایک اسکول کے پرنسپل محمد حسین بلوچ کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ اپنے بچوں کے ساتھ اسکول جارہے تھے۔ لیکن سرکاری سطح پر کوئی ردعمل نظر نہیں آیا جو باعث افسوس ہے۔ پرائیویٹ اسکولز محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے اپنی مدد آپ کے تحت علاقہ میں علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ پرائیویٹ اسکولوں کی بدولت آج مکران کے طلباء وطالبات ملکی وبین الاقوامی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں نمایاں پوزیشن حاصل کر رہے ہیں۔ تربت میں ڈیلٹا لینگویج سینٹر، کاروان لینگویج سینٹر اور پیدارک میں لینگویج سینٹر بند کیے گئے۔ بعدازاں پرائیویٹ اسکولز انتظامیہ کے ایک وفد نے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کیچ شاہد علی بلوچ سے ملاقات کی۔ وفد نے انہیں پنجگور میں پرائیویٹ اسکولوں کو نشانہ بنانے، ڈرانے دھمکانے اور اسکولوں کی بندش کے خلاف اپنے تحفظات سے آگاہ کیا اور اس سلسلے میں حکومت وانتظامیہ سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ ڈی سی کیچ شاہد علی بلوچ نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ انتظامیہ تعلیم وتعلیمی اداروں کے تحفظ کے سلسلے میں اپنا کردار اور ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کرے گی اور اس حوالے سے موثر اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

(اسد بلوچ)

سکول کو بم دھماکے سے اڑا دیا گیا

باجوڑایجنسی 8 مئی کو باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناواگی کے علاقے کمانگرہ میں نامعلوم افراد نے گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کو دھماکہ خیز مواد سے تباہ کر دیا۔ نامعلوم افراد نے سکول میں دھماکہ خیز مواد نصب کیا تھا جو مقامی لوگوں کے مطابق رات دس بجے زوردار دھماکے سے پھٹ گیا جس کے نتیجے میں سکول مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ پولیٹیکل انتظامیہ نے علاقائی ذمہ داری کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 8 افراد کو گرفتار کرلیا۔

(شاہد حبیب)

بند سکول کھولا جائے

شہداد کوٹ وگن کے گاؤں خدابخش مغیری کے گرلز اور بوائز پرائمری سکول سولہ سال سے بند ہیں۔ جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم تباہ ہوگئی ہے۔ گرلز اور بوائز سکول کی سولہ سال سے بندش کے خلاف گاؤں خدابخش مغیری کے رہائشیوں کی رہنمائی میں پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ اس موقع پر رہنماؤں نے میڈیا سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ سولہ برس سے گرلز اور بوائز پرائمری سکول بند ہیں جس کی وجہ سے عمارت بھی تباہ ہوگئی ہے۔ انہوں نے فوری طور پر حکومت سندھ اور ایجوکیشن منسٹر سمیت اعلیٰ حکام سے گرلز اور بوائز سکولوں کو چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

(ندیم جاوید)

مکران میں تعلیم کو لاحق خطرات

کیچ ضلع مکران میں تعلیم کو ایک طویل عرصے سے نامعلوم تعلیم مخالف عناصر کی جانب سے خطرات لاحق ہیں جس کے باعث علاقے کا نظام تعلیم بری طرح متاثر ہوا ہے۔ مزید برآں، حالیہ دنوں میں پنجگور میں تعلیم مخالف عناصر نے سرکاری اور نجی سرکاری اداروں کو دھمکی دی ہے کہ وہ تمام تعلیمی ادارے بند کردیں۔ جب ان سکولوں نے کام جاری رکھا تو اسی جنگجو گروہ نے ایک نجی سکول کے پرنسپل پر حملہ کیا اور اس کی گاڑی کو نذر آتش کردیا۔ تعلیم کسی قوم کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس قسم کے واقعات اور تعلیمی اداروں کی بندش سے یقینی طور پر علاقے کی تعلیم کو نقصان پہنچے گا۔ اس حوالے سے علاقے کے دانشوروں اور سوسائٹی کی تنظیموں کے اجلاسوں کا انعقاد کیا گیا اور ایک تعلیم بچاؤ کمیٹی نامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی مندرجہ ذیل تنظیموں پر مشتمل ہے۔

1۔ نجی سکولوں کی تنظیم، 2۔ کیچ بار ایسوسی ایشن، 3۔ کیچ کی انتظامی کمیٹی، 4۔ سرکاری اساتذہ کی تنظیم، 5۔ این جی اوز، 6۔ پریس، 7۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 8۔ سول سوسائٹی، 9۔ والدین کی کمیٹی، 10۔ کیچ گریجویٹ ورک، 11۔ کیچ گڈ گورننس نیٹ ورک، مسئلے کے حل کے لئے درج ذیل نکات پیش ہیں۔

1۔ تعلیمی اداروں کے علاقے میں پولیس کے باقاعدہ گشت کو یقینی بنایا جائے۔

2۔ تعلیم مخالف عناصر پر نظر رکھی جائے۔

3۔ پنجگور کے متاثرہ پرنسپل کو معاوضہ ادا کیا جائے۔

4۔ پنجگور کے واقعے کے ذمہ داران کو گرفتار کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مستقبل میں ان علاقوں میں ایسے واقعات پیش نہیں آئیں گے۔

5۔ کیچ کے بند تعلیمی اداروں کے مسائل حل کئے جائیں اور انہیں ایک مناسب ماحول فراہم کیا جائے تاکہ انہیں دوبارہ کھولا جاسکے۔

(چیئرمین، تعلیم بچاؤ کمیٹی)

طالبہ کو سزا کا نشانہ بنایا

رحیم یار خان لیاقت پور کے گورنمنٹ پرائمری سکول شیر محمد میں تعینات ٹیچر آمنہ مریم نے چوتھی جماعت کی طالبہ اقراء بی بی کو کمرے کی صفائی نہ کرنے پر سزا کے طور پر سکول ٹائم سے چھٹی کے وقت برآمدے میں کھڑا کردیا۔ اقراء کے والد عاشق چن نے بتایا کہ مسلسل کھڑا رہنے کی وجہ سے طالبہ کی حالت غیر ہوگئی۔ چھٹی کے بعد اقراء بی بی جب گھر کے لئے روانہ ہوئی تو سڑک پر گرگئی جسے راہ گیروں نے ہسپتال پہنچایا۔ متاثرہ طالبہ کے منہ اور ناک سے خون جاری تھا۔ اقراء کے والد نے ٹیچر کے خلاف ڈی او ٹی او کو تحریری درخواست دے دی ہے۔

(اسد اللہ)

گرلز سکول کو بند کرنے کی دھمکی

پنجگور پنجگور کے مختلف علاقوں وشبود گرمکان، چتکان سراوان، خدابادان سمیت تمام شہروں میں نجی سکولوں پر حملے اور اساتذہ پر تشدد کے بعد سکول مالکان نے ضلعی انتظامیہ کی یقین دہانی پر نجی سکولوں کو کھول کر بچوں کو تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کردیا لیکن نامعلوم مسلح تنظیم الا اسلامی الفرقان کی جانب سے سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کی دھمکی دی گئی۔ 11 مئی کی صبح سویرے جب پنجگور کے سب سے بڑے نجی سکول کے مالک (ر) میجر حسین علی بلوچ اپنے بچوں کے ساتھ سکول کی گاڑی پر گھر سے سکول جا رہے تھے کہ گرمکان کراس کے قریب نامعلوم مسلح افراد جو دو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے انہوں نے سکول مالک کو گاڑی سے اُتار کر اُن پر فائرنگ کردی۔ اسی دوران خواتین اور بچوں کی مداخلت بھی کی۔ بعدازاں مسلح افراد نے گاڑی پر پٹرول چھڑک کر آگ لگادی جو جل کر خاکستر ہوگئی۔ اور اس کے بعد ضلع کی تمام نجی سکول مالکان نے احتجاجا سکولوں کو بند کرکے احتجاج کا راستہ اپنایا لیکن ایک ہفتہ تک مسلسل احتجاج سے مسئلے کا حل نہیں نکل سکا اور اب تک ضلع کے تمام سکول بند ہیں۔ واضح رہے کہ مسلح تنظیم کی جانب سے بچیوں کی تعلیم کو نجی سکولوں سے مکمل طور پر ختم کرنے کا اعلان برقرار ہے۔

(نامہ نگار)

طالب علم کا تاوان کی غرض سے اغواء

نوشکی 2 مارچ کو تھانہ کی حدود سے طالب علم امین مینگل کو نامعلوم افراد نے اغواء کرلیا۔ اغواء کاروں نے مغوی کے رشتہ داروں سے دو کروڑ تاوان کا مطالبہ کیا ہے۔ 23 اپریل کو اغواء کاروں نے مغوی طالب علم کے دائیں ہاتھ کی انگلی کاٹ کر قادر آباد نوشکی میں مقدی گیٹ کے سامنے لٹکا دی اور پچاس لاکھ تاوان کا مطالبہ کیا۔ اور دھمکی دی کہ اگر مذکورہ رقم کی ادائیگی نہیں کی گئی تو مغوی کو قتل کردیں گے۔ مغوی طالب علم کے والد بحرین کی شہریت رکھتے ہیں۔ اور بحرین میں ملازمت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جائیداد فروخت کرکے 37 لاکھ روپے جمع کئے اور اغواء کاروں سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی۔ لیکن اغواء کاروں نے 6 مئی کو مغوی طالب علم کو قتل کردیا اور لاش کو مستونگ کے جنگل میں پھینک دیا۔

(محمد سعید)

سکول کے قیام کا مطالبہ

چمن تحصیل چمن کے گاؤں محلہ جامع مسجد نور گھوڑا ہسپتال روڈ چمن کے ایک پانچ رکنی وفد نے حاجی فتح محمد جمنی کی سربراہی میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے ڈسٹرکٹ کور گروپ کو بتایا کہ مذکورہ محلہ میں درجنوں گھرانے آباد ہیں۔ لیکن کوئی تعلیمی ادارہ نہیں ہے۔ وہ 1992 سے سکول کے قیام کی کوشش کررہے ہیں۔ لیکن صوبائی محکمہ سے لے کر تاحال کوشش کررہے ہیں۔ لیکن صوبائی محکمہ تعلیم میں ڈائریکٹر سکولز اور ڈپٹی ڈائریکٹر ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں۔ جہد حق کی وساطت سے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران صوبائی محتسب بلوچستان سے پرزور اپیل ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لیے مثبت اقدامات اٹھائیں جائیں۔

(محمد صدیق)

عورتیں

غیرت کے نام پر بہن کو قتل کر دیا

وہاڑی 15 اپریل کو ضلع وہاڑی کی تحصیل بورے والا کے علاقے فتح شاہ میں محمد ارشاد نامی شخص نے اپنی بہن کو غیرت کے نام پر قتل کر دیا۔ شہناز نے سات ماہ قبل پسند کی شادی کی تھی جسکا ارشاد کو رنج تھا، اور اس نے گلہ دبا کر اپنی بہن کو قتل کر دیا۔

(فاروق شہزاد)

خاتون کو زہر پلا کر ہلاک کر دیا

گوجرہ محلہ کوٹ عبدی کی کبراں بی بی کی عرصہ 15 سال قبل نیو پلاٹ کے نصیر احمد سے شادی ہوئی تھی جس کے بطن سے 6 بچے پیدا ہوئے۔ نصیر احمد کی بہن کی شادی کبراں بی بی کے بھائی کے سالے سے ہوئی تھی جس کی طلاق ہوگئی تو نصیر احمد اور اس کے اہل خانہ نے کبراں بی بی کو تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ کبراں بی بی کا خاوند مزدوری کیلئے کراچی گیا ہوا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے بھائی منیر احمد اور والد عبدالحفیظ نے 18 مئی کو اسے تشدد کا نشانہ بنایا جس کی شکایت اس کے بھائیوں نے کی تو وہ مشتعل ہوگئے اور کبراں بی بی کو زبردستی زہر پلا دیا جس کے نتیجہ میں اس کی حالت غیر ہوگئی جسے فوری طور پر گورنمنٹ آئی کم جنرل ہسپتال گوجرہ پہنچایا گیا، جہاں سے مخدوش حالت کے پیش نظر اسے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ریفر کر دیا گیا مگر وہ وہاں دم توڑ گئی۔ اطلاع ملنے پر سٹی پولیس گوجرہ نے نعش قبضے میں لیکر پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی اور کبراں بی بی کے بھائی محمد عبداللہ کی درخواست پر مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ کبراں بی بی کے سسرال والوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے زہر نہیں دیا بلکہ اس لڑکی نے خودکشی کی تھی۔

(اعجاز اقبال)

بیٹی کی جان لے لی

کراچی 16 مئی کو تھانہ بلدیہ کے علاقے اتحاد ٹاؤن کی محمد خان کالونی ایوبیہ مسجد والی گلی میں واقع ایک مکان میں فیض اللہ نے اپنی 23 سالہ بیٹی ساحرہ کو قتل اور بیوی کو زخمی کر دیا۔ ملزم کی اپنی بیٹی سے جھگڑا ہوا تو ملزم غصے میں آ گیا اور چھریوں کے پے در پے وار کر کے بیٹی کو قتل اور بیوی کو شدید زخمی کر دیا اور ملزم گھر سے فرار ہوگیا۔ ملزم کا بیٹا شفیق جب ڈیوٹی سے واپس گھر پہنچا تو پولیس کو اطلاع کی اور زخمی ماں کو ابتدائی طبی امداد کے لیے ہسپتال پہنچا دیا۔ پولیس کیس داخل کر کے مزید تحقیقات کر رہی ہے۔

(شفیع سیال)

بد چلنی کا شبہ، بہن قتل

پیر محل بد چلنی کے شبہ میں بھائی نے بہن کا گلا دبا کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ چک 749 گ ب میں نسیم بی بی کو بد چلنی کے شبہ میں اس کے بھائی جعفر علی نے 14 مئی کو اپنے سالے محمد شاہد کے ساتھ مل کر گلا دبا کر موت کے گھاٹ اتار دیا اور موقع سے فرار ہوگئے۔ ملزم کو نسیم بی بی کے کردار پر شک تھا۔ مقتولہ نسیم بی بی چھ بچوں کی ماں تھی۔ تھانہ اروتی پولیس نے مقتولہ کی نعش تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی۔

(اعجاز اقبال)

☆☆☆

جنسی تشدد کا نشانہ بنا کر لڑکی کو قتل کرنے والے مجرموں کو سزائے موت

گوادر 12 مارچ 2006 کو آسیہ ولد اصغر علی 7 سالہ بچی کو تین افراد خالد، خوش بخت، خرم نے اغوا اور زیادتی کے بعد بے دردی سے گلا کاٹ کر قتل کر دیا جس کا مقدمہ نمبر 159/06 تھانہ سبزہ زار لاہور میں درج ہوا اور تینوں مجرموں پر الزام ثابت ہونے کے بعد سیشن عدالت سے ان کو 11 فروری 2011 کو سزائے موت کی سزا سنا دی گئی۔ دوران مقدمہ اور سزا سنائے جانے کے بعد ان مجرموں کے ورثا نے مدعی اور اُن کے بھائی واجد علی جو کہ اس مقدمہ کا اہم گواہ بھی ہے کو دھمکیاں اور جان سے مار دینے کی کوششیں بھی شروع کر دیں اور مدعی مقدمہ جو کہ اب اس دنیا میں نہیں ہے اس لیے اس کے بھائی واجد علی اور خاندان کے دوسرے افراد کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ مجرمان سے صلح کر کے ان کو معاف کر دیں اور مقدمہ واپس لے لیں ورنہ ان کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔ حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو قانونی تحفظ فراہم کریں۔

(واجد علی)

غیرت کے تصور نے ایک اور زندگی چھین لی

کمالیہ چچا نے غیرت کے نام پر بھتیجی کو کلہاڑی کے وار کر کے بے دردی سے قتل کر دیا۔ پولیس کے مطابق نواحی گاؤں 710 گ ب کی رہائشی (گ) چند روز قبل مبینہ طور پر عبدالغفار نامی نوجوان کے ساتھ شادی کرنے کے لیے گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ بعدازاں (گ) پنچایت کے ذریعے گھر واپس آ گئی تاہم وہ عبدالغفار کے ساتھ شادی کرانے پر بضد تھی، اسی بنا پر اس کے چچا محمد نواز نے 12 مئی کو کلہاڑی کے وار کر کے اسے قتل کر دیا اور فرار ہوگیا۔

(اعجاز اقبال)

کم عمری کی شادی

بونیر یہ واقعہ چند روز پہلے منظر عام پر آیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایک بارہ سالہ بچی مسرت بی بی دختر جمعہ خان سکنہ گاؤں کاٹ کالا ضلع بونیر کی ایک 33 سالہ شخص داؤد شاہ خان ولد محمد شاہ خان ساکن گاؤں کاٹ کالا ضلع بونیر کے ساتھ زبردستی شادی کر دی گئی۔ شادی کے بعد خاوند اسے جسمانی تشدد کا نشانہ بناتا رہا اور یہ سلسلہ تین سال تک جاری رہا۔ تنگ آ کر لڑکی نے اپنے شوہر کا گھر چھوڑ دیا اور اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ لڑکی نے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا جس پر اس نے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔ لڑکی کے والدین چونکہ غریب اور کمزور تھے، انہوں نے معاملہ گاؤں کے مقامی جرگے کے آگے پیش کیا۔ جرگہ نے طرفین کے دلائل سننے کے بعد اس شخص کو طلاق دینے کے احکام جاری کئے کیونکہ تصفیہ ناممکن ہو چکا تھا۔ جرگے کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس شخص نے لڑکی کو طلاق دے دی۔

(مامون)

بھابھی کی جان لے لی

بہاولپور 14 مئی کو بہاولپور کی تحصیل یزمان کے نواحی علاقہ چک نمبر 91 ڈی بی کے رہائشی محمد رشید چدھڑ نے بتایا کہ اس کی بیوی غلام فاطمہ کا اس کی بھائی کی بیوی کے ساتھ اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ گزشتہ روز بھی اس کی بیوی اور بھابی کے درمیان جھگڑا ہوا جس کے نتیجے میں اس کے بھائی نے اس کی بیوی کو کلہاڑی کے وار کر کے قتل کر دیا اور فرار ہوگیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(اسد اللہ)

دولڑکیوں کی ہلاکت

طورغر ضلع طورغر میں دوخواتین جوکہ مٹی کے گھروں کی مرمت کے لیےمٹی کھودنے کا کام کرتی تھیں،22اپریل کواچانک مٹی کا تودہ ان پر گرگیا، جس سے دوخواتین شاہین بی بی اور عمیرہ بی بی مٹی کے تودے کے نیچے دب کر ہلاک ہوگئیں۔اس حادثے میں پانچ خواتین زخمی بھی ہوگئیں۔ایسے واقعات ماضی میں بھی ہوتے رہے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے ان قیمتی جانوں کے ضیاع کوروکنے کے لئے کوئی عملی اقدامات نہیں کیئے گئے۔واضح رہے کہ اس دوران کسی قسم کی کوئی ریسکیو امداد نہیں پہنچ سکی اور لوگوں نے لاشوں اور زخمیوں کونکالنے کا کام اپنے طور انجام دیا۔

(محمد زاہد)

لڑکی پر تیزاب پھینک دیا

رحیم یار خان نواحی چک 104پی میں رہائش پذیر محمد اسلم کی بیٹی کومشتاق احمد اور اس کے دوساتھیوں نے جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کی کوشش کی لیکن مزاحمت پر ملزمان نے تیزاب پھینک دیا جس سے اس کا چہرہ، گردن، سینہ، پیٹ اور دونوں ہاتھ جھلس گئے۔محمد اسلمنے بتایا کہ ملزم اس کی بیٹی کوفون پر بھی تنگ کرتا تھا جس کی انہوں نے ملزم مشتاق کے والدین کوشکایت کی اس کے والدین کوجس سے مشتاق کورنج تھا۔پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔

(اسداللہ)

شوہر کا بیوی اور بیٹی پر تشدد

حیدرآباد 3مئی کوکوٹری کے علاقے مسلم ٹاؤن بلاک اے کے رہائشی نور محمد خاص خیلی نے گھریلو تنازع پر اپنی 20سالہ بیٹی لیلیٰ اور بیوی حسنہ کوتشدد کا نشانہ بناتے ہوئے زخمی کردیا۔اطلاع ملنے پر پولیس نے دونوں ماں بیٹی کوتعلقہ ہسپتال منتقل کیا۔پولیس کے مطابق بیٹی کے شادی سے انکار پر نور محمد مشتعل ہوگیا اور دونوں کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا۔ماں بیٹی کوشدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کردیا گیا۔واقعے کا تاحال کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا۔

(لالہ عبدالحلیم)

بیوی پر تیزاب پھینک دیا

بہاولپور تحصیل صدر بہاولپور کے مشہور قصبہ سمہ سٹہ کے رہائشی محمد رفیق کی بیٹی ثمینہ بی بی کا اظہر سے نکاح ہو چکا تھا جس کی رخصتی ہوناتھی لیکن ثمینہ بی بی کے گھروالوں کو اظہار کے کردار پر شک شکوک پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنی بیٹی کی رخصتی سے انکار کردیا اور عدالت میں تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کردیا جو زیرسماعت ہے جس کا محمد اظہر کورنج تھا۔ثمینہ کی والدہ رخسانہ بی بی نے بتایا کہ وقوعہ سے دوروز پہلے اظہر اور اس کا بھائی مظہر آئے اور عدالت سے دعویٰ واپس لینے کوکہا اور تیزاب ڈالنے کی دھمکیاں دیتے رہے۔ثمینہ گھر سے باہر نکلی تو اظہر اور اس کے بھائی مظہر نے اس پر تیزاب پھینک دیا اور فرار ہوگئے۔پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے۔

(اسداللہ)

صحت

صفائی کا ناقص بندوبست

باجوڑایجنسی باجوڑایجنسی میں صفائی نہ ہونے سے جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر جمع ہیں اور وہاں وبائی امراض پھوٹنے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔شدید گرمی میں تعفن اور مچھروں کی بہتات ہوگئی جس سے عوام کی زندگی اجیرن اور وبائی امراض پھوٹنے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔عوام نے حکومت سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ (شاہد حبیب)

بیٹی کوقتل کردیا

وہاڑی 19اپریل کووہاڑی کی تحصیل میلسی کے علاقہ تھانہ ٹبہ سلطان پور کے رہائشی محمد رفیق نے اپنی پندرہ سالہ بیٹی حمیرا کوغیرت کے نام پر قتل کردیا۔تفصیلات کے مطابق وقوعہ کے روز ملزم محمد رفیق نے اپنی بیٹی کوکسی سے فون پر باتیں کرتے دیکھا اور طیش میں آکر اس کے گلے میں پھندا ڈال کر اسے قتل کردیا۔ملزم موقع واردات سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

(فاروق شہزاد)

زنگ آلود پائپ لائنوں کوتبدیل کیا جائے

مینگورہ مینگورہ شہر میں واٹرسپلائی کی زنگ آلود پائپ لائنوں کی تبدیلی کا عمل خواب بن گیا۔لوگ زنگ آلود پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔صوبائی حکومت نے بوسیدہ اور زنگ آلود پائپ لائنوں کی تبدیلی کے لیے فنڈ مختص کیا تھا مگر دس ماہ گزرنے کے باوجود مینگورہ شہر میں زمانہ قدیم کی بوسیدہ پائپ لائنوں کوتبدیل کرنے پر کام کا آغاز نہ ہوسکا۔مضر صحت اور آلودہ پانی کے استعمال سے ہیپاٹائٹس اور پیٹ کی بیماریوں میں اضافہ ہورہا ہے۔عوامی حلقوں نے صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ زنگ آلود اور بوسیدہ پائپ لائنوں کوجلد تبدیل کیا جائے۔

(فضل ربی)

صاف پانی کی فراہمی کا مطالبہ

چنیوٹ انتظامیہ کی عدم توجہ سے شہر کے پہاڑی علاقوں کوگندے مضر صحت پینے کے پانی کی سپلائی جاری ہے۔علاقہ مکین متعدد بیماریوں کا شکار ہیں۔چنیوٹ کے پہاڑی علاقہ جات، محلّہ چھریانوالہ، راجاں والا، ڈھگی پار، بڈھیانہ والا میں لوگوں کو پینے کے پانی کی سپلائی دینے والی پائپ لائنیں گندی نالیوں میں سے گزرتی ہیں۔سوراخ شدہ پائپ لائنوں میں گندی نالیوں کا پانی داخل ہوکر لوگوں کو پینے کیلئے ملتا ہے جبکہ پانی کی بنی ہوئی ٹینکی گندگی سے بھری ہوتی ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہورہے ہیں۔واٹرسپلائی ٹینکی کی ناقص چھت کسی وقت بھی گرکر بڑے حادثہ کا سبب بن سکتی ہے نئی ٹینکی چالو ہونے سے پہلے ہی لیک ہونے لگی ہے۔علاقہ کے مکینوں نے چالیس سال مسلسل احتجاج کرکے حکومت پنجاب سے تین کروڑ کی گرانٹ منظور کروائی تھی علاقہ کے واٹرسپلائی کمیٹی کے چیئرمین زبیر احمد گلوتر نے علاقہ مکینوں کے ساتھ احتجاج کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر صاف ستھرے پانی کی فراہمی کیلئے اقدامات کئے جائیں، پرانی ٹینکی کی چھت فوری مرمت کی جائے اور دوران لوڈشیڈنگ معظم شاہ واٹرسپلائی کیلئے جنریٹر کی منظوری دی جائے۔

(سیف علی خان)

خاموش رہو!

محمد حنیف

خاموشی بہتر ہے۔ بولنے سے کیا ہوگا، بولو گے، گولی کھاؤ گے، مرو گے یا ہوسکتا ہے بچ جاؤ۔ مر گئے تو پھر بھی آسانی ہے۔ ایک کالم کی خبر بنو گے، ٹی وی پر ڈیڑھ لائن کا ٹِکر چلے گا۔ فیس بک پر فاتحہ پڑھی جائے گی، ٹوئٹر والے ہیرو کہیں گے۔

کوئی جوانی کی تصویر ڈھونڈ کر لگائے گا، کوئی آپ سے آخری ملاقات کا حال سُنائے گا۔ کہے گا کیا بہادر آدمی تھا، اِس ملک کے پسے ہوئے طبقوں کی آخری امید تھا۔ پھر اِس آخری امید کو نہلا کر کفن پہنائیں گے، مٹی کے نیچے دبائیں گے پھر گھر آ کر کہیں گے کیا ضرورت پڑی تھی بات کرنے کی۔ باقی سب بھی تو خاموش ہیں تو کیا اُن کے سینوں میں دل نہیں ہے اور بات کرنی ہی تھی تو بات کرنے کے اور بھی تو سو طریقے ہوسکتے ہیں۔

اب کِسی نے گستاخی کی تو سزا تو مِلے گی۔ خدا جانے اور گستاخ جانے۔ آپ کدھر سے مقدمہ لڑنے چل پڑے اور فرض کریں آپ مقدمہ جیت بھی جاتے تو یہ مبینہ گستاخ رسول ﷺ کہاں جاتا؟ ایسا الزام لگنے کے بعد کِسی شخص کو اس ملک کی سڑکوں پر چلتے پھرتے دیکھا ہے؟

تو اِسی لیے سب جانتے ہیں کہ خاموشی بہتر ہے۔ کیونکہ بولو گے تو گولی کھاؤ گے اور اگر گولی کھا کر نہ بھی مرے تو ساری عمر شرمندہ شرمندہ پھرو گے۔ اِن سوالوں کے جواب کیسے دو گے کہ کیا ہمارے مجاہدوں کا نشانہ اتنا ہی کچا ہے کہ تمہارے سر پر گولی نہ مار سکے۔ کیا ہماری اِنٹیلی جنس ایجنسیاں اِتنی نالائق ہیں کہ مل کر ایک بندے کو نہیں مار سکتیں۔

یا تو ملک چھوڑ کر بھاگو گے یا باقی عمر پولیس کے نرغے میں گزارو گے۔ خوامخواہ اُن بچاروں کی زندگیاں بھی خطرے میں ڈالو گے۔ اپنے حق میں ایمان والوں سے فتوے ڈھونڈتے پھرو گے، حب الوطنی کے سٹرٹیفکیٹ تلاش کرو گے۔ چیخو گے کہ میں لبرل نہیں ہوں، سیکولر کا مطلب وہ نہیں ہوتا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ میں نے سب کے لیے انصاف کی بات کی تھی صرف شیعہ، بلوچ، احمدی اور اِس طرح کے دوسرے گستاخوں کے لیے نہیں۔

آپ کدھر سے مقدمہ لڑنے چل پڑے اور فرض کریں آپ مقدمہ جیت بھی جاتے تو یہ مبینہ گستاخ رسول ﷺ کہاں جاتا؟ ایسا الزام لگنے کے بعد کِسی شخص کو اس ملک کی سڑکوں پر چلتے پھرتے دیکھا ہے؟

کہو گے کہ میں تو اِنسانیت کی بات کر رہا تھا، کیا ہمارا دین انسانیت کی بات نہیں کرتا۔ ساری عمر صفائیاں دیتے پھرو گے اور پھر بھی لوگ کہیں گے کہ دیکھو بولنے کا بہت شوق ہے کتنی گولیاں لگی تھیں چار یا چھ۔ پھر بھی خاموش نہیں ہوا۔

خاموشی بہتر ہے۔

اگر بہت زیادہ بولنے کو دل کرے تو کوئی آس پاس ہوگا اُس کے کان میں چپکے سے کہہ دیا کرو۔ ٹیکسٹ میسج پر آنے والا لطیفہ پڑھ کر ہنس لیا کرو پھر آگے بھیج دیا کرو۔ بیٹھ کر آرام سے آئی پی ایل دیکھا کرو، پھر سر ہلا کر کہا کرو کیا یہ ملک اِسی لیے بنا تھا؟ لیکن بہتر یہی ہوگا کہ خاموش رہو۔

کِتنی حدیثوں میں خاموشی کی فضیلت بیان کی گئی ہے، کتنے ہی انگریزی اور اُردو محاوروں میں خاموشی کی شان بیان کی گئی ہے۔ گوتم بُدھ سے لے کر مولانا شفیع اوکاڑوی تک کتنے ہی بزرگوں نے خاموشی کے فضائل بیان کیے ہیں۔

Noise Pollution بڑا مسئلہ ہے اب تو ویسے بھی ہمارے شہروں میں، منہ کھول کر اس میں اضافہ کیوں کرتے ہو۔ پس ثابت ہوا کہ خاموش رہو اس سے پہلے کہ تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا جائے۔

(بشکریہ بی بی سی اردو)

سلام شاہ جہاں بیگم!

راشد رحمان کو شہید ہوئے کئی ہفتے ہوگئے لیکن ابھی تک حکومت قاتلان کو گرفتار کرنے میں ناکام ہے حالانکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے واقعے کا از خود نوٹس لیا ہوا ہے اور پاکستان کے سنجیدہ حلقوں سرکردہ شخصیات اور انسانی حقوق وانصاف کے لیے کام کرنے والی تنظیموں نے قاتلان کی گرفتاری کے لیے مطالبہ کیا۔

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی۔ کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں۔

انصاف میں تاخیر دراصل انصاف نہ کرنے کے مترادف ہے۔ راشد رحمان کے اہل خانہ ولواحقین کے لیے ہر لمحہ گزارنا مشکل ہورہا ہے۔ راشد رحمان کی بوڑھی والدہ اپنی پرانی دنیا میں چلی گئی ہیں۔ وہ 1947 میں خود آگ کا دریا پار کر کے پاکستان پہنچی تھیں۔ رند بلوچوں کے اس خاندان کا تعلق قصبہ حسن پور تحصیل پلول ضلع گوڑگانوہ سابق مشرقی پنجاب حال صوبہ ہریانہ سے تھا۔ قصبہ حسن پور کی زمینداری بلوچوں کے پاس تھی۔ 1947ء میں سرداری عبدالحکیم ثانی کے پاس تھی جو راشد رحمان کے دادا تھے۔ فسادات میں 10 ستمبر 1947ء کو حسن پور پر حملہ ہوا۔ خاندان کے بہت لوگ شہید اور زخمی ہوئے۔ اگلی صبح فجر کے وقت ایک فوجی دستہ وہاں پہنچا تو محاصرہ ختم ہوا۔ راشد رحمان کے والد مرحوم اشفاق احمد اور راشد کی والدہ شاہ جہاں بیگم اُن زخمیوں میں شامل تھیں جنہیں فوج کی مدد سے متھرا پہنچایا گیا جہاں ہسپتال میں وہ زیر علاج رہے۔ پاکستان میں اشفاق احمد خان نے پیپلز پارٹی میں شمولیت کی اور ضلع ملتان کے سیکرٹری بنے۔ پھر ویت نام میں پاکستان کے پہلے سفیر متعین ہوئے۔ راشد رحمان کی تربیت میں زیادہ ہاتھ اُن کی والدہ شاہ جہان بیگم کا تھا۔ وہ حسن پور میں اپنے بہن بھائی، ماں باپ، عزیزوں اور رشتہ داروں کو قتل ہوتا دیکھ کر آئی تھیں۔ راشد رحمان اُن کا دوسرا بچہ تھا۔ اُس پر اُنہوں نے خاص توجہ دی۔ لوگوں کے دُکھ درد سمجھنے کا اُن سے ہمدردی کرنے اور خدمت کرنے کا سبق سکھایا۔ دُکھی اور مظلوم انسانوں کے حقوق کے لیے کام کرنے کا حوصلہ دیا۔ راشد رحمان پچھلے 20 سال سے ایچ آر سی پی سے وابستہ تھے۔ جنوبی پنجاب میں انسانی حقوق کے لیے ان کی شبانہ روز محنت مثالی تھی۔ اللہ مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا جس نے اپنے بزرگوں کی روایات اور انسانی حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی روایات کو اُجاگر کیا۔ شاہ جہاں بیگم اپنے بیٹے راشد رحمان کی شہادت کے بعد حسن پور کی یادوں میں کھوگئی ہیں۔ شہیدان حسن پور کی گفتگو کرتی رہتی ہیں۔ کبھی کبھار راشد کو بھی آواز دے دیتی ہیں۔ سلام۔ شاہ جہاں بیگم!

(سعید احمد خاں)

آوازِ حق کا قتل

وارث حسین

ہارپر لی کے ناول ''ٹو کل اے موکنگ برڈ'' نے بہت سے قانون دانوں کو متاثر کیا ہے کیونکہ کہانی کا مرکزی کردار ایٹیکس فنچ نامی وکیل تھا جس نے ایک متعصب قصبے میں ایک افریقی۔امریکی شخص کا بہادری سے دفاع کیا، جس پر جنسی تشدد کا جھوٹا الزام عائد کیا گیا تھا۔کہانی کا مرکزی خیال بے یارومددگار کا دفاع ہے اور حقیقی زندگی میں اس کا عملی مظاہرہ ایک پاکستانی وکیل نے کیا جنہیں چند روز پہلے تضحیک مذہب کے ملزم کا دفاع کرنے پر قتل کیا گیا۔تاہم پاکستان میں انصاف کی فراہمی کے جذبے سے سرشار وکلاء کو لاحق خطرات میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔

آٹیکس اور راشد رحمان نے اپنے کیریئر کے دوران جن ملزمان کی نمائندگی کرنے کا فیصلہ کیا ان کو دیکھتے ہوئے ان دونوں کی کہانی مختلف نہیں ہے۔جہاں تک آٹیکس کا تعلق ہے، تو اسے ایک مقامی جج نے ایک افریقی۔امریکی شخص (ٹام رابنس) کی نمائندگی کرنے کے لئے نامزد کیا تھا، کیونکہ قصبے کا کوئی اور وکیل ایسے مقدمے کی پیروی کرنے پر رضامند نہیں تھا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ امریکہ میں 1930 کے دوران جنسی زیادتی کے مقدمے میں کسی سفید فام خاتون کے خلاف کسی سیاہ فام مرد کا دفاع کرنا وکیل اور اس کے موکل کے لئے جان لیوا ثابت ہوسکتا تھا۔اس دور میں افریقی۔امریکی شہریوں کے خلاف امتیازی سلوک عروج پر تھا، جب ملک کے چند علاقوں میں لوگوں کے ہجوم کے لئے بے بنیاد الزامات کی بنیاد پر کسی سیاہ فام کو اس کی گرفتاری سے بھی پہلے سزائے موت دینا ایک عام بات تھی۔پاکستان کی چند اقلیتیں اس بات سے بخوبی آگاہ ہوں گی چاہے ان کی بطور اقلیت حیثیت کا تعلق تغیر پذیر خصوصیات جیسے کہ لسانیت اور ان کے اعتقاد سے ہو یا پھر ان کے سیاسی نقطہ نظر سے۔عوامی جلسوں میں تسلیم شدہ نفرت انگیز تقاریر میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے جس کے باعث ٹام رابنسن جیسے لوگوں کی تعداد میں بھی تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔کوئی بھی شخص جو قدامت پسندوں کو للکارتا ہے اسے کافر قرار دے دیا جاتا ہے، ان کے دن گنے جاتے ہیں۔ چاہے یہ گورنر سلمان تاثیر ہوں جنہوں نے چند قوانین پر نظرثانی کی درخواست کی یا پھر راشد رحمان جنہوں نے تضحیک مذہب کے ملزم کا بہادری سے دفاع کیا۔تاہم ہارپر لی کے رابنسن اور پاکستان کی اقلیتوں میں کافی فرق ہے۔ٹام کو لوگوں کے تشدد سے بچالیا گیا اور اس کے مقدمے کی جانبدارانہ سماعت ہوئی۔ پاکستان کی اقلیتوں کو ایک لمحے کے نوٹس پر یا تو قاتل کی گولیوں، دہشت گرد کے بموں کے ذریعے یا پھر لوگوں کے ہجوم کی جانب سے موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور شہریوں کے اس قتل عام پر ریاست خاموش کیوں ہے؟

جہاں تک راشد رحمان کے معاملے کا تعلق ہے، تو متعدد خبروں اور پولیس کو ان کی زندگی کو لاحق خطرات جو کہ بالآخر ان کے قتل کا باعث بنے، کے باوجود پولیس نے انہیں تحفظ فراہم نہ کیا۔آٹیکس کی طرح ان کی زندگی کو لاحق خطرات ان کی راہ میں حارج نہ ہوسکے لیکن آٹیکس کے برعکس کوئی بھی انہیں اس مسلح شخص سے نہ بچا سکا تھا جو ان کے دفتر میں داخل ہوا تھا۔اس طرح اس کتاب اور حقیقت کے راستے جدا ہوجاتے ہیں۔ ''موکنگ برڈ'' میں جب وکیل اپنے موکل کو تعصب پسند معاشرے سے بچانے میں ناکام رہتا ہے تو وہ پہلے کی طرح معمول کی زندگی گزارنے لگتا ہے۔لیکن جہاں تک راشد رحمان کا تعلق ہے، وہ اپنی زندگی سے محروم ہوگئے جبکہ ان کا موکل ایک مرتبہ پھر جیل میں بے یارومددگار پڑا رہے گا، چونکہ ایسی ذمہ داری قبول کرنا جرات مندی کا مظاہرہ کرنے والے کسی بھی وکیل کے لئے جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔ پس، آیئے ہم ایک انصاف ایک کے رکھوالے کے قتل پر آہ وزاری کریں، لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وہ وکیل اور انسانی حقوق کے محافظ کے طور پر اپنے موقف پر قائم رہے۔اگرچہ ان کے خاندان کو مسلسل حملوں کا نشانہ بنایا گیا اور معاشرہ ان کے استحصال پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے، تاہم مجاہد کبھی ہمت نہیں ہارتے۔شاید ایٹیکس فنچ کی طرح ان کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ: ''اس ملک میں ہماری عدالتیں نہایت انصاف پسند ہیں...... میں اپنی عدالتوں اور نظام انصاف پر کامل یقین رکھنے والا مثالیت پسند نہیں ہوں۔ یہ میرے لیے مثالی نمونہ نہیں ہے۔یہ ایک جیتی جاگتی حقیقت ہے''۔اس وقت اس بات کا احساس کرنے کی ضرورت ہے کہ انصاف کی فراہمی کے لئے جدوجہد کرنے والے سادہ لوح انسان نہیں اور نہ ہی وہ خالصتاً مشابہت پسند ہے۔وہ ہر روز کام کررہے ہیں، بغیر کسی توجہ کے اپنی زندگیاں داؤ پر لگا رہے ہیں، محض اس لئے کہ جب انہیں قتل کردیا جائے اور انہیں خاموش کرادیا جائے تو ان کی قدر کی جائے اور انہیں سراہا جائے۔ان کے قاتلوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے راشد رحمان نفرت کے اس دور میں انصاف کا گیت گاتے ہوئے ان بزدل معاشرے کو جھنجھوڑ رہے تھے۔اور جیسا کہ لی نے لکھا کہ گانے والے پرندے ہمارے لئے اپنے دل سے گاتے ہیں۔اس لئے گانے والے پرندے کو قتل کرنا گناہ عظیم ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ، بشکریہ ایکسپریس ٹربیون)

جہد حق پڑھنے والے توجہ کریں

- آپ نے اس شمارہ کا مطالعہ کیا
جو خامیاں / کمزوریاں آپ کو نظر آئی ہوں۔ان کی نشاندہی خط کے ذریعے سے کیجئے۔
- آپ بھی اپنے علاقے میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹ / اطلاع ہمیں اس رسالہ میں چھپنے والا رپورٹ فارم پُر کرکے بذریعہ ڈاک روانہ کرسکتے ہیں۔حقائق اچھی طرح سے تصدیق کرکے لکھیں۔
- ہر شمارہ کی قیمت مبلغ =/5 روپیہ ہے
- سالانہ خریداروں کے لیے =/50 روپیہ ایسے خریدار پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (Human Rights Commission of Pakistan) کے نام صرف =/Rs.50 کا منی آرڈر یا ڈرافٹ (چیک قبول نہیں کیا جائے گا) ہمارے ہیڈ آفس کے پتہ پر روانہ کریں۔ پتہ یہ ہے:

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

''ایوان جمہور'' 107 - ٹیپو بلاک،

نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

HRCP کارکن متوجہ ہوں

'''جہد حق'' کے لیے رپورٹ فارم کے مطابق کوائف پر مبنی رپورٹیں، خبریں، تصاویر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق دیگر مواد مہینے کے تیسرے ہفتہ تک پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے مرکزی دفتر میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ یہ اگلے شمارے میں شائع کیا جاسکے۔

جہد حق کا تازہ شمارہ اور پچھلے شمارے اب ویب سائٹ پر بھی موجود ہیں۔ پتہ:

www.hrcp-web.org

ایک پاسبانِ حقوق کا نوحہ

آئی۔اے۔رحمٰن

راشد رحمان خان کے لئے زندگی میں خوشیاں منانے کو بہت کچھ تھا اور اس کی رحلت کے بعد تعزیت کے لئے بھی بہت سی وجوہات ہیں مگر پاکستان کے لاکھوں زندہ لوگوں کا غم زدہ ہونا اس سے بھی بڑی دلیل ہے۔ راشد رحمان پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے ان مخلص ترین سرگرم کارکنوں کے گروہ کا تابناک ستارہ تھا جو کمیشن میں یکجا ہیں اور جن پر کمیشن کو بہت ناز ہے۔ وہ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے ساتھ دو عشروں سے بھی زیادہ عرصہ تک منسلک رہا، پہلے ایک مراسلہ نگار کی حیثیت سے پھر ملتان میں کور گروپ کو آرڈینیٹر کے طور پر، پھر سپیشل ٹاسک فورس کے سہولت کار کی حیثیت سے اور آخر میں ملتان میں انسانی حقوق کے محافظین کے حقوق کے علاقائی سہولت کار کے طور پر۔ اس کا دائرہ کار خانیوال، پاکپتن، میلسی، وہاڑی، لودھراں، مظفر گڑھ، لیہ، راجن پور، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان کے اضلاع پر محیط تھا۔ ان اضلاع میں اس کی انسانی حقوق کے محافظ کے طور پر بڑی عزت تھی کیونکہ اس نے انسانی حقوق کے لئے پکارے جانے پر کبھی نہ نہیں کی۔ ایک بہت ہی وسیع علاقے میں وہ انسانی حقوق کی پہچان تھا۔ اس کے وسیع تجربے کی توقیر کی وجہ سے راشد کو ملتان کی پندرہ سے زائد سول سوسائٹی کی انجمنوں کے وسیع تر اتحاد کی جوائنٹ ایکشن کمیٹی کا چیئر مین منتخب کیا گیا۔

اس کی وجہ شہرت اس کا انصاف کے حصول کے لئے جوش و خروش اور جرأت مندی تھی جس کی وجہ سے بہت سے ساتھی اس کی زندگی کے بارے متفکر تھے۔ جونہی کوئی زیر حراست شہری وفات پاتا، راشد اس کا مقدمہ اپنے ذمے لے لیتا۔ جب کسی خاتون کا چہرہ تیزاب سے جھلسایا جاتا وہ راشد کو اپنے سرہانے کھڑا پاتی۔ جب زمینداروں نے غیرت کے نام پر ایک لڑکی کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا تو ان کا معاملہ اٹھانے میں راشد کی مستقل مزاجی کا ادراک ہوا۔ اس نے صوبے کے زیر انتظام ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقوں کا پیدل سفر کیا تا کہ ان لوگوں کے ناقابل بیان مصائب کو ضبط تحریر میں لائے جنہیں ان کے خداوند فراموش کر کے ان سے ہمیشہ کیلئے گلوخلاصی پا چکے ہیں۔ وہ رحیم یار خان کے ان علاقوں تک پہنچا جہاں حقوق سے محروم نچلے درجے کے ہندو دن گن گن کر زندگی گذار رہے ہیں۔ انہیں صرف یہ پتہ ہے کے الیکشن کے روز زمیندار کو ووٹ دے کر حق نمک ادا کرنا ہے۔ اس نے کبھی انتظار نہیں کیا کہ اس کو مدد کیلئے پکارا جائے۔ اس نے سب سے پہلے مختاراں مائی کا مقدمہ لڑا اور وہی تھا جو شیری رحمان پر نالش کرنے والوں کو ہائی کورٹ تک لے کر گیا۔ ایچ آر سی پی کے مرکزی سیکرٹیریٹ میں اکثر ہمیں محروموں اور پسے ہوئے لوگوں کا شد و مد سے دفاع کرنے پر اس کے جوش اور ولولے کو ٹھنڈا کرنا پڑتا تھا۔

ایک کسان ہونے کی وجہ سے اسے کسانوں اور مزارعین کے معاملات میں خصوصی دلچسپی تھی۔ اس نے یک و تنہا ملتان میں ایچ آر سی پی کی دو کسان کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔ وہ مرتے دم تک وسیع تر زرعی اصلاحات، زمین کے صحیح استعمال کی پالیسی سازی اور مزارعین کے حقوق کا مرکز نگاہ رہا۔ جنوبی پنجاب میں زمینوں پر قبضہ مافیا کے خلاف طویل مدت تک مقدمات لڑتے لڑتے اس نے اس موضوع پر ایک چھوٹی سے کتاب لکھ ڈالی جو اس مضمون پر ریسرچ کرنے والوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

وہ بچپن ہی سے انسانی حقوق کا شیدائی تھا۔ وہ پڑھائی میں امتیازی حیثیت کے لئے اپنے بھائی ارشد رحمان کے حق میں دستبردار ہو گیا اور چاہتا تھا کہ ایک سیماب صفت بچے کی طرح اس کی موجودگی کا احساس ہوتا رہے۔ کسی شور شرابے کے بغیر اس نے گریجوایشن اور قانون کا امتحان پاس کر کے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ انسانی حقوق سے محروم لوگوں سے التفات سے پہلے وہ کالے کوٹ میں ملبوس ایک ناراض نوجوان تھا جو اسکی راہ میں حائل ہونے والوں سے الجھنے کو ہمہ وقت تیار رہتا تھا۔ آج سے چوبیس سال پہلے کا وہ دن یاد ہے جب ملتان میں عاصمہ جہانگیر نے وکلاء سے خطاب کرتے ہوئے راشد کو انسانی حقوق میں شرکت کرنے اور اس کی حمائت کرنے کی دعوت دی۔ راشد اٹھا اور انسانی حقوق کے اکابرین کے اخلاص اور کھرے پن پر شکوک و شبہات کا اظہار کر ڈالا۔ مجھے اس وقت اچنبھا ہوا جب اس نے نہ صرف ایچ آر سی پی میں شرکت کی بلکہ اس کے لئے عملی کام کرنے کی حامی بھر لی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی جون بدلنے لگی اور رنجور لوگوں سے میل جول نے اس کو نرم خو بنا دیا۔

اس نے رنج والم کی داستانوں کو بغور سننے اور ٹوٹے دلوں پر مرہم رکھنے کا سلیقہ سیکھ لیا۔ لیکن وہ مجرموں کو بہانگ دہل للکارنے اور ان کی اوقات یاد دلانے کی عادت ترک نہ کر سکا۔

راشد نے اپنا مقام خود بنایا تھا اور ایچ آر سی پی کے ساتھ کام کرتے کرتے وہ اس وہ اسی کا ہو کر رہ گیا۔ رفتہ رفتہ اس کے ذاتی مسائل پس منظر میں چلے گئے۔ دو سال قبل اس کی بہن اپنی والدہ کے پاس چند دن گذارنے کے بعد کراچی اپنے گھر گئی۔ اس نے جیسے ہی اپنے گھر کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ اس کا خاوند وہاں مردہ حالت میں پڑا تھا۔ میں نے جب راشد سے اس بارے پوچھا تو اس نے اتنا ہی کہا کہ میں لبنی اور اس کے بچوں کو لے آیا ہوں اور اب وہ ہمارے ساتھ ہی رہیں گے اور پھر خاموشی چھا گئی۔

جب اسکا بطور وکیل سپریم کورٹ میں اندراج ہوا تو وہ خوشی سے چہکتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ آخر ہماری تیسری پیڑھی میں مجھے سپریم کورٹ تک پہنچنا نصیب ہوا۔ مبارکباد دیتے ہوئے میرے منہ سے اچانک نکلا کہ مجھے لگتا ہے شاید ملتان تمہیں جانے نہ دے گا۔ اس وقت مجھے بالکل احساس نہیں تھا کہ اس طرح ملتان کی سرزمین اسے اپنی آغوش میں لے لے گی۔

جب راشد کی جان لی گئی اس وقت وہ پچپن کے پیٹے میں تھا۔ وہ شاید دس بیس سال اور جی کر اپنے اہل خانہ کو مزید خوشیاں دے جاتا اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والوں کی چیرہ دستیوں کے شکار لوگوں کی کچھ اور تسکین ہو جاتی۔ یہی لوگ ہیں جو راشد کے مرنے پر گھاٹے میں رہے اور وہ اس کی کمی کو بہت زیادہ محسوس کریں گے۔ جہاں تک راشد کا تعلق ہے وہ ایچ آر سی پی کی ٹاسک فورس کے چھوٹے سے دفتر میں اپنے فرض کے لئے لڑتے لڑتے جان کی بازی ہار گیا۔ مرنے سے چند لمحے پہلے اس نے جنید حفیظ کا مقدمہ خارج کرنے کی پٹیشن مسترد ہونے پر نظر ثانی کی اپیل کا پہلا مسودہ نکالا تھا۔ وہ دلیری کی رو میں بہہ گیا۔

وہ ایک نازک مقدمے کی پیروی کر رہا تھا۔ مرنے سے ایک ہفتہ پہلے میں نے اس سے پوچھا کہ اس مقدمہ کے بارے اس کے کیا احساسات ہیں تو اس نے وہی کہا جو وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ اگر میں اس مقدمے کی پیروی نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا۔ میں اپنے آباؤ اجداد کی شہرت داغدار نہیں ہونے دوں گا۔

اسے زندگی سے محبت تھی مگر انصاف کے لئے اس کی چاہت اس سے بڑھ کر تھی۔ اس نے کسی کو مایوس نہیں کیا بلکہ ہر بااختیار نے اسے مایوس کیا۔ اب جو بات اہم ہے وہ اس معاشرے کی صورتحال ہے جس کے بارے محسوس ہوتا ہے کہ اس نے شرم وحیا اور احساس ذمہ داری کو یکسر تج دیا ہے۔ اس میں یہ جرأت باقی نہیں کہ دیوار پر لگے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ سکے۔ اب جو صورت حال ہے وہ کیا ہے؟

☆ ملتان کے صحافی جرأت نہیں کر سکتے کہ اس قتل کے بارے کچھ لکھ سکیں۔

☆ ملتان کی پولیس لوگوں کو باور کرانا چاہتی ہے کہ وہ نہیں جانتی کہ یہ شرارت کس کی تھی۔

☆ ملک میں کوئی صاحب اختیار ایسا نہیں جو عدم برداشت کی لہر کا راستہ روک سکے جو معاشرے میں باقی بچ رہنے والی دانش اور شائستگی کو نابود کرنے کے درپے ہے۔

☆ ایچ آر سی پی کے دفتر میں ہونے والے قتل سے غمزدہ ہونے والوں کو چاہیئے کہ راشد کے بچھڑنے کا دکھ بھلا کر ان لوگوں کو بچانے کے لئے کمر کس لیں جنہیں آئندہ ملیا میٹ کرنے کے لئے نشان زد کر دیا گیا ہے۔

دیکھیں خون جگر سے کیا کیا لکھتے ہیں افسانے لوگ

ارشد محمود

مارچ 1998ء کی ایک شام کا ذکر ہے کہ جب میں ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے دفتر میں واقع کانفرنس ہال میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ ایک خوبصورت جوان شخص اپنی آواز کا جادو جگا رہا ہے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ گیت گاتا ہنستا ،ناچتا لطیفے سنانے والا راشد رحمان ہے اور وہ ملک بھر سے آئے انسانی حقوق کمیشن کے کارکنوں کے لئے سجائی گئی شام موسیقی میں اپنے گانوں، ترانوں سے کچھ کر گزرنے کا جوش و جذبہ پیدا کر رہا ہے۔ان کی آواز دل موہ لینے والی تھی۔

مارچ 1998ء کی وہ سہانی شام اور 7 مئی کی غمزدہ شام جب ان کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا اور اس خوبصورت آواز کے حامل، سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ہر وقت ہلکی سی مسکراہٹ رکھنے والے امید بہار چہرے کو ہم سے جدا کر دیا گیا۔راشد رحمٰن کے ساتھ گزرا ہر پل یاد آتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ یوں تو کسی بھی فرد کی موت اس کے چاہنے والوں اور قریبی رشتے داروں کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے لیکن وہ شخص جو دوسروں کے لیے زندگی ہو، حوصلہ اور اُمید ہو اس کا بچھڑنا پورے معاشرے اور خاص طور پر محروم اور محکوم طبقے کا سانجھا دکھ بن جاتا ہے۔

راشد رحمٰن جنوبی پنجاب کا وہ چمکتا ستارہ تھا جس کی روشنی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے شکار ہر شخص کے لئے اُمید کی ایک کرن کی سی حیثیت رکھتی تھی۔راشد رحمٰن صحرا میں واقع ایک ایسے درخت کی مانند تھا جس کا سایہ ہر گزرنے والے کے لئے راحت وسکون کا باعث بنتا ہے۔گویا راشد رحمٰن سراپا حبس موسم میں ہوا کا استعارہ تھا۔وہ مظلوم عورتوں کے حق کے لئے آواز اٹھاتا تھا وہ مزدوروں کے حقوق کے لئے ہر فورم پر ان کی وکالت کرتا تھا۔وکالت ان کا پیشہ ہی نہیں بلکہ ان کا طرز حیات تھا۔

جنوبی پنجاب میں انسانی حقوق کی کسی بھی خلاف ورزی کے لئے قانونی چارہ جوئی کے لئے جو پہلا نام ذہن میں آتا تھا وہ راشد رحمٰن تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ آج اگرچہ پورے جنوبی پنجاب پر نظر ڈالی جائے تو کوئی اور راشد رحمٰن مشکل ہی سے ملے گا اسی کو تو فکری قحط الرجال کہتے ہیں۔

راشد رحمٰن کا جرم کیا تھا وہ توہین رسالت کے الزام میں گرفتار بہاؤالدین یونیورسٹی کے ایک لیکچرار جنید حفیظ کی وکالت کر رہے تھے اور وکیل کا کام وکالت ہی تو ہوتا ہے اور وکیل سے مشورہ اور اپنے مقدمے کی پیروی کے لیے اپنی مرضی کا وکیل مقرر کرنا ہر ملزم کا بنیادی حق بھی تو ہے مزید یہ کہ عالمی سطح پر یہ ایک مانا ہوا اصول ہے کہ الزام چاہے کسی نوعیت کا بھی ہو ملزم کو اس وقت تک بے قصور سمجھا جائے گا جب تک کہ لگائے جانے والے الزام کو استغاثہ شک و شبہ سے بالا تر ثابت نہ کر دے۔ راشد رحمٰن نے اسی عالمی اصول کی پاسداری کرتے ہوئے جنید حفیظ کا مقدمہ لڑنے کا فیصلہ کیا راشد رحمٰن ایک ایسے ملزم کا وکیل تھا جس کے مقدمے کی پیروی کرنے کے لئے جنوبی پنجاب کا کوئی وکیل تیار نہ تھا۔ ہمارے فکری انحطاط کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ سلمان تاثیر کے قتل کے ملزم کی وکالت کے لئے ایک اخباری رپورٹ کے مطابق چار سو سے زائد وکلاء تیار ہو جاتے ہیں اور لاہور ہائی کورٹ کے ایک باریش ریٹائرڈ چیف جسٹس بھی ممتاز قادری کی اپیل میں اس کے وکیل بنتے ہیں، وہاں جنید حفیظ کو اپنے مقدمے کی پیروی کے لیے کوئی ایک وکیل نہیں ملتا۔ اگر ممتاز قادری کا وکیل بننا کوئی جرم نہیں تو جنید حفیظ کا وکیل بننا کیوں جرم ٹھہرا۔ یہ تو ہر ملزم کا بنیادی حق ہے چاہے ملزم ممتاز قادری ہو یا جنید حفیظ۔

عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کے فیصلے ٹھوس شواہد اور دلائل کی روشنی میں کیے جاتے ہیں۔راشد رحمٰن کے مدلل دلائل کا بھلا تاریکی کے پالے اور معاشرے کو جہالت کے گھپ اندھیرے میں لے جانے والے کیسے جواب دے سکتے تھے سو وہ مقدمہ ہار گئے ہیں اور راشد رحمٰن مقدمہ جیت گئے۔آمروں کے پروردہ اور شاہوں کے فتویٰ گر بھلا کیا جانیں۔کہ راشد رحمٰن تو خوشبو ہے اور خوشبو پھول مسل ڈالنے سے ختم نہیں ہوتی۔راشد رحمٰن کے قاتل کوئی ایک فرد یا افراد نہیں ہیں بلکہ ایک سوچ ہے اور ہم نے راشد رحمٰن کے قاتلوں سے حساب نہیں لینا اور نہ ہی ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس کے قاتلوں کو سزائے موت دی جائے، بھلا ہم یہ مطالبہ کر بھی کیسے سکتے ہیں کیونکہ راشد کا ہر مقدمہ زندگیوں میں خوبصورت رنگ بھرنے کے لیے ہوتا کسی کو سزائے موت دلانے کے لیے نہیں۔ ہاں ہمارا یہ مطالبہ ضرور ہے کہ راشد رحمٰن کے اصل قاتل اس سوچ اور جہالت کے خلاف حکومت فوری کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان تمام قوانین پر نظر ثانی کرے جن کے فیصلے قانونی دلائل اور شواہد کی بنیاد پر نہیں بلکہ فوجداری نظام انصاف کے تمام تقاضوں کو بلائے طاق رکھتے ہوئے سڑکوں پر کیے جا رہے ہیں۔ راشد رحمٰن تو اب ہم میں نہیں رہے لیکن ہمارا ان کی روح سے یہ عہد ہے کہ ہم اس کی جلائی ہوئی روشن خیالی کی شمع کی روشنی کو جس کو انہوں نے اپنے خون سے جلا بخشی کبھی مدہم نہ ہونے دیں گے۔

راشد رحمٰن کی سوگوار کر دینے والی موت کے تناظر میں کسی شاعر کا یہ شعر کیسا برمحل اور حسب حال لگتا ہے:

کل ماتم بے قیمت ہوگا آج ان کی توقیر کرو
دیکھیں خون جگر سے کیا کیا لکھتے ہیں افسانے لوگ

> عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کے فیصلے ٹھوس شواہد اور دلائل کی روشنی میں کیے جاتے ہیں۔راشد رحمٰن کے مدلل دلائل کا بھلا تاریکی کے پالے اور معاشرے کو جہالت کے گھپ اندھیرے میں لے جانے والے کیسے جواب دے سکتے تھے سو وہ مقدمہ ہار گئے ہیں اور راشد رحمٰن مقدمہ جیت گئے۔آمروں کے پروردہ اور شاہوں کے فتویٰ گر بھلا کیا جانیں کہ راشد رحمٰن تو خوشبو ہے اور خوشبو پھول مسل ڈالنے سے ختم نہیں ہوتی۔راشد رحمٰن کے قاتل کوئی ایک فرد یا افراد نہیں ہیں بلکہ ایک سوچ ہے اور ہم نے راشد رحمٰن کے قاتلوں سے حساب نہیں لینا اور نہ ہی ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس کے قاتلوں کو سزائے موت دی جائے، بھلا ہم یہ مطالبہ کر بھی کیسے سکتے ہیں کیونکہ راشد کا ہر مقدمہ زندگیوں میں خوبصورت رنگ بھرنے کے لیے ہوتا کسی کو سزائے موت دلانے کے لیے نہیں۔ ہاں ہمارا یہ مطالبہ ضرور ہے کہ راشد رحمٰن کے اصل قاتل اس سوچ اور جہالت کے خلاف حکومت فوری کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان تمام قوانین پر نظر ثانی کرے جن کے فیصلے قانونی دلائل اور شواہد کی بنیاد پر نہیں بلکہ فوجداری نظام انصاف کے تمام تقاضوں کو بالا طاق رکھتے ہوئے سڑکوں پر کیے جا رہے ہیں۔راشد رحمٰن تو اب ہم میں نہیں رہے لیکن ہمارا ان کی روح سے یہ عہد ہے کہ ہم ان کی جلائی ہوئی روشن خیالی کی شمع کی روشنی کو جس کو انہوں نے اپنے خون سے جلا بخشی کبھی مدہم نہ ہونے دیں گے۔

چیلنج

محمد سعید اظہر

ملتان میں چند روز قبل، انسانی حقوق کے سرگرم کارکن راشد رحمان کا قتل ہجوم کے ہاتھوں ’’قانونی فیصلے‘‘ کا تازہ ترین سانحہ ہے۔ اخباری اطلاعات کی مسلسل روایات کے مطابق راشد رحمان کو دھمکی دی گئی تھی۔ راشد رحمان بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی کے پروفیسر جنید حفیظ کے وکیل تھے جسے توہین مذہب کے الزام کا سامنا ہے۔ پورے ضلع ملتان میں ایک برس تک کوئی شخص جنید حفیظ کی بوڑھی والدہ کی تمام ترکوششوں اور تلاش بسیار کے باوجود جنید حفیظ کا مقدمہ لڑنے کو تیار نہ ہوا تھا۔ ملزم نے دفاع کی وکالت سنبھال لی۔ پاکستان میں اقلیتی اور خود بہت سے پاکستانی مسلمان گزشتہ کئی برسوں سے توہین مذہب اور دیگر مقدس عنوانات کے نام پر ہجوم کے نرغے میں اس کے قانونی فیصلوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ شائد بیسیوں دلدوز واقعات کا ریکارڈ پیش کیا جاسکتا ہے۔ مین اسٹریم میں پاکستان پیپلز پارٹی، شاید واحد قومی سیاسی جماعت کہی جاسکتی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے بعد انسانی حقوق کی تنظیمیں، حق گو دانشور اور فہم دین کے علمبردار وہ افراد اور گروہ ہیں جو اس بے رحم جنگ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ہمرکاب ہیں۔ اے این پی اور ایم کیو ایم جیسی جماعتیں بھی انسانی جان و مال کی حرمت وحفاظت کے عمل میں مکمل طور سے شامل ہیں۔ اے این پی تو اپنے بیسیوں سیاسی کارکنوں کے جنازے اٹھا چکی۔ اتوار 18 مئی کو ایوان اقبال لاہور میں اس غیر عادلانہ کلچر پر ایک بے حد حساس سیمینار منعقد ہوا جسے معروف قلمکار حسن جعفر زیدی نے کنڈکٹ کیا۔ شرکاء میں ڈاکٹر مبشر حسن، عائشہ صدیقہ، حسین نقی، وجاہت مسعود، ضمیر آفاقی اور دیگر مقتدر خواتین وحضرات موجود تھے۔ سیمینار پاکستان میں انسانی ضمیر کی ناقابل شکست جرات کا آئینہ دار تھا جس میں اس کلچر کی بنیادوں اور جزئیات کا موضوع بنایا گیا۔

دوبارہ بات پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف لاتے ہیں! جب اس پارٹی ہی کے سینیٹر فرحت اللہ بابر نے سینیٹ میں ایک قرارداد کے ذریعے فوری طور پر ’’قومی کمیشن برائے انسانی حقوق‘‘ کا قیام عمل میں لانے کا مطالبہ کیا تاکہ ’’گمشدہ افراد، ماورائے عدالت قتل، کراچی، بلوچستان اور قبائلی علاقوں سے متعدد افراد کے ذریعے زبردستی اغواء اور گرفتار کرکے غائب کئے جانے والوں کی دادرسی ہوسکے‘‘۔ جناب فرحت اللہ بابر کی بیان کردہ تفصیلات کی روشنی میں ’’نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق کے قیام کے لئے دو سال قبل مئی 2012ء میں قانون منظور ہوا تھا۔ سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی کے افراد، لبرل اور ترقی پسند سوچ رکھنے والوں نے اس قانون کی منظوری کے لئے طویل جدوجہد کی تھی۔ مزید برآں پریس ڈیکلریشن 1993ء کے تحت پاکستان انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے قومی کمیشن بنانے کا پابند تھا۔ کمیشن کے فرائض میں ازخود یا کسی فرد کی درخواست پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور سرکاری یا غیر سرکاری افراد کی جانب

سینیٹر فرحت اللہ بابر نے راشد رحمٰن کا مسئلہ اٹھایا اور کہا ’’اس کیس کی تحقیقات میں ان افراد کو شامل تفتیش کیا جائے جن کے بارے میں راشد رحمٰن نے قتل کی دھمکیاں دینے کا الزام لگایا تھا اور متعلقہ جج اور انتظامیہ کو آگاہ کردیا تھا۔ قاتلوں نے ایک شخص کو نہیں بلکہ منطق، دلیل، لبرل سوچ اور خردافروزی کی علامت کو قتل کیا ہے۔ راشد رحمٰن کو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جن کا اس بات پر ایمان ہے کہ صرف وہی اسلامی تعلیمات کی سوج بھوج رکھتے ہیں اور جو شخص ان کی خودساختہ تشریح سے انحراف کرے وہ واجب القتل ہے۔

سے انسانی بنیادی حقوق کے حوالے سے تحقیقات میں کوتاہی کی تحقیقات کرنا شامل تھا۔ کمیشن کے چیئرمین اور ارکان کی اسامیوں کو بھی مشتہر کیا گیا تھا۔ امیدواروں کے ناموں کو شارٹ لسٹ کرکے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے فروری 2013ء میں کمیشن کے چیئرمین اور ارکان کی تقرری کے لئے سمری وزیراعظم کو بھجوادی تھی۔ مارچ 2013ء میں قائم ہونے والی عبوری حکومت کی غفلت اور جون 2013ء میں قائم ہونے والی نواز شریف کی حکومت آنے کے بعد یہ منصوبہ سرے سے غائب ہوگیا۔ ستم بالائے ستم موجودہ حکومت نے انسانی حقوق کی علیحدہ وزارت کو ختم کرکے اسے وزارت قانون وانصاف میں ضم کردیا جس کی وجہ سے اس کمیشن کا قیام سردخانے کی نذر ہوگیا‘‘۔

اسی تقریر میں سینیٹر فرحت اللہ بابر نے راشد رحمٰن کا مسئلہ اٹھایا اور کہا ’’اس کیس کی تحقیقات میں ان افراد کو شامل تفتیش کیا جائے جن کے بارے میں راشد رحمٰن نے قتل کی دھمکیاں دینے کا الزام لگایا تھا اور متعلقہ جج اور انتظامیہ کو آگاہ کردیا تھا۔ قاتلوں نے ایک شخص کو نہیں بلکہ منطق، دلیل، لبرل سوچ اور خردافروزی کی علامت کو قتل کیا ہے۔ راشد رحمٰن کو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جن کا اس بات پر ایمان ہے کہ صرف وہی اسلامی تعلیمات کی سوھ بوجھ رکھتے ہیں اور جو شخص ان کی خودساختہ تشریح سے انحراف کرے وہ واجب القتل ہے۔ جناب فرحت اللہ بابر نے اپنی بات یہاں ختم کی: ’’راشد رحمان ایڈووکیٹ کا ون دہاڑے قتل اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ مذہبی اختلافات کے حوالے سے جرائم میں ملوث مبینہ ملزمان کو پاکستان میں ’’شفاف ٹرائل‘‘ نہیں مل سکتا۔ مذہبی جنونیوں سے اختلاف رائے کرنے والے افراد کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کردیا جاتا ہے اور ان بدقسمت اور بدنصیب مبینہ ملزمان کو انصاف ملنا تو درکنار ان ملزمان کو صفائی کے لئے وکیل ملنا بھی محال ہو چکا ہے اور بعض اوقات مذہبی شدت پسند افراد متعلقہ عدالت کا گھیراؤ کرکے عدالتی ’’کارروائی‘‘ مکمل کئے بغیر مبینہ ملزمان کو سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنے جنونی مقاصد کے حصول کے لئے عدالتوں کو یرغمال بنالیتے ہیں۔ چند سال قبل اسی طرح کی صورتحال کے دوران لاہور ہائیکورٹ کے جج مسٹر عارف اقبال بھٹی کو شہید کردیا گیا تھا۔ بعض پیشہ ور ’’درخواست گزار‘‘ اپنے ذاتی مقاصد کی تکمیل اور بعض لوگ جو دوسروں کی پراپرٹی پر ناجائز قبضہ کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں اپنے مفادات کے حصول کے لئے پولیس اور میڈیا کے بعض افراد کی مدد سے مذہبی اعتقادات کے حوالے سے جھوٹے مقدمات میں ملوث ملزمان کو سزا دلوانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ میڈیا کے بعض غیر ذمہ دارانہ پروگراموں سے شدت پسندوں کو مسلسل تقویت مل رہی ہے اور ان کے ’’شکار‘‘ ستم زدہ افراد کا ’’شفاف ٹرائل‘‘ کا حق بھی عملاً ختم ہوتا جارہا ہے اور ضلعی سطح پر اور اعلیٰ عدلیہ کی سطح پر بھی مروجہ عدالتی کارروائی جاری رکھنا بھی ناممکن ہو چکا ہے۔ کمزور اور بے سہارا لوگوں اور طبقات کو مقدمات کی کارروائی کے دوران اپنی ’’صفائی‘‘ میں کچھ کہنے کے مواقع بھی کم ہوتے جارہے ہیں۔

بشکریہ روزنامہ جنگ
محمد سعید اظہار کے کالم چیلنج سے اقتباس

چند اچھے انسان!

رؤف کلاسرا

راشد رحمٰن سے آخری ملاقات ملتان میں شاید بارہ برس قبل ہوئی تھی اور اب کبھی نہیں ہوگی۔

1996ء میں ملتان میں نوجوان ایڈووکیٹ راشد رحمٰن سے ملا تو میں نے اپنی زندگی کے جن چند اچھے لوگوں کی فہرست بنائی ہوئی تھی، اس میں اس کا نام بھی لکھ دیا۔

اسی راشد رحمٰن کو اگلے روز ملتان میں ان کے چیمبر میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا کیونکہ وہ بہاؤالدین یونیورسٹی کے ایک لیکچرر کے وکیل تھے جس پر توہین رسالت کا الزام تھا۔ اخباری رپورٹ کے مطابق مخالف وکیل نے ہی جج کے سامنے راشد رحمٰن کو دھمکی دی تھی کہ اگر تم اس کیس سے دستبردار نہ ہوئے تو مارے جاؤ گے۔ چلیں پاکستان میں کوئی تو اپنی زبان کا پکا نکلا اور راشد رحمٰن اگلی پیشی پر پیش ہونے کے لیے زندہ نہیں رہا۔

امریکہ میں راشد رحمٰن کے قتل کی خبر سن کر میرے آنسو بہہ نکلے۔ ملتان کی جدوجہد اور سخت دنوں کی پرانی یادیں حملہ آور ہوئیں۔ راشد رحمٰن بھی برے دنوں کے ساتھیوں میں سے ایک تھا۔

کچھ دن پہلے ہی ارشد شریف کو کہا تھا... یار انسان کی زندگی کا مزہ بس چالیس برس کی عمر تک ہی ہے۔ باقی سب بکواس ہے۔ کلینکل موت تو چالیس پر ہو جاتی ہے، باقی توڑ پھوڑ کا عمل ہے جو اگلے دس بیس برس چلتا رہتا ہے۔ انسانی اعضا جواب دینا شروع کر دیتے ہیں۔ آگاہی اور شعور علیحدہ تنگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ زندگی رک سی جاتی ہے۔ چالیس کے بعد زندگی میں موت کا عنصر بڑھنے لگتا ہے۔ کبھی ماں تو کبھی باپ تو کبھی بڑا بھائی تو کبھی چاچا یا ماموں۔ خاندان کے بعد دوستوں کی باری لگتی ہے تو آپ کو موت اپنے قریب محسوس ہوتی ہے۔ زندگی میں دلچسپی ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ماضی کی یادیں ستانا شروع کر دیتی ہیں اور آپ سنکی ہونے لگتے ہیں۔ چڑچڑاہٹ بڑھ جاتی ہے۔ کسی سے بات کرنے کو جی نہیں چاہتا اور دل چاہتا ہے سردیوں میں کہیں دھوپ میں چارپائی ڈال کر سوئے رہیں۔ گرمیوں میں کسی درخت کے سائے تلے اکیلے گھٹنوں کرسی ڈال کر خالی نظروں سے آسمان کو تکتے رہیں... رہی سہی کسر بچوں کے بڑے ہونے سے پوری ہو جاتی ہے۔ اپنی محبتوں اور دوستوں کو مرتے دیکھ کر کون کب تک زندہ رہ سکتا ہے۔ بالآخر یہ جذباتی توڑ پھوڑ ایک دن آپ کو قبر میں اتار دیتی ہے۔

عمر کے وہی پہلے چالیس برس ہی ہیں جو ہم خوشی خوشی جیتے ہیں۔ باقی کے برس تو موت کی طرف کا ایک سفر ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہمیں طے کرنا ہے۔

راشد رحمٰن سے نہ ملا ہوتا تو شاید میں زندگی میں انسانی حقوق کے معنی سے روشناس نہ ہوتا اور نہ ہی انسانوں کا دکھ محسوس کرتا۔ راشد رحمٰن سے پہلی ملاقات میں ہی میں ان کا گرویدہ ہو گیا تھا۔ چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ، ایک خوبصورت شخصیت کا مالک نوجوان، آواز میں ایک خاص کھنک... جس کے چہرے پر جتنی شگفتگی اور محبت تھی وہ اندر سے اتنا ہی فولادی تھا۔ کمزور انسانوں کے دفاع کے لیے وہ کسی سے بھی ٹکرا سکتا تھا۔

میں نے نیا نیا ڈان اخبار جوائن کیا تھا کہ مجھے اسٹوریز کی تلاش راشد رحمٰن تک لے گئی۔ پتہ چلا وہ آئی اے رحمٰن کے بھتیجے تھے اور انسانی حقوق کمیشن ملتان کے سربراہ بھی تھے۔ ان کے دفتر میں جہاں اچھی چائے ملتی، وہیں گپ شپ اور انسانوں کے ساتھ ہونے والے بدترین سلوک کی کہانیوں کا پتہ بھی چلتا رہتا۔ ان کے پاس سرائیکی علاقے میں ہونے والے ہر ظلم، ہر ستم کا

راشد رحمٰن کو علم تھا کہ ہمارے معاشرے میں طاقتور کی اپنی زبان اور اپنا انصاف ہوتا ہے۔ وہ اچھے انسانوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے وکالت کا پیشہ دولت کمانے کے لیے اختیار نہیں کیا تھا۔ میں خود گواہ ہوں کہ انہوں نے کتنے مظلوموں کی مدد کی۔ ان کے مفت مقدمات بھی لڑتے اور الٹا اپنی جیب سے انہیں کرایہ دے کر گاؤں واپس بھیجتے۔

ریکارڈ موجود تھا۔ عورتوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں اور تشدد کی وہ ایک علیحدہ فائل رکھتے اور ہر سال جب میں نے خواتین کے عالمی دن پر کوئی اسٹوری دینی ہوتی تو وہ مجھے فائل تھما دیتے۔

راشد رحمٰن کے بڑوں نے ہندوستان سے ہجرت کے بعد کراچی یا لاہور کی بجائے ملتان میں رہنے کو کیوں ترجیح دی؟ اس سوال کا جواب راشد کے پاس تو نہ تھا کیونکہ وہ پاکستان بننے کے بعد پیدا ہوئے تھے، تاہم وہ رویوں سے پورے ملتانی تھے۔ ان کے والد اشفاق احمد خان بھٹو دور میں ویت نام کے سفیر رہے۔ اگرچہ وہ شستہ اور خوبصورت اردو بولتے لیکن ہمارے ساتھ سرائیکی بھی بولتے کہ کہیں یہ نہ محسوس ہو کہ ملتان رہتے ہوئے بھی ملتانی زبان اور تہذیب سے آشنائی نہ کی۔

راشد رحمٰن کو علم تھا کہ ہمارے معاشرے میں طاقتور کی اپنی زبان اور اپنا انصاف ہوتا ہے۔ وہ اچھے انسانوں کی اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے وکالت کا پیشہ دولت کمانے کے لیے اختیار نہیں کیا تھا۔ میں خود گواہ ہوں کہ انہوں نے کتنے مظلوموں کی مدد کی۔ ان کے مفت مقدمات بھی لڑتے اور الٹا اپنی جیب سے انہیں کرایہ دے کر گاؤں واپس بھیجتے۔

میں جوں جوں راشد رحمٰن کے قریب ہوتا گیا محسوس ہوا کہ مجھے اپنی فہرست میں ایک اور اچھے انسان کا اضافہ کر لینا چاہیے۔ ایک دن میں نے کہا، کراچی جانا ہے۔ میں ایک رپورٹ پر کام کر رہا تھا۔ بولے، چلو چلتے ہیں۔ میرے اپنے کئی عزیز وہیں ہیں۔ ان سے بھی ملاقات ہو جائے گی، میں نے کہا، لیکن میرے پاس تو کراچی میں رہنے کو جگہ نہیں اور نہ ہی کسی کو جانتا ہوں۔ بولے، چلو یار یہ بھی کوئی بات ہے۔ انہوں نے خود ہی کراچی کی دو ٹکٹیں منگوائیں۔ میں نے کرایہ دینا چاہا تو بولے: مجھے پتہ ہے تمہیں ڈان سے ابھی چھ سو روپے ماہانہ ملتے ہیں جو بہت کم ہیں۔ جب آ جائیں گے تو لے لوں گا۔ ملتان سے ٹرین پکڑی اور اگلے دن کراچی اپنے عزیز پروفیسر توصیف احمد خان کے گھر لے گئے۔ اپنی بہن کو بتایا کہ رؤف نے یہیں رہنا ہے۔ مجھے ایک علیحدہ کمرہ دے دیا گیا اور میں کئی دن ان کے ساتھ ان کی بہن کے گھر رہا۔ توصیف احمد خان جو کراچی یونیورسٹی میں جرنلزم کے پروفیسر تھے، نے میرے لیے ایک بندہ ڈھونڈا جو مجھے کراچی کے ان علاقوں میں لے گیا جہاں ہندوؤں کے گھروں کو جلایا گیا تھا۔ میری رپورٹ مکمل ہوئی تو میں نے کہا واپس ملتان چلیں۔ ہنس پڑے اور کہا بھائی اب اکیلے ہی جانا ہوگا۔ اب میں کچھ دن بہن کے گھر ٹھہروں گا۔ میں نے رپورٹ لکھنی تھی، اس لیے ملتان لوٹ گیا۔

کراچی کا یہ سفر ہم دونوں کو مزید قریب لے آیا اور اب تقریباً روزانہ ان کے دفتر میں ملاقاتیں ہونے لگیں۔ میں نے پہلی دفعہ محسوس کیا کہ اپنے جیسے کمزور انسانوں کے ساتھ کھڑا ہونا کتنا بڑا کام تھا۔

مجھے اب بھی یقین ہے جب راشد رحمٰن کو قتل کرنے کے لیے قاتل اس کے چیمبر میں گھسے ہوں گے تو وہ ہرگز نہیں گھبرائے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے قاتل کی انگلیاں ایک بہادر اور انسان دوست راشد رحمٰن کو مارتے ہوئے کانپ گئی ہوں لیکن راشد رحمٰن ہرگز نہیں ڈرا ہوگا۔

مرنا سب نے ہے۔ اس نے بھی مرنا ہے جس نے راشد رحمٰن کو قتل کیا ہے لیکن ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے جو دوسروں کے لیے مرنے کا حوصلہ رکھتے ہوں اور اپنے بچوں کو یتیم کر جائیں۔ راشد رحمٰن اپنے نظریات اور انسان دوستی کے نام پر قتل ہوا... وہ دوسروں کے لیے جیا اور دوسروں کے لیے ہی مرا۔ راشد رحمٰن کا نام میری اس فہرست میں تھا جس میں، میں نے A few good men کے نام لکھ چھوڑے ہیں۔

پتہ نہیں کیوں، مجھے ایسا لگتا ہے قاتل کو اپنے اوپر گولیاں برساتے دیکھ کر انسان دوست راشد رحمٰن یقیناً مسکرایا ہوگا اور بہتے سرخ لہو کو دیکھ کر اپنے سفاک قاتل سے بھی اسے ہمدردی محسوس ہوئی ہوگی۔ اگر اس کا قاتل پکڑا بھی جاتا اور ملتان میں راشد رحمٰن کو قتل کرنے کے جرم کا دفاع کرنے کے لیے اسے کوئی وکیل نہ ملتا اور راشد رحمٰن کا اپنی قبر میں سے بھی بس چلتا تو وہ اپنے اس قاتل کا خود ہی وکیل بن جاتا...

جی ہاں میری ''A few good men'' کی اس فہرست کا راشد رحمٰن نام کا کردار اسی طرح کا ایک انسان ہی تھا!

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

زمان خان

ساتھی راشد رحمان کے قتل کے بارے میں مختلف دانشور مختلف نقطہ نظر اور مختلف پہلوں سے لکھ رہے ہیں اور لکھتے رہیں گے۔ کچھ ذاتی تعلق کے حوالے سے لکھ رہے ہیں، کچھ سماجی اور ثقافتی حوالے سے، کچھ سیاسی حوالے سے، کچھ قانون اور کچھ انسانی حقوق کے حوالے سے لکھ رہے ہیں۔ ہر ایک کا اپنا اپنا نقطہ نظر ہے اور ہر ایک کو اس سانحہ پر اپنے اپنے حوالے سے لکھنے کا مکمل حق ہے۔

میں کیونکہ اس سارے تجربہ سے خود گزرا ہوں اس لئے میرا بھی ایک نقطہ نظر ہے اور میں اس سارے واقعہ اور سانحہ کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھنے اور سمجھنے کو کوشش کروں گا۔

جب میں نے راشد کے قتل کے بارے میں سنا تو میری آنکھوں کے سامنے ساتھی نعمت احمر کی تصویر گھوم گئی جسے دن دیہاڑے لائکپور (فیصل آباد) کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں لوگوں کی موجودگی میں نہ صرف قتل کیا گیا بلکہ اس کی لاش کے ٹکڑے بھی کیئے گئے۔ پھر مجھے پنجاب کے گورنر سلمان تاثیر کا قتل یاد آ گیا جس کو اس کے اپنے ہی گارڈ نے قتل کر دیا تھا۔

ساتھی راشد رحمان کا قتل یقیناً نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کی انسانی حقوق کی تحریک کے لئے ایک نا قابل تلافی نقصان ہے۔ اس کی کئی وجوحات ہیں مگر سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ راشد رحمان کا شمار ان چند لوگوں میں ہوتا تھا جو دنیا بھر میں انسانوں کو ان کے حقوق دلوانے کی جدوجہد کے ہراول دستہ میں شامل تھے۔ جنہیں donors آجکل محافظین کہتے ہیں ۔

راشد رحمان اصل میں ان نظریات اور قبیلہ کا تسلسل تھا جو نسلوں سے افتادگان خاک کے حقوق کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور ان میں سے کئی لوگوں نے نہ صرف قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں بلکہ ان کو اپنے آدرش کے لئے جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ اکثریت کا تعلق گمنام سپاہیوں سے ہے۔ راشد کا تعلق بھی عشق بلا خیز کے قافلہ سخت جان سے تھا لہٰذا اس کا انجام بھی اپنے اکابرین سے مختلف نہیں ہونا تھا۔

حقوق کے لئے جدوجہد کی تاریخ تو صدیوں پر محیط ہے اور اسے بیان کرنے کے لیے سینکڑوں کتابیں درکار ہیں اس لیے بہتر ہوگا کہ برصغیر اور صرف پاکستان کی بات کی جائے۔

انگریزوں سے برصغیر کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والے راج کے سب سے بڑے دشمن اور غدار ٹھہرے اور ان کا مقام دار ورسن تھا۔

> راشد رحمان کا تعلق کیونکہ ایک ایسے گھرانے سے تھا جنہوں نے ہمیشہ عوامی سیاست کی لہٰذا راشد نے جب ہوش سنبھالا تو ان کا سامنا ایسی روایات سے تھا جن میں پسے ہوئے اور مظلوم طبقات کے حق کے لیے جدوجہد کرنا بنیادی جزو ایمان تھا۔

انسانوں کی مختلف ممالک، نسلوں، ذاتوں اور طبقوں میں تقسیم ماضی قریب کی بات ہے اور اس کا تعلق انسانوں کو ان کے بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھنے کے عمل کے ساتھ ہے۔

ریاست کے بارے میں مختلف سیاسی فلسفی مختلف توجیحات پیش کرتے ہیں مگر مجھے آج بھی ریاست کے بارے میں مارکسی نقطہ نظر حقیقت کے قریب نظر آتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج کی ریاست صرف ان لوگوں کے مفادات اور زندگی کی حفاظت کرتی ہے جو ملک کے وسائل پر قابض ہیں۔ اگر مزدور اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں تو پولیس ان کو دبانے کے لیے گولی چلانے اور ان کا قتل عام کرنے سے بھی نہیں گھبراتی ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں ہمارے گاؤں اور دیہاتوں میں ایک طرح کی غلامی موجود ہے۔ جہاں نہ صرف کسان ان کا غلام ہوتا ہے بلکہ اس کا سارا خاندان آقا کی ہر طرح سے خدمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

راشد رحمان کا تعلق کیونکہ ایک ایسے گھرانے سے تھا جنہوں نے ہمیشہ عوامی سیاست کی لہٰذا راشد نے جب ہوش سنبھالا تو اس کا سامنا ایسی روایات سے تھا جن میں پسے ہوئے اور مظلوم طبقات کے حق کے لیے جدوجہد کرنا بنیادی جزو ایمان تھا۔

راشد رحمان نے جب قانون کا امتحان پاس کیا تو اس زمانے میں کمیشن جبری مشقت (بھٹہ مزدوروں) کے خلاف جدوجہد کر رہا تھا۔ لہٰذا راشد نے بھی اسی کام کو آگے بڑھایا۔ یہ اس زمانے کا سب سے مشکل کام تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ زیادہ تر بھٹہ مالکان ممبران اسمبلی کے تھے، اور وہ بھٹہ پر کام کرنے والوں کو غلاموں کی طرح برتاؤ کرتے تھے پھر پولیس اور انتظامیہ کا رویہ بھی یا آپ سوچ سمجھ لیں کہ یہی کہ بھٹہ مزدور اسی غیر انسانی برتاؤ کے مستحق ہیں۔ پھر اس نے بچوں، مذہبی اقلیتوں اور خواتین کے حقوق کے لیے بھی انتھک جدوجہد کی۔

ایک زمانہ تھا کہ ہمارا سرمایہ دار اپنی فیکٹری میں یونین بنانے کو سب سے بڑا عذاب سمجھتا تھا اور اس کے راستہ میں ہر طرح کی رکاوٹ ڈالتا تھا اس نے مزدوروں کو ڈرانے دھمکانے کے لئے غنڈے بھی پال رکھے تھے جنہوں نے کئی مزدور رہنماؤں کو ہماری زندگی میں قتل بھی کیا پھر پولیس ہر وقت مزدوروں کو دبانے کے لئے تیار رہتی تھی اور مزدوروں کے خلاف گولی چلانے سے بھی نہیں ہچکچاتی تھی۔

عوام دشمن اور مذہبی انتہا پسندوں کے پاس دلیل نہیں ہے اس لیے وہ تشدد کا راستہ اپناتے ہیں۔ یہ

بزدلی اور کمینگی کا راستہ ہے۔مگر تاریخ بتاتی ہے کہ ظالموں اور عوام دشمن عناصر نے ہمیشہ اس راستہ کو اپنایا ہے اور اس طرح سے عوام پر اپنا نظریہ ٹھونسنے کی کوشش کی ہے۔مگر تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ ہمیشہ اس میں ناکام رہے ہیں۔

چند سال پہلے جب پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ کے گورنر سلمان تاثیر کو شہید کیا گیا تو ہم نے دیکھا کہ حکومت وقت کی موقع پرستی اور خوف کی وجہ سے ان کا جنازہ گورنر ہاؤس میں پڑھایا گیا اور اس میں گنتی کے بہادر لوگ شامل ہوئے تھے مگر میں سلام پیش کرتا ہوں ملتان کے لوگوں کو کہ ان کی بہت بڑی تعداد نے راشد رحمان کے جنازہ میں شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ مذہبی جنونیوں، انتہا پسندوں کے خلاف ہیں اور وہ راشد رحمان کے مشن کے ساتھ ہیں۔میری نظر میں آج کے پاکستان میں یہ انسان دوستی کی سب سے بڑی فتح ہے اور یہ حقوق کی جنگ میں ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ آج بدقسمتی سے پاکستان کی ریاست میں عدلیہ، انتظامیہ اور عوام کا ایک مخصوص طبقہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اگر کسی پر 'توہین رسالت' کا الزام لگتا ہے تو قانونی بھول بھلیوں میں نہیں پڑنا چاہیے۔الزام سچا ہے یا جھوٹا، انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسے قتل کرنا عین اسلام ہے اور جو کوئی ایسے شخص کو حصول انصاف میں مدد فراہم کرتا ہے یعنی اس کا وکیل بننے کی جسارت کرے وہ بھی قابل گردن زدنی ہے۔

راشد کا قصور یہ تھا کہ وہ پاکستان کے قانون اور دستور کے مطابق انصاف کے سارے تقاضے پورے کرنا چاہتا تھا جسے انگریزی میں کہتے ہیں fair trail۔یعنی ہر ایک کو انصاف ملنا چاہیے اور one is innocent unless prove quilty۔

وہ تو ریاست کی طرف سے جبری طور پر گمشدہ لوگوں (بشمول مذہبی انتہا پسند) کے لئے بھی انصاف مانگتا تھا۔اس سے پہلے مرکزی وزیر شیریں رحمان پر توہین رسالت کا الزام لگا تھا تو راشد ہی نے اس کی وکالت کی تھی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جیل میں جب جج صاحب کے سامنے وکیلوں نے راشد رحمان کو دھمکی دی کہ وہ ملزم کے کیس کی پیروی کرنے سے دستبردار ہوجائے ورنہ نتائج بھگتنے کے لیے تیار ہو جائے۔ مخالف وکلا اپنے ساتھ غیر متعلقہ لوگوں کو بھی اپنے ساتھ جیل میں لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔تب جج صاحب نے اس پر کیا کیا۔

کیا عزت ماب چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ جج صاحب سے یہ پوچھنا مناسب سمجھیں گے کہ انہوں نے راشد رحمان کی شکائت پر کیا ایکشن لیا...... یا یہ کہا

چند سال پہلے جب پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ کے گورنر سلمان تاثیر کو شہید کیا گیا تو ہم نے دیکھا کہ حکومت وقت کی موقع پرستی اور خوف کی وجہ سے ان کا جنازہ گورنر ہاؤس میں پڑھایا گیا اور اس میں گنتی کے بہادر لوگ شامل ہوئے تھے مگر میں سلام پیش کرتا ہوں ملتان کے لوگوں کو کہ ان کی بہت بڑی تعداد نے راشد رحمان کے جنازہ میں شرکت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ مذہبی جنونیوں، انتہا پسندوں کے خلاف ہیں اور وہ راشد رحمان کے مشن کے ساتھ ہیں۔

جا سکتا ہے کہ قانون اندھا ہوتا ہے۔اب یہ سوال بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ جب خادم اعلیٰ پنجاب چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف کے علم میں یہ بات آئی کہ راشد رحمان کی جان کو خطرہ ہے تو اسے تحفظ فراہم کرنے کے لئے انہوں نے کیا احکامات فرمائے اور پولیس نے ان پر کیا عمل کیا۔

مجھے اپنے ذاتی تجربہ سے پتہ ہے کہ پولیس اور انتظامیہ ایسے معاملات میں اگر مذہبی انتہا پسندوں کو کھلی امداد فراہم نہیں کرتی تو جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

راشد رحمان کا کیا قصور تھا؟ اس کا سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ وہ پاکستان کے عوام کو ان کے حقوق دلوانے کے لیے دن رات جدوجہد کرتا تھا اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کے خطرے کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔راشد ایک ایسے علاقے میں کام کرتا تھا جو جاگیرداری کا گڑھ ہے۔ جہاں انسان کو انسان نہیں سمجھا جاتا۔مجھے یاد ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جب راشد رحمان کو سپریم کورٹ کا لائسنس ملا تو وہ بہت خوش تھا اور ساتھیوں کے لیے مٹھائی کا ایک ٹوکرا لایا۔راشد رحمان ایک بہت ہی ہنس مکھ، اور مرنجان شخص تھا، اس میں بہت خوبیاں تھیں۔وہ بہت اچھا فنکار تھا اس میں بہت حس مزاح تھی اسے طنز پر بھی ملکہ حاصل تھا۔

پروفیسر جنید حفیظ پر تضحیک مذہب کا الزام لگا تو اس کو کوئی وکیل نہیں مل رہا تھا۔راشد نے ان حالات میں اسے اپنی پیشہ وارانہ خدمات پیش کیں۔ یہ راستہ موجودہ حالات میں مقتل کا راستہ تھا۔ وہ اس انجام سے باخبر تھا۔وہ اپنے قتل سے چند دن پہلے لاہور آیا تو اس سے جب سینئر ساتھیوں نے دھمکی کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ اس کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔مجھے بھی اس نے ہنس کر یہی جواب دیا۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کب تک پسماندہ اور مظلوم طبقات کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والے جانوں کا نذرانہ پیش کرتے جائیں گے!اس بارے میں دو نقطۂ نظر پائے جاتے ہیں۔ایک یہ کہ پرامن جدوجہد کی جائے اور تشدد کے جواب میں عدم تشدد کے فلسفہ پر عمل کیا جائے اور اپنے عمل، کردار اور قربانیوں سے دشمن کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا جائے اسے اخلاقی طور پر شکست دی جائے۔دوسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ عوام کو ان کے حقوق کا شعور دلایا جائے، بیدار کیا جائے۔تاکہ وہ جدوجہد کے لیے منظم ہوں اور آخر ایک دن آئے کہ وہ 'دست قاتل کو جھٹک دیں'۔اب عقل مند یہ کہیں گے کہ ایسے موقع پر پسپائی اختیار کرنا دانشمندی ہے۔مگر میری نظر میں بعض راستوں پر جب آپ چل پڑتے ہیں تو اس میں واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہوتا آپ صرف آگے ہی جا سکتے ہیں خواہ اس میں آپ کی جان ہی چلی جائے۔

راشد نے عزت اور وقار کا راستہ اختیار کیا اور جان کی قربانی دے کر اہل وفا کا بھرم رکھ لیا اور امر ہو گیا۔

راشد رحمان: خطرات اور خوف کے خلاف جرات کی علامت

زوفین ابراہیم

گزشتہ ماہ کے اوائل میں صوبہ پنجاب کے شہر ملتان سے تعلق رکھنے والے انسانی حقوق کے وکیل کو دھمکی دی گئی کہ وہ اگلی سماعت پر حاضر نہیں ہوں گے کیونکہ وہ زندہ نہیں رہیں گے۔ ان کو دھمکی دینے والوں۔ درخواست گزار کے وکیل ذوالفقار سندھو اور دیگر دو وکیلوں۔ نے تضحیک مذہب کے مقدمے کی سماعت کے دوران جج کے سامنے دھمکی آمیز بیانات دیئے۔

7 مئی کو راشد رحمان ایک اور وکیل کے ساتھ اپنے دفتر میں بیٹھے تھے کہ رات ساڑھے آٹھ بجے دو افراد ان کے دفتر میں داخل ہوئے اور ان پر فائرنگ کردی۔ ہسپتال پہنچنے پر ان کی موت کی تصدیق کردی گئی جبکہ دیگر دو افراد گولیاں لگنے سے شدید زخمی ہوگئے۔

راشد رحمان پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے علاقائی کوآرڈینیٹر تھے اور وہ تضحیک مذہب کے ملزم ملتان کی بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے لیکچرار کی نمائندگی کررہے تھے۔ موخرالذکر پر چند طلباء نے گزشتہ سال مارچ میں نبی کریمؐ کے خلاف توہین آمیز کلمات استعمال کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔

ایچ آر سی پی اب تک اپنے چھ اراکین سے محروم ہوچکا ہے، ان میں سے پانچ ۔۔نعیم صابر 2011ء، صدیق عیدو 2011، زرطیف آفریدی 2011، احمد جان بلوچ 2013 اور راشد رحمان 2014 کو فرائض کی انجام دہی کے دوران قتل کیا گیا۔ چھٹے مقتول ملک جرار حسین 2013 فرقہ واریت کا نشانہ بنے۔ ان واقعات میں ملوث کسی بھی شخص کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ انتہا پسندوں کی جانب سے ردعمل کا خوف ایک واضح امر ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایچ آر سی پی کی چیئرپرسن زہرہ یوسف نے انڈیکس سے بات کرتے ہوئے کہا کہ: ''راشد رحمان کو ملتان ڈسٹرکٹ جیل میں منعقد کردہ عدالت میں پہلی حاضری پر جج کے سامنے دھمکی دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ سکیورٹی خدشات کے باعث سماعت کا انعقاد جیل کے اندر کیا جارہا تھا''۔

سماعت سے واپسی پر راشد رحمان نے پولیس اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کو تحریری طور پر شکایات کی تھی اور اس کی نقول سول سوسائٹی کی تنظیموں کو بھی فراہم کی تھیں۔ انہوں نے ایکسپریس ٹریبون کو یہ بھی بتایا تھا کہ پانچ افراد انہیں مسلسل دھمکیاں دے رہے تھے اور انہیں مقدمے سے دستبردار ہونے کو کہہ رہے تھے۔ زہرا یوسف کا کہنا تھا کہ ایچ آر سی پی نے اپنے 10 اپریل کو جاری کردہ بیان میں حکام کی توجہ اس مسئلے کی جانب دلائی تھی۔ لیکن اس حوالے سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی''۔

اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے ایک معروف ماہر تعلیم اور امن کے کارکن اے ایچ نیئر کے مطابق؛ یہ اس لحاظ سے ایک غیر معمولی واقعہ ہے کہ قاتلوں کی شناخت واضح ہے۔ انہوں نے انڈیکس کو بتایا کہ اگرچہ حملہ آوروں کی شاید شناخت نہ ہوسکے تاہم مقتول نے دھمکی

> اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے ایک معروف ماہر تعلیم اور امن کے کارکن اے ایچ نیئر کے مطابق؛ یہ اس لحاظ سے ایک غیر معمولی واقعہ ہے کہ قاتلوں کی شناخت واضح ہے۔ مقتول نے دھمکی دینے والوں کا نام لے کر ان کی نشاندہی کی تھی۔

دینے والوں کا نام لے کر ان کی نشاندہی کی تھی۔

نیئر واضح طور پر برہم دکھائی دیتے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ اگر حکومت انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہی تو پھر اس معاملے کو مہذب دنیا میں لے جانا چاہئے۔ ''ہم دیگر ممالک کی پارلیمنٹ سے رجوع کریں گے کہ وہ اس معاملے کا نوٹس لیں، حکومت پاکستان سے احتجاج کریں اور پاکستان سے قطع تعلق کرنے کی دھمکی بھی دیں۔

ڈان اخبار نے خبر شائع کی کہ ملتان میں نامعلوم افراد نے وکلاء کے چیمبرز میں پمفلٹ تقسیم کئے جن میں یہ کہا گیا تھا کہ راشد رحمان کو اپنے کئے کی سزا ملی کیونکہ انہوں نے تضحیک مذہب کا ارتکاب کرنے والے شخص کو بچانے کی کوشش کی تھی۔ پمفلٹ میں کہا گیا کہ: ''ہم تمام وکلاء کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ ایسے مقدمات کا دفاع سوچ سمجھ کر کریں''۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سابق جنوبی ایشیائی محقق انجلیکا پاٹھک نے کہا کہ وکلاء اور ججوں کو ماضی میں بھی تضحیک مذہب کے مقدمات کی پیروی کے حوالے سے مشکلات کا سامنا رہا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ایسے مقدمات کی پیروی کرتے وقت پہلے سے زیادہ ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کریں گے اور انہیں کون موردالزام ٹھہرا سکتا ہے؟

انہوں نے انڈیکس کو ای میل کے ذریعے بتایا کہ: ''نہ صرف مبینہ مجرموں بلکہ ان کا ساتھ دینے والوں کو بھی انتہا پسند عناصر کی جانب سے تشدد کی دھمکیوں، تشدد اور حتیٰ کہ خلاف قانون قتل کا بھی سامنا کرنا پڑا، چاہے وہ وکیل ہوں، ان کے اہل خانہ ہوں یا پھر ان کی اپنی برادری کے افراد ہوں، جبکہ ریاست نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ پاٹھک کے خیال میں، تضحیک مذہب کا جھوٹا الزام عائد کرنے والوں اور تشدد کا ارتکاب کرنے والوں کو حاصل سزا سے استثنیٰ پاکستان میں تضحیک مذہب کے قوانین کے غلط استعمال کا سب سے بڑا سبب ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان قوانین کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے جو پہلا اقدام کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ تضحیک مذہب کا جھوٹا الزام عائد کرنے کو بھی ایک جرم قرار دے۔ لیکن پاٹھک کے مطابق اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ پاکستان کو ان قوانین کے خاتمے پر غور کرنا چاہئے کیونکہ وہ نہایت غیر واضح ہیں، جرم کے مقصد کا واضح طور پر حوالہ نہیں دیتے اور یہ پاکستان کے بین الاقوامی عہدوپیماں سے متصادم ہیں جن کی پاسداری کا وعدہ پاکستان نے شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی میثاق (آئی سی سی پی آر) کی توثیق کے وقت کیا تھا۔

پاٹھک نے نشاندہی کی کہ آئی سی سی پی آر کی توثیق کا مطلب یہ تھا کہ ملکی قوانین کو بین الاقوامی معیار سے ہم آہنگ کیا جائے گا اور یہ عنصر پاکستان میں واضح طور پر ناپید تھا، نہ صرف تضحیک مذہب کے قوانین کے حوالے سے بلکہ دیگر متعدد قوانین کے حوالے سے بھی۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ انڈیکس)

☆☆☆

کاری، کارو کے شکار

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور ''جہد حق'' کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی جانے والی رپورٹوں کے مطابق 27 اپریل سے 20 مئی تک 26 افراد کو کارو کاری کا الزام میں قتل کر دیا گیا۔ جن میں 20 خواتین اور 6 مرد شامل ہیں۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	آلہ واردات	ملزم کا متاثرہ عورت / مرد سے تعلق	مقام	واقعہ کی بظاہر کوئی وجہ	ایف آئی آر درج / نہیں	ملزم گرفتار / نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن / اخبار
27اپریل	امام خاتون	خاتون	۔	شادی شدہ	جان علی شبانی	بندوق	شوہر	گوٹھ کچلو جاکرانی ضلع کشمور		درج	۔	روزنامہ کاوش
28اپریل	بائی پتافی	خاتون	۔	شادی شدہ	اللہ ورایو پتافی	گلا دبا کر	شوہر	گوٹھ سونو پتافی، میر پور ماتھیلو ضلع گھوٹکی		درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
یکم مئی	سکینہ	خاتون	45برس	شادی شدہ	وسیم شیخ	بندوق	بیٹا	روہڑی ضلع سکھر		درج	۔	روزنامہ کاوش
2 مئی	شہمران دستی	خاتون	۔	شادی شدہ	عبدالنبی دستی	بندوق	چچا	گوٹھ ملان کبڑ دستی		درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
4 مئی	حنیفاں	خاتون	۔	شادی شدہ	گل محمد ابڑو	بندوق	شوہر	گوٹھ درڑ وصالح پٹ ضلع سکھر		درج	۔	روزنامہ کاوش
4 مئی	کامران کھوکھر	مرد	22برس	۔	عرفان علی کھوکھر	بندوق	کزن	انجینئرنگ کالج، لاڑکانہ، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
5 مئی	گل بانو	خاتون	25برس	شادی شدہ	غلام رسول، خادم، پرویز	بندوق	دیور	ضلع جیکب آباد		درج	۔	روزنامہ کاوش
7 مئی	صحت خاتون	خاتون	۔	شادی شدہ	وزیر مزاری	گلا دبا کر	دیور	گوٹھ فوج علی مزاری		درج	۔	روزنامہ کاوش
8 مئی	نازل خاتون	خاتون	40برس	شادی شدہ	راجا جونیجو	بندوق	رشتیدار	گوٹھ دودو جونیجو ضلع لاڑکانہ		درج	۔	روزنامہ کاوش
8 مئی	گل محمد جتوئی	مرد	42برس	غیر شادی شدہ	راجا جونیجو	بندوق	۔	گوٹھ دودو جونیجو، گاہیجہ، شکارپور، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
9 مئی	سبحان خاتون	خاتون	۔	شادی شدہ	صدیق مہر	بندوق	بھائی	گوٹھ ورایو مہر ضلع شکار پور		درج	۔	روزنامہ کاوش
9 مئی	راضل پتافی	خاتون	۔	شادی شدہ	امداد پتافی	بندوق	بیٹا	اشرف آباد، یارولنڈ، میر پور ماتھیلو، گھوٹکی	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
11 مئی	پری کھوسو	خاتون	برس45	شادی شدہ	نادر کھوسو	بندوق	بیٹا	گوٹھ علی حسن کھوسو ضلع نوشہرو فیروز		درج	۔	روزنامہ کاوش
11 مئی	کریماں	خاتون	برس45	شادی شدہ	غلام رسول	چاقو	شوہر	ملکانی شریف ضلع		درج	۔	روزنامہ کاوش
12 مئی	سکینہ پتافی	خاتون	۔	شادی شدہ	جلیل احمد پتافی	بندوق	خاوند	نزد روہڑی، سکھر، سندھ	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
13 مئی	گل بانو	خاتون	40برس	شادی شدہ	محمد علی لانگاہ	بندوق	شوہر، سسر	ضلع لایک آباد		درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
13 مئی	سکندر دشتی	مرد	36برس	شادی شدہ	محمد علی لانگاہ	بندوق	۔	شیدی محلّہ جیکب آباد، سندھ	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
14 مئی	زبیر رڑو	مرد	۔	شادی شدہ	۔	بندوق	۔	سون واہ، شکار پور، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
16 مئی	سہنو خان	خاتون	25برس	۔	صوبو لیرڑوانی	بندوق	چچا	گوٹھ علی محمد لیروانی۔ گڑھی خیرو ضلع لاڑکانہ		درج	۔	روزنامہ کاوش
17 مئی	سامانی	خاتون	۔	شادی شدہ	محمد صدیق مسرک	بندوق	بھائی	بکیرا شریف ضلع ٹنڈوالہیار		درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
18 مئی	منظوراں	خاتون	۔	شادی شدہ	رانو پنہیار	بندوق	شوہر	گوٹھ لائین پرانی ضلع کشمور		درج	۔	روزنامہ کاوش
18 مئی	بختاور	خاتون	۔	غیر شادی شدہ	امام علی ابڑو	بندوق	ماموں	ضلع شکار پور		درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
18 مئی	وقار بھٹوی	مرد	19برس	۔	ام علی ابڑو	خاتون	ہمسایہ	لاڑائی محلّہ، شکار پور، سندھ	۔	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
18 مئی	وزیراں رند	خاتون	34برس	شادی شدہ	خادم حسین رند	لاٹھی	کزن	بستی نمبر 3 کوٹری، جامشورو، سندھ	۔	درج	۔	روزنامہ کاوش
19 مئی	ریشمان سولنگی	خاتون	۔	شادی شدہ	سدیر احمد	کلہاڑی	شوہر	گوٹھ ولی محمد مری۔ کوٹ لالو ضلع		درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
20 مئی	قادر مزاری	مرد	40	شادی شدہ	نزاکت مزاری	بندوق	مقامی	اوباڑو ضلع گھوٹکی		درج	۔	روزنامہ کاوش

بچے

کمسن بچی کے ساتھ جنسی تشدد

قصور تھانہ صدر کی حدود میں علاقہ نور پور میں ایک 15 سالہ بچی کو ایک مذہبی پیشوا اور اس کے ساتھیوں نے مبینہ طور پر زیادتی کا نشانہ بنایا۔ پولیس کے مطابق بچی کے والدین علاج کے لئے بچی کو پیر کے پاس لے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ بچی پر آسیب کا سایہ تھا اور وہ آسیب اتارنے کے لیے بچی کو اس کے پاس چھوڑ کر گئے تھے۔ نشانہ بننے والی بچی کو قریبی ہسپتال منتقل کر دیا گیا جبکہ پولیس نے جعلی پیر کو گرفتار کر لیا ہے۔

(انگریزی سے ترجمہ بشکریہ نیشن)

کمسن بچے کی تشدد زدہ نعش برآمد

کیچ دس سالہ بچہ چاکر ولد خدادوست سکنہ پنچکور کو 7 جنوری کو تربت مچھلی بازار کے قریب موٹر سائیکل سوار دو افراد اٹھا کر نامعلوم مقام پر لے گئے۔ 10 جنوری کو اس کی گولیوں سے چھلنی نعش کیچ کے علاقے کورندل سے ملی۔ نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے مگر اس رپورٹ کے ارسال ہونے تک انہیں گرفتار نہیں کیا گیا تھا۔ (نامہ نگار)

بچے پر تشدد

پیر محل رجانہ روڈ پر واقع گاؤں کوہل کا 15 سالہ حق نواز ولد عبدالغفور لاری اڈا میں بنائے گئے واش روم میں رفع حاجت کی غرض سے گیا تو واش روم سے باہر نکلنے میں تاخیر ہونے پر وہاں ڈیوٹی دینے والے خاکروب نے دروازہ توڑ کر بچے کو باہر نکال کر زمین پر پٹخ ڈالا۔ جس کے نتیجہ میں اس کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی اور واقعہ پر پردہ ڈالنے کیلئے خاکروب نے اسے لاری اڈا کے قریب بہنے والے گندے نالے کے کنارے پھینک دیا۔ جہاں پر وہ ایک ماہ تک پڑا رہا اور اس کے جسم کا بیشتر حصہ گل گیا اور لوگ بھکاری سمجھ کر اسے بھیک دینے کے ساتھ کھانا کھلاتے رہے۔ بچے کی حالت زار دیکھ کر اسے طبی امداد فراہمی کیلئے سول ہسپتال پیر محل پہنچایا گیا۔ جہاں پر ظلم کا شکار ہونے والے بچے نے بتایا کہ وہ بے آسرا ہے۔ اس کے والدین بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اس کی ارباب اختیار سے پرزور اپیل ہے کہ اس پر ظلم ڈھانے والے خاکروب کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے اسے انصاف فراہم کیا جائے۔ جب واقعہ بارے خاکروب سے رابطہ کیا گیا تو اس نے واقعہ کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کر دیا۔ متاثرہ بچے کی ہسپتال میں حالت نازک بتائی گئی تھی۔

(اعجاز اقبال)

بھانجی کو قتل کر دیا

رحیم یار خان رحیم یار خان کے نواحی علاقہ کوٹ ذوالفقار کے رہائشی پرویز اختر نے بتایا کہ اس کی بیٹی انعم آٹھویں جماعت کی طالبہ تھی، جس کے ماموں جاوید اسے تعلیم حاصل کرنے سے منع کرتے تھے جس کے باوجود انعم نے تعلیم جاری رکھی جس پر 30 اپریل کو جاوید نے اپنے ساتھی ارشاد بلوچ کے ہمراہ انعم پر فائرنگ کر دی جس سے وہ شدید زخمی ہوگئی۔ اسے ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ وہ راستے میں دم توڑ گئی۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(اسد اللہ)

جنسی تشدد

چنیوٹ 6 مئی کو چنیوٹ کے محلّہ دلخوشاب کی رہائشی 13 سالہ سکینہ بس ب کو چار ملزمان قاسم، حسنین، قمر عباس اور صمد نے اغوا کے بعد نامعلوم مقام پر لے گئے جہاں پر اسے جنسی زیادتی کا نشانہ بناتے رہے۔ 13 سالہ بچی کے شور وغل پر اہل علاقہ کو جب علم ہوا تو انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع کی اور اپنی مدد کے تحت ملزمان کو پولیس کے حوالے کیا جبکہ چوتھا ملزم بھاگنے میں کامیاب ہوگیا جبکہ دوسری جانب تھانہ سٹی پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ (سیف علی خان)

فائرنگ سے بچہ جاں بحق

بہاولپور شاہی بازار میں تجاوزات قائم کرنے والوں سے بھتہ کی وصولی کے تنازعہ پر کا تیلی اور حفیظ تیلی کے گروپوں میں تصادم ہوا۔ جن کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس کی زد میں کپڑے کی دکان پر کام کرنے والا 12 سالہ بچہ فیصل گولی لگنے سے جاں بحق ہوگیا جبکہ بازار میں خرید وفروخت کے لیے آ ہی ہوئی تین خواتین زخمی ہوگئیں۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر دو زخمی ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ (نامہ نگار)

پانچ سالہ بچی کا نکاح کروا دیا گیا

چنیوٹ چنیوٹ کے نواحی علاقہ ہرسہ شیخ کے عبدالغفار ملاح نے چھالیہ کی رہائشی نازیہ بی بی سے 2014ء میں پسند کی شادی کی جس پر نازیہ کے خاندان نے بدلہ لینے کیلئے پہلے تو عبدالغفار کے والد نزرا ملاح کے خلاف تھانہ صدر چنیوٹ میں چوری کے جھوٹے مقدمات درج کروائے۔ بعد ازاں بااثر افراد کے ذریعے پنچائیت میں ریاست علی ولد منیر احمد عمر 25 سال سے عبدالغفار کی 5 سالہ بہن عدیبہ کو ونی کرتے ہوئے اس کا زبردستی نکاح پڑھا دیا گیا۔ تاہم پولیس نے نکاح خواں سمیت اٹھارہ افراد نذر، عبدالغفار، منیر، کنیز بی بی، منشاء، انصر، زبیر، محمد علی، نعیم، غلام شبیر، مولوی عبدالقادر، حافظ عبدالرزاق، حیات، نواز، ریاست، ندیم وغیرہ کے خلاف تھانہ صدر میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تھانہ صدر پولیس نے پانچ سالہ بچی کا نکاح پڑھانے والے نکاح خواں کو گرفتار کر لیا ہے۔

(سیف علی خان)

فائرنگ سے بچہ جاں بحق

باجوڑ ایجنسی 17 جنوری کو باجوڑ ایجنسی کی تحصیل اڑنگ بارنگ کے گاؤں نذر منہاس میں فائرنگ سے ایک بچہ جاں بحق ہوگیا۔ گاؤں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک شخص کھیتوں میں کام کر رہا تھا۔ اس نے اپنی بندوق سے فائرنگ کی جس کی زد میں آ کر ایک بچہ جاں بحق ہوگیا۔ انتظامیہ نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔

(ہدایت اللہ)

استاد کا بچوں پر تشدد

بہاولپور رحیم یار خان کے گورنمنٹ پرائمری سکول تھلواڑی میں تعینات سکول ٹیچر اسحاق بی بی نے 14 مئی کو سبق یاد نہ کرنے پر سات بچوں دس سالہ شاہ زیب، آٹھ سالہ سلمان، دس سالہ فرحان، دس سالہ ارسلان، نو سالہ دلاور، نو سالہ شمیر کو سبق نہ یاد کرنے پر وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جس سے شاہ زیب کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بعد ازاں ہیڈ سکول ٹیچر محمد افضل نے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیس کو سکول ٹیچر کے خلاف طالب علموں پر تشدد کرنے کی شکایت پیش کی۔ جس پر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر نے طالب علموں کو میڈیکل رپورٹ کے حصول کے لئے شیخ زید ہسپتال بھجوا دیا۔ (اسد اللہ)

تشدد کر کے جان سے مار ڈالا

ژوب بلوچستان کے علاقے ژوب کے محلّہ ناصر آباد میں مسجد میں زیرِ تعلیم پانچ دینی طالبعلموں نے تشدد کر کے 22 سالہ نوجوان عبدالمالک کو قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔عینی شاہدین کے مطابق مقتول کو چوری کے الزام میں پکڑا گیا تھا۔اور اس کا دماغی توازن بھی درست نہیں تھا۔قاتلوں نے مقتول کے ہاتھ پاؤں باندھ کر مسجد کے ایک کمرے میں بند کر دیا۔اور رات بھر پلاسٹک پائپ اور ٹیلیفون کے تار سے اسے مارتے رہے جس سے وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔مقتول کے جسم پر تشدد کے نشانات تھے۔پولیس نے نعش سول ہسپتال سے ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی۔ پولیس نے پانچوں ملزمان کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(رفیع مندوخیل)

بچوں کی لڑائی پر دو افراد قتل

پاراچنار لوئر کرم ایجنسی میں بچوں کی لڑائی پر دو مختلف واقعات میں دو افراد قتل دو شدید زخمی ہو گئے۔ پولیٹیکل حکام کے مطابق پہلا واقعہ لوئر کرم کے علاقہ کوچی میں پیش آیا جہاں بچوں کی لڑائی پر ایک شخص نے فائرنگ کر کے اپنے پڑوسی کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔دوسرے واقعے میں بھی لوئر کرم کے علاقہ صدہ میں بچوں کی لڑائی پر ایک شخص نے فائرنگ کر کے اپنی اہلیہ کو قتل کر دیا جبکہ بھائی اور بھابھی کو شدید زخمی کر دیا جنہیں علاج کے لیے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

(نامہ نگار)

خانیوال: 3 مئی کو ایچ آر سی پی نے ’’تشدد کی روک تھام‘‘ کے موضوع پر ایک نشست کا اہتمام کیا

مزدوروں کے حقوق کو تحفظ دیا جائے

پیر محل مزدوروں کے عالمی دن کے موقع پر اتحاد لیبر یونین پیر محل کے زیر اہتمام ایک پروقار مزدور میلہ کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مکتبہ فکر کے سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی بعد ازاں مزدوروں کو درپیش مشکلات بارے تحصیل صدر مزدور یونین نعیم اختر جانباز، عمران بلوچ، راجہ نذیر احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی سطح پر یکم مئی منا کر یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ مزدوروں کے حقوق پر ڈاکہ نہیں ڈالا جائے گا اور قیام پاکستان کے بعد سے اقتدار میں آنے والی حکومتوں نے مزدور کی یومیہ اجرت سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے مساوی کرنے اور دیگر سہولیات فراہمی کے وعدے کئے مگر تا حال ان پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔اگر مزدور طبقہ اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے سڑکوں پر آ کر احتجاج کرتا ہے تو انتظامیہ ڈنڈے اور لاٹھیاں برسا کر ان کی آواز کو خاموش کروا دیتی ہے۔جبکہ عوام اور مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے نام پر حکومتیں حاصل کرنے والی طاقتیں بھی مزدور کے نام پر مزدور کا ہی استحصال کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر چہ یکم مئی مزدوروں کے دن کے حوالے سے ہے مگر مزدوروں کی اکثریت اس دن کی اہمیت کے حوالے سے بے خبر ہے اگر اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے سڑکوں پر آ جائیں تو صنعتوں کا پہیہ جام ہو کر رہ جائے گا۔یکم مئی کو سرکاری چھٹی ہونے پر امیر لوگ اپنے گھروں میں آرام فرما رہے ہوتے ہیں جبکہ مزدور اپنا اور بچوں کا پیٹ پالنے کیلئے حالات کے تھپیڑوں کا سامنا کر رہا ہوتا ہے اور موجودہ دور میں بھی مزدور کا بچہ زیور تعلیم سے محروم ہونے کی وجہ سے جبری مشقت کرنے پر مجبور ہے۔علاوہ ازیں مزدور میلہ میں مزاحیہ ڈرامہ بھی پیش کیا گیا۔

(اعجاز اقبال)

غیرت کے نام پر دوہرہ قتل

شکارپور 17 مئی کو شکارپور شہر کے اسٹورٹ گنج تھانے کے لاڑائی محلّہ میں امام علی بروہی نے اپنے تین ساتھیوں کی مدد سے صبح کے وقت اپنی بھانجی 17 سالہ مائلہ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔قریبی رہنے والے محمد پناہ بھٹو کے گھر میں گھس کر اس کے بیٹے 19 سالہ وقار کو فائرنگ کر کے زخمی کر دیا اور فرار ہو گئے۔زخمی وقار بھٹو کو سول اسپتال شکار پور لایا جا رہا تھا کہ وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا، جس پر مقتول کے ورثاء نے ڈاکٹروں پر لاپرواہی کا الزام عائد کر کے احتجاجی مظاہرہ کیا اور انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی کی۔دریں اثنا اسٹورٹ گنج کی پولیس مقتولہ کی لاش اپنی تحویل میں لیکر پوسٹ مارٹم کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی۔پولیس نے ایک ملزم امام علی کو گرفتار کر لیا، جس نے اعتراف کیا کہ اس نے اپنی بھانجی اور وقار بھٹو کو قتل کیا ہے۔ دوسری جانب راحب بھٹو نے کہا کہ اس کے بھائی کو امام علی، راشد بروہی، طاہر اور ساجد نے قتل کیا ہے، مزید معلوم ہوا کہ مسماۃ بختاور ماں باپ کا گھر چھوڑ کر اپنے ماموں امام علی کے گھر میں رہتی تھی جس نے کاروکاری کا الزام عائد کر کے اسے قتل کر دیا۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(شاکر جمالی)

بلوچ رہنما کی بازیابی کا مطالبہ

کوئٹہ بی ایس او آزاد کے چیئرمین زاہد بلوچ کی گمشدگی کے خلاف وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز بلوچستان کے زیر اہتمام کوئٹہ میں احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ریلی کے شرکاء نے عدالت روڈ سے ریلی نکالی جو شاہراہوں سے ہوتی ہوئی وزیر اعلیٰ ہاؤس تک جانے کی کوشش کی تاہم پولیس نے انہیں ریڈ زون میں داخلے سے روک دیا جس پر ریلی کے شرکاء نے پی ٹی سی ایل چوک پر مظاہرہ کیا اور دھرنا دیا۔مظاہرین نے زاہد بلوچ سمیت تمام لاپتہ افراد کو بازیاب کرانے اور زاہد بلوچ کی گمشدگی کی ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس دوران ڈپٹی کمشنر کوئٹہ عبدالطیف کاکڑ کے ساتھ مذاکرات کے بعد مظاہرین نے احتجاج ختم کر دیا۔

(نامہ نگار)

بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

چاغی 9 مئی کو دالبندین کے علاقے کلی کوئی خان کے مکین بجلی، پانی، سڑکوں اور حفاظتی بندوں کی عدم دستیابی کے خلاف احتجاجی مظاہرے کی شکل میں کلی کوئی خان سے دالبندین پریس کلب پہنچے جہاں بینرز اور علاقے کے مختلف مسائل پر مشتمل تصاویری چارٹ اٹھائے۔نوجوانوں نے زندگی کی بنیادی سہولیات کی فراہمی کے مطالبات پر مشتمل نعرے لگائے۔مظاہرین سے ملک محمد ابراہیم مینگل، حاتم نوتیزئی، ملک رحیم نوتیزئی، بختیار سمالانی، وحید لانگو اور اعجاز گل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے علاقے کو گزشتہ 30 سالوں سے نظرانداز کیا جارہا ہے۔مقررین نے کہا کہ ان کے علاقے میں کھمبے نصب نہیں کیے گئے جس کے سبب لوگوں نے بانسوں کے ذریعے بجلی کے تار اپنے گھروں تک پہنچائے۔انہوں نے کہا کہ پانی کی عدم دستیابی کے سبب بچے اسکول نہیں جاسکتے کیونکہ انھیں دور دراز سے پانی لانا پڑتا ہے۔انہوں نے وزیراعلی بلوچستان اور چیف سیکرٹری بلوچستان سے مطالبہ کیا کہ ان کے جائز مسائل حل کرکے ان کی مشکلات دور کی جائیں۔

(علی رضا)

بچوں کی لڑائی پر 11 افراد ہلاک

گنداوہ جھل مگسی کے علاقے نگور کے مقام پر بچوں کے جھگڑے پر ان کے اہل خانہ میں جھگڑا پیدا ہوگیا جس کے نتیجے میں 11 افراد ہلاک اور دو زخمی ہوگئے۔معلومات کے مطابق بچوں کی تکرار پر بڑوں میں اس وقت تصادم ہوا جب دونوں اطراف کے افراد میں تلخ کلامی ہوئی اور پھر فائرنگ شروع کردی گئی جس کے نتیجے میں 11 افراد ہلاک ہوگئے۔لیویز نے پانچ افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔

(رحمت اللہ)

32 سالہ شخص کی نعش برآمد

سوات 15 مئی کو سوات کی تحصیل کبل کے کانجو ٹاؤن شپ میں شہزادا احمد ولد ریاض کی لاش برآمد ہوئی۔مرحوم کے چچا نے اسے طبی موت قرار دیا ہے اور کہتے ہیں کہ مرحوم عرصہ دراز سے بیمار تھا۔ پولیس نے نعش کا پوسٹ مارٹم کروانے کے لیے سیدو شریف ہسپتال منتقل کردیا ہے۔

(فضل ربی)

مکانات کو غیر قانونی طور پر گرادیا گیا

بہاولپور بہاولپور کی تحصیل یزمان کے نواحی چک 102 ڈی بی کے رہائشیوں نصرت بی بی، صفیہ بی بی، مہر عبداللہ، محمد یوسف ودیگر نے بتایا کہ وہ دس سال سے جناح آبادی کی سات مرلہ سکیم میں رہائش پذیر ہیں۔انہوں نے بتایا کہ مذکورہ کالونی میں 250 گھرانے ہیں اور یہ کہ کالونی میں ان کے نام سے بجلی میٹر اور واٹر کنکشن لگے ہوئے ہیں اور عرصہ دراز سے محکمہ ریونیو کو احاطہ جات الاٹمنٹ کے لیے درخواستیں دیتے چلے آرہے ہیں جبکہ عدالت میں بھی الاٹمنٹ کے لیے کیس زیر سماعت ہے۔متاثرین نے نمائندہ ایچ آر سی پی کو بتایا کہ مسلم لیگ ن کے ایم پی اے کی ایماء پر ان کے تمام تعمیر شدہ مکانات بلڈوزر سے مسمار کردیئے گئے جس کی جہ سے ان کا تمام سامان برباد ہوگیا ہے اور وہ اپنے بچوں کے ساتھ کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہیں۔

(نامہ نگار)

پانی کی قلت کا مسئلہ

نوشکی شہر کے وسط میں واقع قاضی آباد کے مکین پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔حلقہ کے مکینوں نے اپنے بنیادی حق کے لیے احتجاج کا ہر ذریعہ استعمال کیا لیکن اعلیٰ حکام اور ارباب اختیار نے مسئلے کا نوٹس نہ لیا۔گزشتہ تین سالوں سے قاضی آباد میں دس دنوں کے دوران بیس منٹ کے لیے نلوں میں پانی آتا ہے۔جس کی وجہ سے قاضی آباد کے باشندوں کو انتہائی مشکلات اور دشواریاں پیش آتی ہیں۔غریب باشندے ٹینکر کے ذریعے پانی خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔اور اسی طرح ہندو محلّہ نوشکی اور غریب آباد میں بھی پانی کا مسئلہ بحران کی شکل اختیار کررہا ہے۔موسم گرما میں پانیکے عدم فراہمی کے باعث کربلا کا سماں ہوتا تھا۔اٹھارہ گھنٹوں کی طویل لوڈشیڈنگ کی وجہ سے معمولات زندگی بری طرح متاثر اور زرعی شعبہ تباہ ہوگیا ہے۔

(محمد سعید)

22 سالا نوجوان کو قتل کردیا

سوات 15 مئی کو خوازہ خیلہ کے علاقے میں نامعلوم ملزمان نے فائرنگ کرکے 22 سالہ نوجوان دوست محمد کو قتل کردیا۔ پولیس نے نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ پولیس نے نعش کا پوسٹ مارٹم کروانے کے بعد ورثاء کے حوالے کردیا۔

(فضل ربی)

بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ کے خلاف مظاہرہ

چاغی 13 اپریل کو نوکنڈی میں بجلی کی طویل ترین لوڈشیڈنگ کے خلاف انجمن تاجران نوکنڈی کی اپیل پر شہر میں شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی جبکہ انجمن تاجران نوکنڈی کی جانب سے بجلی کی لوڈشیڈنگ کے خلاف احتجاجی ریلی بھی نکالی گئی اور مظاہرہ کیا گیا۔مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوکنڈی کو بجلی سپلائی کرنے والے واپڈا کے اکثر جنریٹر خراب ہوگئے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ نوکنڈی پاور ہاؤس کے خراب جنریٹر ٹھیک کرکے علاقے کے تمام علاقوں کو بروقت بجلی کی سپلائی ممکن بنائی جائے۔انہوں نے حکومت سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ایرن کی جانب سے پاکستانی سرحدی علاقوں کو فراہم کردہ بجلی نوکنڈی سے چالیس کلومیٹر کے دوری پر ہے اس لیئے نوکنڈی کو ایرانی بجلی سے منسلک کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

(علی رضا)

دو نوجوان اغواء کے بعد قتل

واشک یکم مئی کو واشک کی شورش زدہ تحصیل بسیمہ کے علاقے کپر میں دو افراد کی خون میں لت پت نعشیں برآمد ہوئیں۔ان کی شناخت 28 سالہ امداد بلوچ اور 30 سالہ عادل بلوچ کے طور پر ہوئی۔ دونوں نوجوان مقامی افراد تھے۔بعدازاں ایک گروہ نوری نصیر خان نے واقعے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے دونوں نوجوانوں کو ملک دشمن اور بیرونی قوتوں کا آلہ قرار دیا۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے لیکن اس رپورٹ کے ارسال ہونے تک گرفتاری کو عمل میں نہیں لایا گیا۔

(فاروق کبدانی)

جنسی تشدد کے واقعات:

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہد حق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی جانے والی رپورٹوں کے مطابق 26 اپریل سے 7 مئی تک 85 افراد کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جنسی زیادتی کا شکار ہونے والوں میں 66 خواتین شامل ہیں۔ 42 واقعات کے مقدمات درج کیے گئے اور 8 واقعات میں ملوث افراد گرفتار ہوئے۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
26اپریل	س	خاتون	-	شادی شدہ	طیب	اہل علاقہ	محلہ کچی آباد، تونسہ شریف	درج	-	روزنامہ جنگ ملتان
26اپریل	ک	خاتون	-	-	طارق	اہل علاقہ	تھانہ سناواں، مظفر گڑھ	درج	-	روزنامہ جنگ ملتان
26اپریل	م	خاتون	-	-	کوڑے خان	اہل علاقہ	تھانہ سیت پور، مظفر گڑھ	درج	-	روزنامہ جنگ ملتان
26اپریل	ن	خاتون	-	-	وسیم، شریف، جاوید، محسن	اہل علاقہ	کبیر والہ	درج	.	روزنامہ جنگ ملتان
26اپریل	ز	خاتون	-	شادی شدہ	بشیر	اہل علاقہ	وارڈ نمبر 13، شاہکوٹ	-	-	روزنامہ دنیا
26اپریل	دانیال	مرد	-	غیر شادی شدہ	سرفراز شاہ	اہل علاقہ	وارڈ نمبر 5، شاہکوٹ	درج	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	ن	خاتون	-	شادی شدہ	اشفاق	اہل علاقہ	کوکیانوالہ، فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	ک	خاتون		شادی شدہ	شکیل احمد	اہل علاقہ	چک 223 گ ب، فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	ر	خاتون	17برس	غیر شادی شدہ	اویس	اہل علاقہ	ڈی ٹائپ کالونی، فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	ع	خاتون	-	-	عبدالرحمان	اہل علاقہ	باؤوالہ، جھنگ بازار، فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	-	خاتون	-	-	احسان	اہل علاقہ	سیم نہر، سمندری، فیصل آباد	-	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	ع	خاتون	-	-	عباس	اہل علاقہ	راہوالی، گوجرانوالہ	-	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	-	بچہ	8برس	غیر شادی شدہ	ساحل	اہل علاقہ	ملکھانوالہ، سمبڑیال	-	-	روزنامہ نوائے وقت
26اپریل	ت	خاتون	-	شادی شدہ	حسن بلال	اہل علاقہ	گول بتی، داؤخیل	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
27اپریل	محمد بچل ہالیپوٹو	بچہ	10برس	-	یاسین، حمید	مقامی	سیوہن، دادو	-	-	روزنامہ کاوش
27اپریل	ریحان راجپوت	بچہ	13برس	-	حمزہ، دانش	مقامی	نوابشاہ	درج	-	کاوش اخبار
27اپریل	-	خاتون	14برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	جھنگ	درج	-	روزنامہ نیشن
27اپریل	زوہیب	بچہ	11برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	چک 226 ر ب، فیصل آباد	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ
27اپریل	اسد علی	بچہ	12برس	غیر شادی شدہ	-	اہل علاقہ	ستوکتلہ، لاہور	-	-	روزنامہ خبریں
27اپریل	ر	خاتون	-	غیر شادی شدہ	مدثر	اہل علاقہ	امامیہ کالونی، فیروزوالہ	درج	-	روزنامہ نوائے وقت
27اپریل	ش	خاتون	22برس	-	آصف، جابر	اہل علاقہ	ناصر آباد، گڑھ مہاراجہ	درج	-	روزنامہ نوائے وقت
27اپریل	الف	خاتون	-	-	انور	اہل علاقہ	محلہ سلطان والہ، جھنگ	-	-	روزنامہ نوائے وقت
27اپریل	ز	خاتون	-	-	عمران	اہل علاقہ	جھنگ	-	-	روزنامہ نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
27اپریل	الف	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	لطف اللہ	اہل علاقہ	ڈولووال، دیپالپور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
27اپریل	ف	خاتون	ـ	ـ	اعجاز، محسن	اہل علاقہ	لالیاں	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
27اپریل	ـ	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	احمد نواز	اہل علاقہ	چک موضع سوچان، پاکپتن	درج	ـ	روزنامہ ایکسپریس
28اپریل	ض	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	قصبہ مبارک آباد، فیروزوالہ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
29اپریل	بلال	بچہ	5برس	غیرشادی شدہ	عاطف	ـ	ملت ٹاؤن، فیصل آباد	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	شہمیر	مرد	16برس	ـ	مزمل	مقامی	کھپرو، سانگھڑ	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
29اپریل	ص	خاتون	ـ	ـ	انور حسین	ـ	ٹبی بنی پور، رحیم یارخان	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	ر	خاتون	ـ	ـ	شہزاد	ـ	ڈیرہ ڈاہراں، رحیم یارخان	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	سراج	بچہ	6برس	غیرشادی شدہ	وکی شاہ	ـ	بلال نگر، بہاولپور	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	م	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	گاؤں لالو کے، قصور	درج		روزنامہ خبریں
29اپریل	ک	خاتون	ـ	ـ	اظہر محمود	اہل علاقہ	بنگلہ حیات، پاکپتن	درج	گرفتار	روزنامہ خبریں
30اپریل	ن	خاتون	14برس	غیرشادی شدہ	قمر زمان، فیاض	ـ	ساہوکا	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
30اپریل	ابوبکر	مرد	ـ	غیرشادی شدہ	آصف، عبداللہ، تنویر	اہل علاقہ	چک ورکاں، گوجرانوالہ	درج	ـ	روزنامہ نوائے وقت
30اپریل	ب	خاتون	ـ	ـ	نوید	اہل علاقہ	تھانہ فیکٹری ایریا، فیروزوالہ	درج	ـ	روزنامہ نوائے وقت
30اپریل	ک	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	عمر دراز	اہل علاقہ	علامہ اقبال کالونی، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
30اپریل	ن	خاتون	14برس	غیرشادی شدہ	قمر زمان، فیاض	اہل علاقہ	تھانہ فتح شاہ، ساہوکا	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
30اپریل	ک	خاتون	ـ	ـ	وقاص، شبیر، شانی	اہل علاقہ	کوٹلی فقیر آباد، پسرور	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
30اپریل	ر	خاتون	ـ	شادی شدہ	خالد منہاس	اہل علاقہ	گڑھی اعوان، حافظ آباد	درج	ـ	روزنامہ خبریں
2مئی	ـ	خاتون	ـ	ـ	مجاہد	ـ	ـ	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ ملتان
2مئی	ـ	خاتون	20برس	ـ	ناصر	اہل علاقہ	دین پور، مظفرگڑھ	ـ	ـ	روزنامہ خبریں
2مئی	الف	بچی	10برس	غیرشادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	خانمائی، چارسدہ	درج	ـ	روزنامہ خبریں
2مئی	ف	خاتون	30برس	شادی شدہ	لیاقت علی	اہل علاقہ	صدیق اکبر ٹاؤن، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ خبریں
2مئی	ع	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	احمد، اللہ دتہ	اہل علاقہ	چک وان شیر سنگھ، پاکپتن	درج	ـ	روزنامہ نیوز
2مئی	سلیم خاصخیلی	بچہ	10برس	ـ	شہمیر جمالی، محبوب جمالی	مقامی	نیوسعید آباد، مٹیاری	درج	ـ	روزنامہ کاوش
3مئی	ر	خاتون	ـ	ـ	اختر	ـ	مٹھی حسن والی تھانہ سنانواں، مظفرگڑھ	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
3مئی	ت	خاتون	ـ	ـ	راشد	ـ	موضع کمال کورائی تھانہ شاہ جمال، مظفرگڑھ	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
3مئی	ک	خاتون	ـ	ـ	شاہد	ـ	تھانہ سٹی علی پور	درج	ـ	روزنامہ جنگ ملتان
3مئی	حبیب	بچہ	11برس	غیرشادی شدہ	اصغر ساجد	اہل علاقہ	چوکی جیون پورہ، بھکھی	درج	ـ	روزنامہ خبریں
3مئی	عمران علی	بچہ	12برس	غیرشادی شدہ	طاہر	استاد	چک 61 گ ب، جڑانوالہ	درج	ـ	روزنامہ خبریں
3مئی	ـ	بچی	10برس	غیرشادی شدہ		اہل علاقہ	گاؤں بگا روشاہ، چارسدہ	درج	ـ	روزنامہ پاکستان ٹائمز
3مئی	ش	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	شہروز	اہل علاقہ	حسیب شہید کالونی، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	ملزم کا نام	ملزم کا متاثرہ عورت/مرد سے تعلق	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	ملزم گرفتار/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
3 مئی	ذ	خاتون	ـ	ـ	ملک دلاور	اہل علاقہ	جہلانی پور، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	ش	بچی	13 برس	غیر شادی شدہ	امجد	اہل علاقہ	ملک پور، فیصل آبد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	م	خاتون	ـ	ـ	اسلم	اہل علاقہ	چک 64 رب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	ن	خاتون	ـ	ـ	زاہد	اہل علاقہ	چک 510 گ ب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	ف	خاتون	18 برس	غیر شادی شدہ	امتیاز	اہل علاقہ	محلّہ رضا آباد، جڑانوالہ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	الف	خاتون	ـ	شادی شدہ	محمد اقبال	اہل علاقہ	چک 244 رب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	پ	خاتون	ـ	شادی شدہ	نعیم	اہل علاقہ	چک 595 گ ب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	فیضان	مرد	14 برس	غیر شادی شدہ	تنویر	اہل علاقہ	چک 263 رب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	ر	خاتون	ـ	غیر شادی شدہ	حسن	اہل علاقہ	حجرہ شاہ مقیم، اوکاڑہ	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	ن	خاتون	20 برس	غیر شادی شدہ	جعفر	اہل علاقہ	چک 187 رب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
3 مئی	ـ	ـ	ـ	غیر شادی شدہ	ـ	ـ	کراچی یونیورسٹی	ـ	ـ	روزنامہ پاکستان ٹائمز
4 مئی	ص	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	چک 95 ڈی بی، بہاپلور	درج	ـ	ایکسپریس ٹریبون
4 مئی	ج	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	چک 99 ڈی بی، بہاولپور	درج	ـ	ایکسپریس ٹریبون
4 مئی	فدا حسین	بچہ	13 برس	ـ	صدام حسین، نواز علی	مقامی	گوٹھ کریم بخش، بدین	درج	ـ	روزنامہ کاوش
5 مئی	وحید احمد	بچہ	11 برس	ـ	شمن، وسند، شعیب	مقامی	خانپور، دادو	درج	گرفتار	روزنامہ کاوش
5 مئی	ـ	خاتون	30 برس	شادی شدہ	اشرف	اہل علاقہ	میاں چنوں	درج	ـ	روزنامہ جنگ
5 مئی	ز	خاتون	ـ	ـ	زعیم عباس	اہل علاقہ	فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
5 مئی	م	بچی	6 برس	غیر شادی شدہ	خالد	اہل علاقہ	کھڑیانوالہ، فیصل آباد	درج	گرفتار	روزنامہ نوائے وقت
5 مئی	الف	خاتون	ـ	ـ	ندیم	اہل علاقہ	چک 102 گ ب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
5 مئی	عمران	بچہ	12 برس	غیر شادی شدہ	طاہر	اہل علاقہ	چک 61 گ ب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
5 مئی	م	خاتون	ـ	ـ	قاسم، بشیر	اہل علاقہ	محلّہ فرید آباد، پاکپتن	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
5 مئی	ـ	بچی	6 برس	غیر شادی شدہ	مظہر	کزن	نواں شہر، کبیروالہ	درج	گرفتار	روزنامہ جنگ
6 مئی	ر	خاتون	ـ	غیر شادی شدہ	ملاں	اہل علاقہ	چک 229 رب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
6 مئی	ع	خاتون	ـ	ـ	عرفان	اہل علاقہ	سوک سنٹر، شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7 مئی	ک	خاتون	ـ	ـ	عمران بھٹی	اہل علاقہ	موضع مینگنی، فیصل آباد	درج	ـ	روزنامہ نئی بات
7 مئی	شہناز	خاتون	ـ	ـ	عمران بھٹی	اہل علاقہ	موضع مینگنی، فیصل آباد	درج	ـ	روزنامہ نئی بات
7 مئی	ی	خاتون	ـ	شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	261 ای بی، بورے والا	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7 مئی	ع	بچی	9 برس	غیر شادی شدہ	فیض، غلام محمد	کزن	سرگودھا	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7 مئی	ح	خاتون	ـ	ـ	ـ	اہل علاقہ	گکھڑ منڈی	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7 مئی	ـ	خاتون	ـ	غیر شادی شدہ	قاسم	اہل علاقہ	215 ج ب، فیصل آباد	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت
7 مئی	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	ـ	اہل علاقہ	سمبڑیال	ـ	ـ	روزنامہ نوائے وقت

انتہا پسندی کی روک تھام کے لیے ورکشاپس کا انعقاد

منڈی بہاؤالدین دوروزہ تربیتی ورکشاپ برائے انسانی حقوق، انسانی حقوق کی تعلیم اور رواداری کے فروغ کی جدوجہد کے بارے میں گرینز ہوٹل منڈی بہاؤالدین میں 29اور30مارچ کو منعقد کی گئی۔منظر سجاد نے بڑی تفصیل سے ورکشاپ کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔انہوں نے کہا کہ ورکشاپ کو منڈی بہاؤالدین میں منعقد کرنے کا ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہاں موجود انسانی حقوق کے ورکروں کو معاشرے میں رواداری کے احساس کو اجاگر کرنے میں اپنی ذمہ داری سے بخوبی آگاہ کیا جاسکے اور ان کو اس حوالے سے مکمل تربیت فراہم کی جاسکے۔انہوں نے مزید کہا کہ ایچ آر سی پی نے اس احساس ذمہ داری کو پیدا اور انتہا پسندی کے جذبات کو ختم کرنے کے لیے پنجاب کے مختلف اضلاع میں اس طرح کی ورکشاپس منعقد کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور منڈی بہاؤالدین میں منعقد ہونے والی یہ ورکشاپ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔اس کے بعد عون محمد نے حاضرین/شرکاء کا استعدادی جائزہ لینے کے لئے چند سوالات پر مشتمل ایک فارم تقسیم کیا۔فارم میں انسانی حقوق، انتہا پسندی، جاننے کے حقوق اور ٹیکسز سے متعلق چند سوالات شامل تھے۔شرکاء نے سوالات کے جوابات دینے کے بعد فارمز کو واپس کردیا۔

اس کے بعد جناب محترم حفیظ بزدار نے شرکاء سے متعارف ہونے کے بعد اپنے موضوع ”انسانی حقوق کے فروغ کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لئے حکمت عملی تشکیل دینے اور عوام تک رسائی حاصل کرنے میں سول سوسائٹی کا کردار“ کو بیان کرنا شروع کیا۔اس کے بعد انہوں نے انسانی حقوق کی تاریخ اور بنیادی حقوق، مثلاً زندہ رہنے کا حق، تعلیم، صحت، جاننے کا حق، آزادی اظہار رائے وغیرہ پر بڑی تفصیل سے شرکاء سے تبادلہ خیال کیا۔انہوں نے کہا کہ انسانی جان کی اہمیت پر غور کرنے کے لئے دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا کے بڑے بڑے رہنما سر جوڑ کر بیٹھے۔کیونکہ اس جنگ میں تقریباً6 کروڑ افراد لقمہ اجل بن گئے تھے۔ان رہنماؤں نے اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی تا کہ انسانی زندگی کو اس طرح ضائع ہونے سے بچایا جاسکے۔

حفیظ بزدار نے مزید بتایا کہ ہم لوگ/عوام ریاست کو بلاواسطہ یا بلواسطہ کسی نہ کسی طریقے سے ٹیکس دے رہے ہیں۔لیکن ان ٹیکسوں کے بدلے میں ریاست کا فرض ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرے۔لیکن پاکستان کی ریاست اپنے فرض سے غافل ہے۔حفیظ بزدار نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں بطور انسانی حقوق کا رکن متحرک ہوکر ریاست کو اس ذمہ داری سے آگاہ کرنا چاہئے۔اس کے بعد انہوں نے شرکاء سے تبادلہ خیال بھی کیا۔شرکاء نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور عزم کیا کہ وہ ریاست کو اس بات پر قائل کریں گے کہ وہ ہر شہری کی جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنائے۔اور ہر شہری کو بلا رنگ ونسل اور مذہب تمام ضروری اور بنیادی حقوق فراہم کرے۔شرکاء جن میں زیادہ تعداد انسانی حقوق کے کارکنان کی تھی، نے اس بات کا بھی عہد کیا کہ عام لوگوں میں انسانی حقوق کی آگاہی اور شعور بیدار کرنے کے سلسلے میں کام کریں گے۔اس کے بعد حفیظ بزدار نے اداروں کی ساکھ کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا اور

> اسلام کو برصغیر میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کرنے والوں میں صوفیا کرام شامل ہیں۔صوفیا کرام نے اسلام کی تعلیمات کو صرف اور صرف پرامن طریقوں سے فروغ دیا اور تمام مذاہب کے پیروکاروں سے ہمیشہ رواداری اور حسن سلوک کا برتاؤ کیا۔

کہا کہ ادارے اگر اپنی ساکھ کو بہتر کرنے کے اقدامات کریں اور لوگوں میں اجتماعی شعور کو پیدا کیا جائے تو اس سے بھی انسانی حقوق کو عام کرنے اور تمام لوگوں کو بنیادی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے گا۔حفیظ بزدار نے کہا ہمیں انسانی حقوق کے لیے اور معاشرے سے انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے کسی نہ کسی کو تو بارش کا پہلا قطرہ بننا پڑے گا۔

اس کے بعد محترم طاہر بشیر کو دعوت دی گئی کہ وہ طرز فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لئے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت کو اجاگر کریں۔انہوں نے کہا کہ ہمیں انسانی حقوق کی تعلیم کو نصاب کا حصہ بنانے کے لئے جدوجہد کا آغاز کرنا پڑے گا تا کہ ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی پر قابو پایا جاسکے۔انہوں نے مزید کہا کہ سرکاری تعلیمی اداروں میں رائج نصاب جدید تعلیمی ضروریات سے ہم آہنگ نہیں ہے جس کی وجہ سے ملک میں سرکاری ادارے حکومت کے لئے کلرک تو بنا رہے ہیں لیکن ہنرمند اور قابل لوگوں کو فیصلہ سازی کے مراحل میں داخل ہونے نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے ملک سے ہنرمند اور ماہر لوگ باہر جارہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایچ آر سی پی حکومت سے جدید تعلیم کو نصاب کا حصہ بنانے پر قائل کرنے کی کماحقہ کوششیں کررہی ہے تا کہ ہماری نئ نسل کو نہ صرف انتہا پسندی کے خطرات سے نجات دلائی جاسکے بلکہ بیرون دنیا پاکستان کے تصور جدیدیت کو قائم رکھا جاسکے۔

شبیر النبی نے اپنا مختصر تعارف کروانے کے بعد مذہبی ہم آہنگی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ اسلام کو برصغیر میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کرنے والوں میں صوفیا کرام شامل ہیں۔صوفیا کرام نے اسلام کی تعلیمات کو صرف اور صرف پرامن طریقوں سے فروغ دیا اور تمام مذاہب کے پیروکاروں سے ہمیشہ رواداری اور حسن سلوک کا برتاؤ کیا۔اس محبت اور حسن سلوک نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اسلام کی پرامن دعوت کو سمجھنے میں بڑی مدد دی۔ان صوفی شعراء میں امیر خسرو، بابا بلھے شاہ، میاں محمد بخش اور سلطان باہو شامل ہیں۔شبیر صاحب نے کہا کہ ان صوفی بزرگوں کی تعلیمات اور شاعری سے آج کے مسلمان بھی استفادہ کرسکتے ہیں اور ملک میں موجود عدم برداشت اور عدم رواداری کے کلچر کے خاتمے کے لئے سنجیدہ کوششیں کی جاسکتی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ نیلسن منڈیلا اور مہاتما بدھ کی تعلیمات میں بھی برداشت اور رواداری کی تعلیم اور تلقین دکھائی دیتی ہے۔شرکاء کی جانب سے مختلف سوالات کے جوابات دینے کے بعد انہوں نے اپنی تقریر کا اختتام کیا۔اگلے دن 30مارچ بروز اتوار کو ورکشاپ کا آغاز مقررہ وقت پر کردیا گیا۔عام تعطیل ہونے کی وجہ سے کثیر تعداد میں شرکاء نے شرکت کی۔جس میں زیادہ تعداد خواتین کی تھی۔ورکشاپ کا باقاعدہ آغاز انتہا پسندی کے فروغ اور انسداد میں میڈیا کے کردار کے موضوع سے کیا گیا۔اس موضوع پر سب سے پہلے حفیظ بزدار نے میڈیا کی تاریخ کے بارے میں شرکاء سے تبادلہ خیال کیا کہ کس طرح ہندوستان کے حکمران شیر شاہ سوری نے جاسوسی اور نگرانی کے لئے قلعوں اور سڑکوں کا پورے ہندوستان میں جال پھیلا کر تیز ترین میڈیا کی بنیاد ڈالی۔جس سے ملک میں کسی بھی جگہ رونما ہونے والے واقعہ کی رپورٹ شیر شاہ سوری تک 24 گھنٹے کے اندر پہنچ جاتی تھی۔اس کے بعد محمد اشرف ملک کو تبادلہ خیال کی دعوت دی گئی۔ملک محمد اشرف نے لفظ میڈیا کی تعریف اور میڈیا کی مختلف اقسام سے شرکاء کو متعارف کروایا۔اس کے بعد انتہا پسندی، ییلو جرنلزم اور گیٹ کیپر کی اصطلاحات سے شرکاء کو آگاہ کیا۔انہوں نے کہا کہ آجکل کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے خبر کو پہلے بریک کرنے کے چکر میں صحیح جرنلزم کا جنازہ نکال دیا ہے۔ٹی وی چینلز کی ایک

دوسرے سے مقابلے کی روش نے معاشرے میں انتہا پسندی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ملک اشرف نے کہا کہ انتہا پسندی میں جو ہوشربا اضافہ ہوا ہے اس کی ایک وجہ ہمارے میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے۔ میڈیا سے منسلک افراد کی اکثریت غیر تربیت یافتہ اور غیر ذمہ دار ہے۔ اس کے لیے ریاست کو ایسے ادارے قائم کرنے چاہئیں جہاں میڈیا سے وابستہ افراد کو تربیت مہیا کی جاسکے اور ان کو اس ذمہ داری کا احساس دلایا جائے کیونکہ ان کی غلط اور غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ اور تبصرے ملکی سطح پر بگاڑ پیدا کرنے میں ایک خاص کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لال مسجد ایشو ہو یا وکلاء کی ججز بحالی کی تحریک پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد منظور الحق خیال نے انتہا پسندی کے عوامل اور اس کے اثرات پر بحث کی۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے شرکاء نے کہا کہ انتہا پسند معاشرے میں بگاڑ پیدا کررہے ہیں۔ منظور صاحب نے کہا کہ غربت اور جہالت ملک میں انتہا پسندی کو فروغ دینے کی اہم وجہ ہیں۔ محمد منشا گوندل نے جمہوریت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے جمہوریت کی تاریخ اور جمہوریت کی ہندو پاک میں حالت زار بیان کی۔ ان کے خیال کے مطابق پاکستان میں جمہوریت کی مسخ شکل کی وجہ ملکی طور پر سیاسی اور جمہوری اداروں کا صحیح طور پر کام سرانجام نہ دینا ہے۔ فوجی حکمرانوں کا جمہوریت کش رویہ اور اقدامات سے ملک میں جمہوری ادارے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے زیر اہتمام پنجاب کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں "انسانی حقوق کی تعلیم اور رواداری کے فروغ " کے عنوان سے 6,5 اپریل کو دوروزہ تربیتی ورکشاپ کا دی پیراڈائز ہوٹل میں اہتمام کیا گیا۔ ورکشاپ میں:۔

طرزِ فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

ہمارے معاشرے میں روایتی انتہا پسندی کی مختلف شکلیں اور ان کی روک تھام کی تدابیر

انسانی حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی اور سول سوسائٹی کا کردار

مذہبی انتہا پسندی کے انسداد/فروغ میں میڈیا کا کردار اور ذرائع ابلاغ سے منسلک افراد کی تربیت کی اہمیت

انتہا پسند رویوں کے عوامل, اثرات اور ہماری ذمہ داریاں

انتہا پسندی کے انسداد یا فروغ میں ریاستی اداروں کا کردار (ایک تجربہ) جمہوریت اور انسانی حقوق، انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق، جیسے موضوعات زیر بحث رہے۔ سہولت کاروں میں ایچ آر سی پی کے پروگرام آفیسر حفیظ بزدار، ریجنل کوآرڈینیٹر عون محمد، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر اعجاز اقبال، کلثوم یعقوب، قمر زیدی، ملک ماجد، فاروق طارق اور راؤ اکرم خرم شامل تھے۔

شُرکاء میں صحافی، وکلاء، اُساتذہ، سماجی کارکنان، طلبہ اور دیگر مکاتب فکر کے لوگ شامل تھے۔ علاوہ ازیں ورکشاپ میں مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے نام سے دستاویزی فلم دکھائی گئی اور شرکاء کے درمیان رواداری کے فروغ کے لیے گروپ ورک اور دیگر سرگرمیاں بھی کروائی گئیں۔ ورکشاپ کا آغاز ضلعی کوآرڈینیٹر اعجاز اقبال نے مہمانوں اور دیگر شُرکاء کو خوش آمدید کہہ کر کیا۔

پاکستان کو آج بین الاقوامی سطح پر شدید تنقید کا سامنا ہے اور اِس کی وجہ تیزی سے بڑھتی ہوئی انتہا پسندی ہے۔ کچھ مخصوص گروہ اپنے مفادات کے حصول کے لیے انتہا پسندی کے فروغ میں سرگرم ہیں۔

ورکشاپ کے اغراض ومقاصد

عون محمد

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی جانب سے آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر ہماری درخواست پر ورکشاپ میں تشریف لائے۔

پاکستان کو آج بین الاقوامی سطح پر شدید تنقید کا سامنا ہے اور اِس کی وجہ تیزی سے بڑھتی ہوئی انتہا پسندی ہے۔ کچھ مخصوص گروہ اپنے مفادات کے حصول کے لیے انتہا پسندی کے فروغ میں سرگرم ہیں۔ آپ کو اِس ورکشاپ میں بُلانے کا مقصد انتہا پسندی کے اِن عوامل اور محرکات کو کسی حد تک کم کرنے اور کمیونٹی میں مثبت سوچ و فکر کی بڑھوتری ہے۔ دہشت گردی، مذہبی اختلافات اور انتہا پسندی نے ہمارے معاشرے کو کھوکھلا کر دیا ہے اور بے روزگاری، بے انصافی اور صحت کے وسائل کی کمی نے پاکستان کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ آپ تمام شرکاء سے گزارش ہے کہ ورکشاپ کے دوران سیکھیں اور انسانی حقوق کی تعلیم کو اپنے گھر، خاندان، سوسائٹی اور اداروں میں دوسروں تک پہنچائیں انتہا پسندی کے خلاف ہماری اس کاوش میں ہمارا ساتھ دیں۔

طرزِ فکر میں مثبت تبدیلی اور جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

حفیظ بزدار

ہم اس عنوان کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔ طرزِ فکر میں مثبت تبدیلی

2۔ جمہوری رویوں کا فروغ

3۔ تعلیمی اداروں اور نصاب میں انسانی حقوق کی تعلیم کی شمولیت کی اہمیت

جب ہم طرزِ فکر کی بات کرتے ہیں تو یہ جاننا ضروری ہے کہ طرزِ فکر کیا ہے اور اِس میں مثبت تبدیلی کی اہمیت کیا ہے۔ اور سب سے پہلے میں آپ لوگوں کی آراء جاننا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کی نظر میں سوچ کیا ہے، کہاں سے آتی ہے، کیا سب لوگ مختلف سوچتے ہیں؟

سوچ حالت وواقعات سے جنم لیتی ہے ہم جو کچھ آس پاس دیکھتے ہیں اُس سے ہمارے اندر سوچنے کی صلاحیت جنم لیتی ہے۔ جب انسان نے پہلی بار پیالہ بنایا تو اُس کے ذہن میں یہ سوچ اُس کے ہاتھوں سے پانی پینے کی وجہ سے آئی۔ ہم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ سب سے پہلے ہماری سوچ میں جنم لیتا ہے۔ پھر ہم اُسے عملی شکل دیتے ہیں۔ اور سوچ میں مثبت تبدیلی کے لیے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے اور دلیل تعلیم سے ملتی ہے ہمارے ہاں تعلیم تو ملتی ہے لیکن اُس میں علم نہیں ہوتا۔

ہمارہ معاشرہ 5 معاشرتی ستونوں پر کھڑا ہے۔

1۔ خاندان

2۔ تعلیم

3۔ مذہب

4۔ معیشت

5۔ سیاست

ہماری سوچ کی بنیاد ہمارے خاندان سے شروع ہوتی ہے جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو ہم اپنے آس پاس ہونے والے عوامل کو آہستہ آہستہ اپنا لیتے ہیں۔ کیونکہ میں آج جہاں ہوں، جو بھی ہوں، اور جیسے ہوں، ان سب کی بنیاد حادثاتی ہے۔ میرا مذہب میں نے خود نہیں چُنا کیونکہ میرے دادا کا یہ مذہب تھا اور پھر یہ میرے باپ کو منتقل ہوا اور پھر اسی طرح مجھے بھی۔ یہی وجہ ہے کہ طرزِ فکر میں تبدیلی کا پہلا سبب خاندان ہے۔ دُنیا میں ہزاروں زُبانیں بولی جاتی ہیں جو کہ حالات و واقعات اور ضروریات کے پیش نظر سامنے آئیں۔ لیکن آج ہر زبان کی اپنی الگ پہچان ہے۔ اس طرح مذاہب بھی مختلف ہیں اور ہر کسی کو ایک دوسرے کے عقیدے اور ایمان کی عزت کرنی چاہیئے۔ قرآن پاک میں کہیں بھی رب المسلمین نہیں لکھا گیا بلکہ رب العالمین لکھا گیا ہے۔ اور یہی ہمارا جمہوری رویہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کریں۔ جب ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو پہلے یہ

سوچ لینا چاہیئے کہ کیا ہمارے رویے اور ہمارے گھروں میں جمہوریت ہے؟ اصل مسئلہ ہی یہ ہے کہ ہمارے اندر جمہوری رویے نہیں ہیں اور کوئی ایسا ادارہ بھی نہیں جو جمہوری رویوں کے فروغ کے لیے کام کرتا ہو۔ اسی طرح ہماری سوچ میں تبدیلی کے لیے ہماری کمیونٹی کا کردار بھی ہوتا ہے اور کمیونٹی میں ہماری درسگاہیں اور سکول بھی شامل ہیں۔ ہمارے سکولوں میں جو نصاب ہمیں پڑھایا جاتا ہے اُس سے ہماری سوچ کی مزید ترقی ہوتی ہے لیکن وہ مثبت ہے یا منفی یہ نصاب پر منحصر ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں 6 کروڑ لوگ مارے گئے۔ اگر آپ کو پتا چلے کہ آپ کے شہر میں 100 لوگوں کو قتل کیا گیا اور اُن کی لاشیں چوک میں پڑی ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ کوئی بھی شخص اِس واقعہ کی مذمت کرنے سے پیچھے رہے گا۔ اسی طرح دوسری جنگ عظیم میں بھی جب لوگوں نے سوچا کہ اگر اسی طرح قتل وغارت جاری رہی تو دُنیا میں شاید لوگ ہی ختم ہو جائیں تو اس طرح اُن کے درمیان سوچ کی تبدیلی کی بحث کا آغاز ہوا۔ پھر وہ اس مسئلے پر مل بیٹھے اور عالمی سیاست، انسانی مفادات اور دیگر پہلوؤں کو زیر بحث لاتے ہوئے اُنہوں نے جنگ بندی کا اعلان کیا۔ اور اس فیصلے میں شامل تمام ممالک کے نمائندگان کو UN نامی تنظیم کا نام دیا گیا اور 10 دسمبر 1948ء کو اس تنظیم نے انسانی حقوق کے پہلے اعلامیے کا اعلان کیا۔ جس کا پہلہ فیصلہ یہ تھا کہ ہر انسان کو زندہ رہنے کا حق ہے۔ بعد ازاں تمام ممبران نے انسانی حقوق کے اِس اعلامیے پر دستخط کیے اب مسئلہ یہ تھا کہ اس اعلامیے پر عمل درآمد کیسے کروایا جائے تو یہ طے ہوا کہ انسانی حقوق کے اِس علامیے کو ہر ممبر ملک اپنے آئین کا حصہ بنالے۔

ہماری سوچ میں مثبت تبدیلی کے لیے ہمیں بنیادی انسانی حقوق کا پتہ ہونا بہت لازم ہے اور اس کے لیے انسانی حقوق کی تعلیم کا عام ہونا بہت ضروری ہے۔ اور لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ حق کیا ہوتا ہے اور اُسے کیسے اور کہاں سے حاصل کرنا ہے۔ اِس کے لیے ریاست کا کردار مثبت ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ ریاست ایک ماں ہوتی ہے اور جس طرح ہماری سوچ کی بنیاد ہمارا خاندان ہے اُسی طرح سوچ میں مثبت تبدیلی کے لیے ریاستی کردار بھی اہم ہے۔

ہمارے معاشرے میں روایتی انتہا پسندی کی مختلف شکلیں اور اُن کی روک تھام کی تدابیر

کلثوم یعقوب

انتہا پسندی کیا ہے؟

اپنے خیالات یا سوچ کو فائق یا بہتر سمجھتے ہوئے دوسروں پر مسلط کرنے اور دوسروں کے نظریات کی نفی کرنا، یا کسی معاملے میں انتہائی سطح پر چلے جانا حتیٰ کہ اُس میں کسی بھی قسم کے درمیانی راستے یا مفاہمت کی جگہ باقی نہ رہے تو وہ انتہا پسندی کہلائے گی۔

ہمارے معاشرے میں انتہا پسندی عام پائی جاتی ہے جس میں:۔

صنفی انتہا پسندی

ریاستی انتہا پسندی

مذہبی انتہا پسندی شامل ہیں۔

جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام اور آمرانہ نظام حکومت آج کے اِس مختصر وقت میں زیر بحث رہیں گے۔

کوئی بھی فرد جب عدم تحفظ محسوس کرتا ہے تو وہ خاندان کا سہارا لیتا ہے اور پھر اُس کا دائرہ کار قبیلے، معاشرے اور پھر ریاست تک پھیل جاتا ہے۔ اور تحفظ حاصل کرنے کے لیے لوگ طاقت کے حصول کا راستہ اپناتے ہیں اور پھر کوئی پانی پر اور کوئی زمین پر قبضہ جمانے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ جس کے پاس زیادہ وسائل ہوتے ہیں اُس کے تابع زیادہ لوگ ہوتے ہیں تو وسائل اور طاقت کے حصول کی اس جنگ میں اُن کے درمیان انتہا پسندی کے عوامل جنم لیتے ہیں جو کہ معاشرے میں قتل اور تشدد کے واقعات کی وجہ بنتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں عورتیں انتہا پسندی کا شدید شکار ہیں۔ سال 2013 میں 56 خواتین کو صرف اس لیے قتل کیا گیا کیونکہ اُنہوں نے بیٹیوں کو جنم دیا تھا۔

ہماری سوچ میں مثبت تبدیلی کے لیے ہمیں بنیادی انسانی حقوق کا پتہ ہونا بہت لازم ہے اور اِس کے لیے انسانی حقوق کی تعلیم کا عام ہونا بہت ضروری ہے۔ اور لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ حق کیا ہوتا ہے اور اُسے کیسے اور کہاں سے حاصل کرنا ہے۔

آج بھی ہمارے معاشرے میں عورتوں کے معاشی اور سماجی ترقی میں پیداواری اور غیر پیداواری محنت کے طور پر حصہ ڈالنے کے باوجود اُنہیں کمتر یا تیسرے درجہ کی مخلوق تصور کیا جاتا ہے۔ عورتوں کی حیثیت کو کمتر بنانے کے پیچھے مخصوص طبقاتی ساخت، معاشی اور مذہب سے متعلقہ عوامل کارفرما ہیں۔ جو ریاست اور سماج کے ڈھانچے کی وضاحت بھی کرتے ہیں اور سماجی اور ریاستی اقتدار پر قابض قوتیں جو سامراج دوست اور مذہبی رجحانات بھی رکھتی ہیں اور طبقاتی اور پدرشاہی نظام کو فطری اصولوں کے مطابق ثابت کرتی رہتی ہیں تاکہ وہ یہ ثابت کرسکیں کہ عورتوں کی برابری اور آزادی ایک گمراہ کن نظریہ ہے۔

عورتیں دُنیا کی آمدنی کے 10% اور کل پراپرٹی کے 1% کی حصہ دار ہیں۔ ہر سال تقریباً 5 لاکھ عورتیں زچگی کے دوران ہلاک ہو جاتی ہیں اور اُن میں 99% کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہوتا ہے۔ غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور 1 بلین افراد میں 70% تعداد خواتین کی ہے۔ جبکہ پاکستان میں جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ بادشاہوں کی طرح زندگی گزار رہا ہے۔ پولیس پٹواری سمیت سارے انتظامی ادارے اُن کے اشارے پر کام کرتے ہیں سندھ میں وڈیروں کے مظالم کی داستانیں ہمارے میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ ہاریوں سے غلاموں کی طرح کام لیا جاتا ہے اور اُن کے مردوں پر تشدد کرنا، عورتوں کی آبرو کو پامال کرنا اور لوگوں کو اپنی نجی جیلوں میں بند رکھنا اُن کے لیے عام سی بات ہے۔ جاگیرداری نظام برطانوی راج کو مضبوط کرنے کی ترکیب تھی جس نے معاشرے میں رجعت پسندی، ماضی پرستی، توہم پرستی اور انتہا پسندی کو جنم دیا۔ پاکستان کے جمہوری نظام پر قبضے کے لیے جاگیرداروں نے ہاریوں، کسانوں اور مزدوروں کے ووٹوں کا استعمال کیا اور اپنے حلقہ انتخاب کو موروثیجاگیر میں بدل ڈالا۔ ہمارے ہاں پائی جانے والی پنچائیتیں اور جرگے تو اس طرح کے غیر قانونی فیصلے کرتے ہیں کہ انسان کی روح تک کانپ جاتی ہے۔ پنجاب اور سندھ کے ان جرگوں نے واضع طور پر ادارہ جاتی شکل اختیار کر رکھی ہے اور ان کو قائم ودائم رکھنے کے پیچھے جاگیرداروں اور وڈیروں کے ذاتی مفادات شامل ہیں۔ یہاں ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ ہمارے ہاں تو نظام تعلیم بھی انتہا پسندی سے پاک نہیں۔ دیگر اقوام اور ریاستوں کے خلاف نفرت اور جنگی جنون کی آبیاری کے لیے درسی کتب کو ذریعہ بنانے کے لیے تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا گیا۔

گزشتہ تین دہائیوں میں جوان ہونے والی نسل نے سرکاری اسکولوں سے حاصل ہونے والی تعلیم میں سیکھا ہے کہ یہ ریاست صرف مسلمانوں کے لیے وجود میں آئی ہے۔ دہشت گردی کے کسی واقعہ کے بعد سرکاری اہلکار ایک رٹا رٹایا بیان دیتے ہیں کہ اِس کے پیچھے بیرونی ہاتھ ملوث ہیں۔ چناچہ بعض تنظیموں کی طرف سے واقعات کی ذمہ داری قبول کرنے کے باوجود عوام اس کا ذمہ دار بیرونی سازش کو ہی گردانتے ہیں۔ جس کا سبب یہ ہے کہ موجودہ نصاب تعلیم کے باعث عام شہری اس بات کے قائل ہیں کہ غیر مسلم طاقتیں ہمارے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور ساری دُنیا عقیدے کی بنیاد پر ان سے عناد رکھتی ہے۔

نصاب کے ذریعے اکثریتی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو برتر جبکہ دیگر کو کمتر انسان بیان کیا جاتا ہے۔ سرکاری اداروں کی بھرتی کے اشتہارات میں اس کا عملی مظاہرہ دیکھا جاسکتا ہے مثال کے طور پر خاکروب کی خالی اسامی کی شرائط میں یہ جملہ رقم ہوتا ہے کہ اس آسامی پر صرف غیر مسلموں کو بھرتی کیا جائے گا۔ (روزنامہ نوائے وقت 8 اپریل 2011ء)

درسی کتابوں میں تحریک پاکستان اور قیام پاکستان میں اقلیتوں کے کردار کا شامل نہ ہونا ٹائپ کی غلطی تو نہیں ہوسکتی مثال کے طور پر۔۔۔

(قرارداد پاکستان کا مسودہ سر ظفر اللہ خان نے تیار کیا جن کا تعلق احمدی برادری سے تھا اور وہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ بھی تھے۔ پاکستان کا پہلا قومی ترانہ قائداعظم کی فرمائش پر پنڈت جگن ناتھ آزاد نے لکھا تھا جن کا تعلق ہندو برادری سے تھا۔ پنجاب اسمبلی کے سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھا کا تعلق مسیحی برادری سے تھا جنہوں نے پنجاب اسمبلی میں پاکستان کی قرارداد کے حق میں اپنا فیصلہ کن ووٹ کاسٹ کر کے قیام پاکستان کو ممکن بنایا)

2011ء میں ایک ہندو طالب علم ساگر لدھانی کو میڈیکل

کالج کراچی میں ایم بی بی ایس کے اینٹری ٹیسٹ میں بٹھانے سے انکار کیا گیا کیونکہ اُس نے سکول میں اسلامیات کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ اِس بربریت کے خاتمے کے لیے ہمیں چاہیئے کہ اپنے بچوں کو جدیدیت اور انسانی حقوق کی تعلیم سے آگاہ رکھیں۔ خواتین کی تعلیم اور آگاہی ورکشاپ کا اہتمام کیا جائے۔ پاکستان میں زرعی اصلاحات کی جائیں۔ تعلیمی نصاب پر نظر ثانی کر کے نفرت انگیز اور انتہا پسندانہ مواد تبدیل کیا جائے اور نوجوانوں کو پاکستان کی درست تاریخ سے آگاہ کیا جائے۔

انسانی حقوق کی تحریک کو مستحکم کرنے کے لیے حکمت عملی اور سول سوسائٹی کا کردار

قمر زیدی

11 اگست کو قائد اعظم نے اپنی تقریر میں واضح کر دیا تھا کہ پاکستان ایک سیکولر ریاست ہو گی اور اس میں رہنے والے تمام افراد کی پہچان مذہب سے نہیں بلکہ اِس بات سے ہو گی کہ وہ پاکستانی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت اُنہوں نے اقلیتی افراد کو اہم عہدوں پر فائز کر کے دے دیا تھا۔ مگر المیہ یہ ہے کہ آج ہماری نظر میں پاکستان صرف مسلمانوں کی ہی ریاست ہے۔ قائد اعظم کی اُس تقریر کو جس کی روشنی میں ریاست کا آئین اور قانون بننا تھا غائب کر دیا گیا اور اُس کا نتیجہ آج ہم پاکستان میں ہونے والی انتہا پسندی اور تشدد کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ پاکستان کی حکومت اور انتظامیہ نے ہر دور میں عوام کے ساتھ مذاق کیا اور درست حقائق سے لوگوں کو بے خبر رکھا۔ مثال کے طور پر اے کے فضل حق نے قرارداد پاکستان پیش کی تھی اور 1951ء میں اُس نے الیکشن جیتا اور الیکشن جیتنے کے صرف دو ماہ بعد ہی اُس پر غداری کا مقدمہ دائر کر دیا گیا لیکن بعد ازاں اُس شخص کو جیل سے نکال کر وزارت بھی دی گئی۔ آج ضرورت اِس بات کی ہے کہ سب کو یہ سکھایا جائے کہ ہم سب سے پہلے انسان ہیں۔ اور سب کے حقوق برابر ہیں۔ انسانی حقوق کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور انسانی حقوق کے کارکنان کو فعال کیا جائے۔ بچوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کیا جائے اور انسانی حقوق کے منشور کی خود بھی اور دوسروں کو بھی آگاہی دیں۔ سوسائٹی میں موجود اداروں سے رابطے میں رہیں۔ جتنے بھی ادارے اور لوگ انسانی حقوق کے لیے کام کر رہے ہیں اُنہیں منظم کیا جائے اور میڈیا اور اُس کے نمائندوں کو مثبت سوچ اور انسانی حقوق کی تعلیمات دی جائیں۔

مذہبی انتہا پسندی کے انسداد / فروغ میں میڈیا کا کردار اور ذرائع ابلاغ سے منسلک افراد کی تربیت کی اہمیت

ملک ماجد

میڈیا کے کردار کے بارے میں بات کرنے سے پہلے ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ جاننے کا حق ہے کیا؟ اور جاننا کیوں ضروری ہے؟

جاننے کا حق آپ کو برتری دیتا ہے۔

جینے کے لیے ضروری ہے۔

اچھائی اور بُرائی میں تمیز کے لیے ضروری ہے۔

میڈیا جب ہمیں خبر دیتا ہے تو آج یہ سمجھنا بہت مشکل ہے کہ وہ خبر سچ ہے یا جھوٹ کیونکہ اکثر میڈیا میں دیکھا گیا کہ شہرت کی خاطر سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا دیا جاتا ہے۔ کسی خاص مقصد کے لیے رائے قائم کرنے کے لیے خبر کو بدل دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر نائجیریا میں ریبلز کو مسلمان دہشت گردوں کا نام دیا گیا جبکہ وہ مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایک قوم کی حیثیت سے اپنی آزادی کے لیے لڑ رہے تھے۔

اِسی طرح شام میں بھی سیاسی لڑائی کو میڈیا نے اور رنگ دے دیا۔

اپنے حقوق و فرائض سے رُوگردانی کرنا یا اپنے فرائض سے باغی ہو کر ذاتی مفادات کو ترجیح دینا انفرادی کرپشن کہلاتا ہے۔ اِس طرح میڈیا میں بھی نجی چینلز کی ذاتی شہرت کی لڑائی میں اکثر اوقات خبر کو ہی بدل دیا جاتا ہے۔ اُسے ہم میڈیا کی کرپشن کہہ سکتے ہیں۔ اور اِس کرپشن میں میڈیا نے غیر شعوری طور پر انتہا پسندی کو فروغ دیا کیونکہ خبر کی نوعیت کو سمجھے بنا ہی مقابلہ بازی میں نشر کر دیا جاتا ہے۔ ریٹنگ بڑھانے کے لیے غیر پروفیشنل خبریں دی جاتی ہیں اور سنسنی بڑھانے اور لوگوں کے اندر ڈر اور خوف پیدا کرنے کے لیے خبر بدل دی جاتی ہے اور بعض اوقات تو بغیر تصدیق کے خبروں کو دیگر چینلز سے چوری کیا جاتا ہے۔ بلیک میل کیا جاتا ہے اور پیسے لے کر خبر لگائی جاتی ہے۔

چینلز اور اخباروں کے مالکان کا منفی رویہ صحافیوں کو کرپشن پر مجبور کرتا ہے۔ بڑے بڑے ٹی وی چینلز نے اپنے ورکرز کو 5 سے 6 ماہ کی تنخواہ نہیں دیں۔ غیر تربیت یافتہ رپورٹرز کی وجہ سے خبر کے مقاصد اور سچائی بدل جاتی ہے۔ میڈیا پر انسانی حقوق کو مسخ کیا جاتا ہے مثال کے طور پر جب کسی حادثے کے بعد لوگوں کے کٹے پھٹے اعضاء کو دکھایا جاتا ہے تو لوگوں کے اندر خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے اور اصل میں اُس تخریب کاری کو انجام دینے والے افراد کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے۔ میڈیا کے ان منفی رویوں کی وجہ سے آج دنیا بھر کے لوگ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں ہر بندہ دہشت گرد ہے۔

اِس لیے میڈیا سے منسلک افراد کو انسانی حقوق کی تعلیمات کی تربیت دینی چاہیئے۔

انتہا پسند رویوں کے عوامل، اثرات اور ہماری ذمہ داریاں

فاروق طارق

انتہا پسندی کی اصطلاح آپ اکثر سنتے ہیں۔ کبھی اِسے جنونیت کا نام دیا جاتا ہے تو کبھی شدت پسندی کا۔ آپ انسانی حقوق کے کارکنان کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ انتہا پسندی کے محرکات کیا ہیں اور ان کا سدباب کیسے کیا جا سکتا ہے۔ انتہا پسندی کی بہت سی مثالیں ہیں لیکن آج میں ملک میں بڑھتی ہوئی مذہبی انتہا پسندی پر بات کروں گا۔ ہمارے ایک صحافی ساتھی کو چند دن پہلے مارنے کی کوشش کی گئی کیونکہ اُس نے حکومت اور طالبان کے درمیان ہونے والے مذاکرات پر تفصیلی اور حقائق پر مبنی بات چیت کی۔ انتہا پسند رویوں میں سب سے پہلے برداشت ختم ہو جاتی ہے۔

انتہا پسندی کی ایک قسم فاشزم بھی ہے۔ جب آپ اپنے مخالف نظریے کے افراد کو جسمانی طور پر ختم کرنے کو ترجیح دیتے ہیں تو وہ عمل فاشزم کہلاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ہر طرف جاگیرداری اور سرمایہ داری کا قبضہ ہے اور اُس کی مثالیں آپ اپنے اردگرد ہونے والے واقعات سے لے سکتے ہیں۔ انتہا پسندی انسانی حقوق کی قاتل ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں 5 کروڑ افراد مارے گئے اور اِس جنگ کا مقصد اُس فاشسٹ سوچ کو عملی طور پر معاشرے میں لانا تھا۔ ہٹلر نے جرمن قوم کو ایک عظیم قوم کا درجہ دیا اور دوسری اقوام اور ملکوں پر حملے کیے۔ اُس نے اُس وقت کی اقلیت کو جو کہ یہودی تھے قید کیا اور قتل کیا اس کے بعد اُس نے روس پر حملہ کیا جو کہ اُس وقت سوویت یونین کہلاتا تھا۔

ملالہ یوسف زئی کا آپ سب نے ذکر سُنا ہے۔ آج لوگ چاہتے ہیں کہ عورت اُن کی غلام بن کے رہے۔ اُسے نقل و حرکت، حق رائے دہی اور اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا کوئی حق نہیں اسی سوچ نے ملالہ کو نشانہ بنایا کیونکہ اُس نے اُس پر لگائی گئی پابندیوں کے خلاف لکھ کر احتجاج کیا۔ انسانی حقوق کے ہر کارکن کو لکھنا چاہیئے کیونکہ لکھنے سے سیکھنے کا عمل تیز ہوتا ہے۔ اُس بچی نے درندوں کے خلاف بہادری سے کام لیا جس کے نتیجہ میں اُس فاشسٹ سوچ نے اُس پر حملہ کیا اور اُسے قتل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ بچ گئی اور ایک نمونے کے طور پر سامنے آئی۔

عورتوں کے خلاف ان رویوں کی وجہ سے ہمارا معاشرہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ دینی مدارس میں لڑکیوں کو تعلیم کے نام پر سکھایا جاتا ہے کہ وہ مرد کے تابع رہیں اور وہ اسلام سیکھیں جو مولوی اپنی مرضی سے بیان کرتا ہے۔ آج انتہا پسند رویوں کی

وجہ سے ریاست عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہوگئی۔ اور تعلیم میں تو اس کی کوئی دلچسپی نہیں۔

ہماری حکومت رجعت پسند ہے جو یہ چاہتی ہے کہ جو ماضی میں ہوتا رہا وہی جاری رہے۔ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کی مثالیں دی جاتی ہیں مگر آج وقت بدل چکا ہے۔ یہاں دانش سکول کھولے گئے جس میں ایک بچے پر 16 ہزار ماہانہ خرچ کیے جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف سرکاری سکولوں میں ایک بچے پر 600 روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ یہ تضاد اور فرق اُس قدامت پرست سوچ کا نتیجہ ہے جو ریاست میں انتہا پسند رویوں کو فروغ دیتی ہے۔ دُنیا کا ہر پانچواں غریب فرد جنوبی ایشیا میں رہتا ہے اس خطے کے پاس وسائل کی کمی نہیں بلکہ ریاستوں کا منفی رویہ تباہی کا سبب ہے۔ ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم مذہبی جنونیت پر بات نہیں کرتے۔ مذہبی انتہا پسندی کی ایک قسم فرقہ واریت ہے جس کی مثال ہزارہ کمیونٹی کے افراد کا قتل یا شیعہ، سُنی فسادات ہیں۔ اس فرقہ واریت اور انتہا پسندی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ آج پاکستان کی معیشت کمزور ترین ہے، بے روزگاری عروج پر ہے اور ہماری صنعتیں تباہ ہوتی جا رہی ہیں۔ آج انسانی حقوق کے کارکنان کو بھی نئے طریقوں سے رواداری اور مثبت رویے پھیلانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ریاستی انتہا پسندانہ پالیسیوں کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے۔

انتہا پسندی کے انسداد یا فروغ میں ریاستی اداروں کا کردار (ایک تجزیہ)

راؤ اکرم خرم

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق وہ ادارہ ہے جہاں سے ہمیں بولنے اور زندگی گزارنے کا مثبت سبق ملا۔ اور انسانی حقوق کی تعلیم کے پھیلاؤ کے لیے کارکنان کا کردار بہت اہم ہے۔ ہمارا یہ مقصد نہیں ہونا چاہئے کہ محض ریاست پر تنقید کی اور اپنے گھروں کو چلے گئے بلکہ یہاں سے نکل کر سوسائٹی میں ریاست کے کردار کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کرنی چاہئے۔ اور ریاست کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہیئے کہ آج کے سب سے بڑے خطرے انتہا پسندی کو ختم کیا جائے۔

جب ہم سکولوں اور مدارس میں جاتے ہیں تو ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ جو کچھ ہم سیکھ لیتے ہیں وہ زندگی بھر ذہن نشین رہتا ہے۔ مگر افسوس ہمارے نصاب میں جن افراد کو ہمارا ہیرو بنا کر دکھایا گیا حقیقت میں وہ لوگ کچھ اور تھے۔ ہمیں یہ پڑھایا گیا کہ اورنگ زیب عالمگیر ایک نیک، انصاف پسند اور بہترین بادشاہ تھا اور وہ ٹوپیاں بنا کر اور قرآن لکھ کر اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ لیکن اُس نے سب سے پہلے اقتدار کے حصول کے لیے اپنے باپ کو جیل میں ڈالا اور پھر اپنے تین بھائیوں کو اپنے لیے خطرہ سمجھ کے بیوی بچوں سمیت قتل کرا دیا۔ وہ ہر سال کشمیر میں سیر و تفریح کے لیے جاتا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ایک بندہ ٹوپیاں بنا کر حاصل کی گئی رقم سے کیسے کشمیر میں اپنے سینکڑوں فوجیوں اور نوکروں سمیت سیر و تفریح کرتا تھا۔ اسی طرح بابر نے کسی غیر مذہب کے بادشاہ کو شکست نہیں دی تھی بلکہ اپنے ہی اسلامی بھائی کو شکست دے کر اقتدار حاصل کیا تھا۔ اور احمد شاہ ابدالی لوٹ مار کر کے افغانستان کیوں چلا جاتا تھا۔ ہمارے تمام نصابی ہیروز نے انتہا پسندی کو فروغ دیا اور اپنے گھروں سے لے کر عوام تک کسی کو نہیں چھوڑا۔ اِس قسم کے نصاب کے بعد ہم یہ سوچتے ہیں کہ انتہا پسندی کیسے فروغ پا رہی ہے؟ ہماری عبادت گاہوں نے انتہا پسندی کو بہت فروغ دیا۔ جسٹس منیر کمیشن کے مطابق یہاں کوئی بھی اپنے علاوہ

> عورتوں کے خلاف اِن رویوں کی وجہ سے ہمارا معاشرہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ دینی مدارس میں لڑکیوں کو تعلیم کے نام پر سکھایا جاتا ہے کہ وہ مرد کے تابع رہیں اور وہ اسلام سیکھیں جو مولوی اپنی مرضی سے بیان کرتا ہے۔ آج انتہا پسند رویوں کی وجہ سے ریاست عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہوگئی۔ اور تعلیم میں تو اس کی کوئی دلچسپی نہیں۔

کسی کو مسلمان کہنے کے لیے تیار نہیں۔ ہم یہاں نصاب کو بدلنے کی بات کرتے ہیں۔ جب تک پنجاب میں جاگیردارانہ سوچ رکھنے والے لوگ موجود ہیں نصاب میں کبھی بھی طالبان کے خلاف بات نہیں ہوسکتی۔ سندھ کے لوکل باڈیز آرڈیننس میں جاگیرداروں اور وڈیروں کو بہت زیادہ پروموٹ کیا گیا ہے۔ اور اس صورت حال میں کبھی بھی وڈیروں کے خلاف کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔ ہم نے آج تک انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے افراد کو اپنا ہیرو نہیں بنایا۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہال میں موجود شرکا میں سے کسی کو پتہ ہوگا کہ گلاب دیوی کون تھی اور سر گنگا رام کون تھے یا آپ کے اپنے ضلع میں ٹیک سنگھ کون تھا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کو یہ سکھایا جائے کہ انتہا پسندی چاہے مذہب میں ہو یا معاشرے میں، غلط ہے۔ دُنیا کا کوئی بھی مذہب انسانیت کو قتل کرنے کا سبق نہیں دیتا۔ جب ہر مسلک کے لوگ اپنی اپنی مساجد میں بیٹھ کے دیگر مسالک کے لوگوں کے خلاف بات کرتے ہیں تو اُن میں کوئی تو جھوٹ بولتا ہوگا۔ قرآن میں رب العالمین لکھا گیا ہے۔ جب رب نے کسی بھی قوم کو اپنی ربوبیت سے نہیں نکالا تو انسان کو کیا اختیار کہ وہ ایسا کرے۔ قائداعظم نے اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد کہا تھا کہ اگر ہم تمام باتوں پر عمل کر لیں تو کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہے گا اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ مذہب سے لوگوں کی وابستگی ختم ہو جائے گی بلکہ مذہب ہر انسان کا ذاتی مسئلہ ہوگا اور ہر شہری کی پہچان پاکستان سے ہوگی۔ دو قومی نظریہ پاکستان کے حصول کا سبب بنا لیکن 1947ء سے لے کر آج تک وہ دو قومی نظریہ ختم نہیں ہوا۔ اِس بنا پر تو ہمیں چاہئے کہ دیگر مذاہب کے لوگوں کو آزاد کر دیا جائے۔ ہم نے کسی چور اور ڈاکو کو معاف نہیں کیا اور جو قتل کرتا ہے اُس کو بالکل نہیں مگر آج صورت حال یہ ہے کہ جس نے زیادہ قتل کیے اُسے معاف کر دو۔ اِس ملک کی مقدس فوج نے کبھی بھی اِن طالبان پر عوام پر حملے کی وجہ سے حملہ نہیں کیا البتہ اگر فوج کا کوئی بندہ مر جائے تو حملہ ضرور ہوگا۔

جمہوریت اور انسانی حقوق، انسانی حقوق اور معاشی ترقی کے مابین تعلق

حفیظ بزدار

ریاست اِس بنا پر عوام کو تحفظ فراہم کرتی ہے کہ بدلے میں لوگ اُن کو ادارے چلانے کے لیے ٹیکس کی شکل میں پیسے دیں۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اداروں کو مستحکم کرنے کے لیے ریاست لوگوں سے پیسے لیتی ہے۔ اور اس ٹیکس کے حصول کے لیے ریاست نے آٹو اکنامکس سسٹم رائج کیا جس کو ہم اِن ڈائریکٹ ٹیکس کہتے ہیں۔ صبح سے لے کر شام تک ہم اپنی آسائش اور ضروریات کی بنا پر جو بھی خریدتے ہیں اُس پر ہم ٹیکس دیتے ہیں اور اِس ٹیکس میں پاکستانی شہریت کا حامل ہونا ضروری نہیں۔ ہم سوائے سانس لینے کے ہر چیز پر ٹیکس دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں اپنے حقوق لینے کے لیے سفارش کروانی پڑتی ہے۔ فرض کیا کہ ایک حلقہ کی آبادی 10 لاکھ ہے تو یہ سب لوگ ٹیکس دیتے ہیں لیکن اُس کے باوجود کسی بھی کام کو کروانے کے لیے حلقہ کی کسی خاص شخصیت کی سفارش کی ضرورت پڑتی ہے۔ حالانکہ ہر خاص و عام اداروں کو چلانے کے لیے ایک جیسا ہی ٹیکس دیتا ہے۔ ریاست نے آٹو اکنامکس سسٹم سے عوام سے ٹیکس تو وصول کر لیا لیکن اداروں کو خودکار نہیں بنایا۔ ہمارا ایک ادارہ ریسکیو جو کہ کچھ دیر پہلے ہی متعارف ہوا خود طریقے سے کام کرتا ہے اُس کے لیے کسی قسم کی سفارش کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی طرح باقی تمام اداروں کو بھی کام کرنا چاہئے تبھی ہمارے معاشرے میں سفارش اور رعب کا رجحان ختم ہوسکتا ہے جو کہ انتہا پسندی کی جڑ ہے۔

بعد ازاں سفنا تھیٹر نے عورتوں کی تعلیم اور سیاست میں حصہ کے عنوان سے ڈرامہ پیش کیا اور ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء کا ڈسٹرکٹ کو آرڈینیٹر اعجاز اقبال نے ایک بار پھر استعدادی جائزہ لیا۔ ورکشاپ کے دوران شرکاء کو انسانی حقوق کی تعلیم اور خواتین پر تیزاب پھینکنے کے حوالہ سے دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی۔ بعد ازاں تقسیم اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔

خودکشی کے واقعات

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہدحق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹوں کے مطابق 26 اپریل سے 20 مئی تک کے دوران ملک بھر میں 227 افراد نے خودکشی کرلی۔خودکشی کرنے والوں میں 75 خواتین شامل تھیں۔اسی عرصہ کے دوران 80 افراد نے خودکشی کرنے کی کوشش کی جنھیں بروقت طبی امداد دے کر بچا لیا گیا۔اقدام خودکشی کرنے والوں میں 34 خواتین شامل ہیں۔اعداد وشمار کے مطابق خودکشی کرنے والوں میں 132 افراد نے گھریلو جھگڑوں ومسائل سے تنگ آ کر اور 24 نے معاشی تنگدستی سے مجبور ہوکر خودکشی کرلی۔خودکشی کے واقعات میں 122 نے زہر کھا/پی کر، 36 نے خودکو گولی مار کر اور 40 نے گلے میں پھندا ڈال کر جان دے دی۔خودکشی اور اقدام خودکشی کے 307 واقعات میں سے صرف 21 واقعات کی ایف آئی آر درج ہوئی۔

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
26اپریل	تنویر صمدانی	مرد	45برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	عزیز آباد	-	روزنامہ ایکسپریس
26اپریل	صائمہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	مال منڈی،حویلی لکھا	-	روزنامہ جنگ
26اپریل	سجاد احمد	مرد	18برس	-	-	-	نہر میں کود کر	گاؤں رام پرشاد، دیپالپور	-	روزنامہ جنگ
26اپریل	اقبال	مرد	50برس	-	-	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	زہر خورانی	شاہدرہ، لاہور	-	روزنامہ نئی بات
26اپریل	فرمان شاہ	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 144/9ایل، پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات
26اپریل	-	مرد	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	چک 144/9ایل، پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات
26اپریل	عرفان	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مار کر	گوجرانوالہ	-	روزنامہ خبریں
27اپریل	پروین بی بی	خاتون	24برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	خان پور، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
27اپریل	-	مرد	-	-	-	-	زہر خورانی	چک 250، ٹی ڈی اے، فتح پور	-	روزنامہ جنگ ملتان
27اپریل	اللہ دتہ	مرد	22برس	-	شادی شدہ	-	پھندا ڈال کر	کموں کوڑے والا، ملتان	-	روزنامہ نئی بات
27اپریل	س	خاتون	18برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کوٹلی لوہاراں، سیالکوٹ	-	روزنامہ نئی بات
27اپریل	فہیم شاہ	مرد	18برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	رشید ٹاؤن، مانگا منڈی	-	روزنامہ نئی بات
28اپریل	محمد اسحاق	مرد	24برس	-	-	پسند کی شادی نہ ہونے پر	خودکو آگ لگا کر	جتوئی	-	روزنامہ جنگ ملتان
28اپریل	نور احمد	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	کاندھووالہ، چونیاں	-	روزنامہ دنیا
28اپریل	الیاس	مرد	30برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کامونکی	-	روزنامہ دنیا
28اپریل	محمد عثمان	مرد	21برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مار کر	محلّہ فیکٹری، ایریا، چناب نگر	-	روزنامہ جنگ
28اپریل	عبدالغفور	مرد	50برس	-	-	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	خودکو گولی مار کر	کاہنہ، لاہور	-	روزنامہ جنگ
28اپریل	بابا سعداللہ	مرد	85برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکو گولی مار کر	قصبہ سلطان خیل، روکھڑی	-	روزنامہ جنگ
28اپریل	خضر حیات	مرد	31برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	کھڑیانوالہ، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
28اپریل	سید کنیزہ	مرد	-	-	-	-	خودکو گولی مار کر	لیاقت آباد	-	روزنامہ جنگ
28اپریل	نورین بی بی	خاتون	22برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	خادم علی روڈ، سیالکوٹ	-	روزنامہ نوائے وقت
29اپریل	منیر فاطمہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	اولاد نہ ہونے پر دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	بستی اسلام آباد، حیدر آباد	-	روزنامہ جنگ
29اپریل	سعدیہ	خاتون	25برس	-	شادی شدہ	اولاد نہ ہونے پر دلبرداشتہ	خودکو گولی مار کر	دوآبہ، حافظ آباد	-	روزنامہ جنگ
29اپریل	ذیشان	مرد	20برس	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	محلّہ مسلم شیخاں والی، جلالپور بھٹیاں	-	روزنامہ جنگ
29اپریل	منیر عباس	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مار کر	آریہ محلّہ، راولپنڈی	-	روزنامہ ڈان
29اپریل	مظہر حسین	مرد	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	موضع والوٹ، شاہ جمال، ملتان	-	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	سائرہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	موضع والوٹ، شاہ جمال، ملتان	-	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	ساجد	مرد	18برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	محلّہ جاوید کوٹ لڈن، وہاڑی	-	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	مشبر	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	ہارون آباد	-	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	عمران	مرد	32برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مار کر	سورج میانی، ملتان	-	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	دانش خان	مرد	23برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکو گولی مار کر	صالح خانہ تحصیل، پبی، نوشہرہ	درج	روزنامہ ایکسپریس
30اپریل	س	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	نزد نرسنگ سکول، لودھراں	-	روزنامہ جنگ ملتان

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
30اپریل	محمد یاسین	مرد	22برس	–	–	–	–	چک 17ایم،لودھراں	–	روزنامہ جنگ ملتان
30اپریل	محمد ظہیر	مرد	23برس	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ستیانہ روڈ،فیصل آباد	–	روزنامہ نئی بات
30اپریل	عمیر علی	مرد	20برس	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ماموں کانجن	–	روزنامہ نئی بات
30اپریل	عاصمہ	خاتون	–	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	غلہ منڈی،ساہیوال	–	روزنامہ جنگ
30اپریل	حمزہ	مرد	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ساہیوال	–	روزنامہ جنگ
30اپریل	سعداللہ	مرد	–	–	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	تونسہ	–	روزنامہ جنگ
30اپریل	س	خاتون	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	لودھراں	–	روزنامہ جنگ
30اپریل	یاسین	مرد	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	لودھراں	–	روزنامہ جنگ
یکم مئی	سعدیہ	خاتون	25برس	–	–	پسند کی شادی نہ ہونے پر	پھندا ڈال کر	لانڈھی	–	روزنامہ جنگ
یکم مئی	نعمان	مرد	18برس	–	غیرشادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	باغبانپورہ،لاہور	–	روزنامہ نئی بات
یکم مئی	آصف	مرد	22برس	–	شادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	خودکو گولی مار کر	گوالمنڈی،لاہور	–	روزنامہ نئی بات
یکم مئی	ذکاءاللہ	مرد	–	–	–	علاج کے لئے رقم نہ ہونے پر	نہر میں کود کر	میانوالی	–	روزنامہ نوائے وقت
یکم مئی	–	خاتون	–	–	–	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکو آگ لگا کر	سیالکوٹ	–	روزنامہ نوائے وقت
یکم مئی	رامون کولہی	مرد	28برس	–	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	گوٹھ سوپوخان چانڈیو،ٹنڈو محمد خان	–	روزنامہ کاوش
2مئی	جاوید	مرد	22برس	–	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	ٹھٹھہ رائیگاں،حافظ آباد	–	روزنامہ نئی بات
2مئی	ذیشان	مرد	–	–	–	–	زہرخورانی	تتلے عالی	–	روزنامہ نئی بات
2مئی	ثوبیہ	خاتون	19برس	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ساہیانوالہ،فیصل آباد	–	روزنامہ نئی بات
2مئی	–	مرد	22برس	–	–	–	ٹرین تلے کود کر	تھانہ سمن آباد،فیصل آباد	–	روزنامہ نئی بات
2مئی	حافظ اقبال	مرد	25برس	–	–	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	شاہدرہ،لاہور	–	روزنامہ نئی بات
2مئی	صوبیہ	خاتون	23برس	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	132رب، چک جھمرہ	–	روزنامہ نوائے وقت
2مئی	حسرت بی بی	خاتون	25برس	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ رسول نگر،کامونکی	–	روزنامہ نوائے وقت
2مئی	علیمہ	خاتون	16برس	–	غیرشادی شدہ	–	نہر میں کود کر	چک 159بی،میلسی	–	روزنامہ جنگ ملتان
2مئی	انعم	خاتون	30برس	–	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ لشکر خان،خیرپور ٹامیوالی	–	روزنامہ جنگ ملتان
2مئی	–	خاتون	20برس	–	شادی شدہ	ذہنی معذوری	کنویں میں کود کر	گاؤں ٹابھوٹی،تھرپارکر	–	لالہ عبدالحلیم
2مئی	شاکراللہ	مرد	–	–	غیرشادی شدہ	–	زہرخورانی	سرائے نورنگ،لکی مروت	درج	روزنامہ آج
3مئی	مافیا	خاتون	18برس	–	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کوٹ خادم علی شاہ،ساہیوال	–	روزنامہ جنگ
3مئی	حمیدہ	خاتون	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	قبولہ	–	روزنامہ جنگ
3مئی	سمیرہ	خاتون	–	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	–	–	روزنامہ جنگ
3مئی	راحیل	مرد	–	–	–	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	یوسف پارک،شاہدرہ،لاہور	–	روزنامہ جنگ
3مئی	قاسم	مرد	–	–	–	ذہنی معذوری	نہر میں کود کر	چھانگا مانگا	–	روزنامہ دنیا
3مئی	علی خان	مرد	–	–	غیرشادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ساہیوال	–	روزنامہ نئی بات
3مئی	حاجرہ	خاتون	19برس	–	–	–	پھندا ڈال کر	بلدیہ ٹاؤن،کراچی	–	روزنامہ ایکسپریس
3مئی	پریمی میگھواڑ	مرد	13برس	بچہ	–	گھریلو جھگڑ	پھندا ڈال کر	گوٹھ کاسو،تھرپارکر	–	روزنامہ کاوش
3مئی	علی ملاح	مرد	26برس	–	–	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	چتھو چنڈ،ٹھٹھہ	–	روزنامہ کاوش
4مئی	عذرا پروین	خاتون	–	–	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	نہر میں کود کر	رحمان ٹاؤن،کبیروالا	–	روزنامہ خبریں
4مئی	ساجدہ پروین	خاتون	–	–	شادی شدہ	–	پھندا ڈال کر	چک 357ڈبلیوبی،دنیاپور	–	روزنامہ خبریں
4مئی	عمران حیدر	مرد	18برس	–	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	افضل آباد،شورکوٹ	–	روزنامہ جنگ
4مئی	حق نواز	مرد	–	–	–	مالی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	8 ککھ،شورکوٹ	–	روزنامہ جنگ
4مئی	بشریٰ	خاتون	20برس	–	–	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک منجوں،گجرات	–	روزنامہ جنگ

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
4 مئی	غلام حسین	مرد	65برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	معین الدین پور، گجرات	-	روزنامہ جنگ
4 مئی	ر	خاتون	25برس	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	بستی ہیر شاہ، خانیوال	-	روزنامہ جنگ ملتان
5 مئی	وقاص	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	گاؤں ماجرہ، کنجاہ	-	روزنامہ دنیا
5 مئی	عمر	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سمبڑیال	-	روزنامہ دنیا
5 مئی	منظور احمد	مرد	-	-	شادی شدہ	غربت سے دلبرداشتہ	خود کو گولی مار کر	فیروزوالہ	-	روزنامہ جنگ
5 مئی	انور	مرد	45برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	کھیالی، گوجرانوالہ	-	روزنامہ جنگ
5 مئی	-	خاتون	23برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	گاؤں وچھ، سرگودھا	-	روزنامہ جنگ
5 مئی	صغیر انور	مرد	-	-	-	-	-	فیصل آباد	-	ایکسپریس ٹریبون
5 مئی	ریحان	مرد	38برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	گلبرگ، کراچی	-	روزنامہ جنگ
5 مئی	اشوک کمار	مرد	20برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ڈگری ضلع، میرپورخاص	-	روزنامہ کاوش
5 مئی	غلام مصطفیٰ چانڈیو	مرد	22برس	-	شادی شدہ	-	خود کو گولی مار کر	نبی سر روڈ، کنری، عمرکوٹ	-	روزنامہ کاوش
5 مئی	صفیہ سولنگی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	سکھر	-	روزنامہ کاوش
5 مئی	شازیہ	خاتون	26برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	کشمور، رحیم یارخان	-	روزنامہ جنگ ملتان
5 مئی	ثمینہ	خاتون	16برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	چاہ خان والی، ڈیرہ غازی خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
6 مئی	شباب سلطان	بچہ	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	شاہدرہ، لاہور	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	گرین ٹاؤن، لاہور	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	امانت علی	مرد	-	-	شادی شدہ	-	پھندا ڈال کر	مدن پورہ، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	بشارت علی	مرد	20برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	111 شمالی، سرگودھا	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	حافظ شعیب	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	چنیوٹ	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	عمر	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	کوہلووالہ گلہ، گوجرانوالہ	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	عثمان	مرد	18برس	-	-	-	زہرخورانی	82/6 آر، ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	ریحانہ	خاتون	-	-	-	-	زہرخورانی	ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	نجمہ	خاتون	-	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	شاہد	مرد	-	-	-	پولیس کے خوف سے	زہرخورانی	مریدکے	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	بلال	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	ڈسکہ	-	روزنامہ جنگ
6 مئی	عدنان شہباز	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	-	زہرخورانی	احمد آباد، چنیوٹ	-	روزنامہ نوائے وقت
6 مئی	شاہین	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	حویلی لکھا، اوکاڑہ	-	روزنامہ نئی بات
6 مئی	شبانہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	کوٹ سمابہ، رحیم یارخان	-	روزنامہ جنگ ملتان
6 مئی	عمر	مرد	-	-	-	-	پھندا ڈال کر	آصف کالونی، گوجرانوالہ	-	روزنامہ جنگ ملتان
6 مئی	آصف	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	محمد زئی ہنگو روڈ، کوہاٹ	درج	روزنامہ آج
6 مئی	شاہد خان	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	محمد زئی ہنگو روڈ، کوہاٹ	درج	روزنامہ آج
7 مئی	کلثوم	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	زہرخورانی	جیون شاہ، پاکپتن	-	روزنامہ نئی بات
7 مئی	عدنان	مرد	-	-	-	مالی حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	رینالہ خورد	-	روزنامہ نئی بات
7 مئی	شہربانو	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	موضع ترگا، ڈسکہ	-	روزنامہ نئی بات
7 مئی	فریدہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چشتیاں	-	روزنامہ جنگ
7 مئی	رضوانہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جوہرآباد	-	روزنامہ جنگ
7 مئی	محمد امین	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	75/5 ایل، ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
7 مئی	شفقت عثمان	مرد	50برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	رضا آباد، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
7 مئی	اعجاز	مرد	45برس	-	-	-	خود کو گولی مار کر	محمود آباد، کراچی	-	روزنامہ جنگ

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
7مئی	پوروکولہی	مرد	25برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	تیز دھار آلے سے	گوٹھ ججی جمالی، ماتلی، بدین	-	روزنامہ کاوش
8مئی	نسرین	خاتون	28برس	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	بلدیہ ٹاؤن، کراچی	-	روزنامہ ایکسپریس
8مئی	حسنین	مرد	25برس	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	بلوچ کالونی، کراچی	-	روزنامہ ایکسپریس
8مئی	شعبان	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	کلے والا، قصور	-	روزنامہ خبریں
8مئی	عمیر انور	مرد	28برس	-	-	-	خودکوگولی مارکر	سرگودھا روڈ، فیصل آباد	-	روزنامہ ڈان
8مئی	شاہد	مرد	35برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ ہوکر	زہر خورانی	چک 198 رب، فیصل آباد	-	ایکسپریس ٹریبون
8مئی	راجی کولہی	مرد	20برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	نصرپور، ٹنڈوالہیار	-	روزنامہ کاوش
8مئی	طاہر خان	مرد	18برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	گوٹھ پنجل شر	-	روزنامہ کاوش
8مئی	شمشاد بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 61 کے بی، وہاڑی	-	روزنامہ خبریں ملتان
8مئی	ظفر اقبال	مرد	24برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ایف ایس سی چوک، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
9مئی	سیف اللہ چنو	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	میرپور ماتھیلو، گھوٹکی	-	روزنامہ کاوش
9مئی	سیف الرحمان	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	مقیم شاہ، ڈی آئی خان	درج	روزنامہ ایکسپریس
9مئی	لعل ڈینو	مرد	55برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	صاحب خان جلالانی، خیرپور	-	روزنامہ کاوش
9مئی	وسیم	مرد	18برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	لڈن، وہاڑی	-	روزنامہ جنگ ملتان
9مئی	محمد شفیق	مرد	19برس	-	غیر شادی شدہ	محبت میں ناکامی پر	خودکوگولی مارکر	115/12، چیچہ وطنی	-	روزنامہ ایکسپریس
9مئی	تہمینہ	خاتون	20برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	سلطان پارک، جڑانوالہ	-	روزنامہ جنگ
9مئی	سیف اللہ	بچہ	-	-	غیر شادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	مقیم شاہ، ڈیرہ اسماعیل خان	-	روزنامہ جنگ
9مئی	نسرین	خاتون	35برس	-	شادی شدہ	-	پھندا ڈال کر	لدھے والا گورائیہ، فیروزوالہ	-	روزنامہ جنگ
9مئی	شہباز	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	چک 111 جنوبی، سرگودھا	-	روزنامہ جنگ
9مئی	یوسف	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ماموں کانجن	-	روزنامہ جنگ
9مئی	عافیہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
9مئی	پروین	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
9مئی	-	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	گوجرہ	-	روزنامہ جنگ
9مئی	رخسانہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	کنگن پور، قصور	-	روزنامہ دنیا
9مئی	جاوید	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	موڑ کھنڈا	-	روزنامہ نوائے وقت
9مئی	مصطفیٰ	مرد	40برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	انصاری چوک، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
10مئی	نعیم مقیم	مرد	-	-	-	مالی حالات سے دلبرداشتہ	چھت سے کود کر	زرعی ترقیاتی بنک، اسلام آباد	-	روزنامہ خبریں
10مئی	لیاقت علی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کاندہ کھارا، چونیاں	-	روزنامہ دنیا
10مئی	ثناءاللہ	مرد	30برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	یوسف گوٹھ، کراچی	-	روزنامہ ایکسپریس
10مئی	جعفر جمالی	مرد	35برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	کڈن، بدین	-	روزنامہ کاوش
10مئی	اریوکولہی	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	گوٹھ پیر سرہندی، سامارو، عمرکوٹ	-	روزنامہ کاوش
10مئی	عالم بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	محلہ سادات ڈیرہ نواب، احمد پور	-	روزنامہ جنگ ملتان
10مئی	مرد	-	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	دھوڑی اڈہ، چک 430	-	روزنامہ جنگ ملتان
11مئی	-	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	کھڑریاں والا، فیصل آباد	-	ایکسپریس ٹریبون
11مئی	-	خاتون	-	-	غیر شادی شدہ	-	-	چیچہ وطنی	-	روزنامہ نوائے وقت
11مئی	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	-	مانانوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
11مئی	ریحان علی	مرد	28برس	-	-	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	پھندا ڈال کر	فیڈرل بی ایریا، کراچی	-	روزنامہ امت
11مئی	عدنان	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	گاؤں نستہ، چارسدہ	درج	روزنامہ آج
11مئی	علی محمد	مرد	-	-	-	-	خودکوگولی مارکر	امانکوٹ مینگورہ، سوات	درج	روزنامہ ایکسپریس

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
11 مئی	ضیاء محمد	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گاؤں اوڈیگرام، سوات	درج	روزنامہ آج
12 مئی	ربیع اللہ	مرد	20 برس	-	-	ذہنی معذوری	چھت سے کود کر	ریس کور، لاہور	-	روزنامہ دنیا
12 مئی	محمد عمران	مرد	-	-	-		-	شکریال، راولپنڈی	-	ایکسپریس ٹریبون
12 مئی	طاہرہ	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 278، ج ب، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
12 مئی	عذرا	خاتون	27 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	تاندیانوالہ، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
12 مئی	محمد احمد	مرد	16 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ہجویری ٹاؤن، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
12 مئی	نواز خان	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	-	زہر خورانی	قصبہ مائی خیل، روکھڑی	-	روزنامہ جنگ
12 مئی	فاخرہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	نصیرہ آباد	-	روزنامہ جنگ
12 مئی	زکیہ مائی	خاتون	30 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ڈہرکی	-	روزنامہ جنگ
12 مئی	حیدر علی	مرد	15 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	مکی چوک، خانیوال	-	روزنامہ جنگ
12 مئی	پشم گل	مرد	60 برس	-	-	ذہنی معذوری	بجلی کے تار چھو کر	گاؤں خانمائی، چارسدہ	درج	روزنامہ آج
12 مئی	امجد	مرد	-	-	-	-	خود کو گولی مار کر	جان آباد، مردان سٹی، مردان	درج	روزنامہ ایکسپریس
13 مئی	محمد سعید	مرد	-	-	-	-	خود کو گولی مار کر	کنگنی والا، گوجرانوالہ	-	روزنامہ ڈان
13 مئی	سکندر مشور	مرد	45 برس	-	شادی شدہ	-	پھندا ڈال کر	لاڑکانہ	-	روزنامہ کاوش
13 مئی	علی گوہر	مرد	25 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	پنوعاقل، سکھر	-	روزنامہ کاوش
13 مئی	لکمیر بڑدی	مرد	14 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گوٹھ متو بڑدی، خیر پور	-	روزنامہ کاوش
13 مئی	محسن	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	محلہ کشمیری، سبزپیر روڈ، پشاور	درج	روزنامہ آج
14 مئی	مقصود احمد	مرد	18 برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	موضع امان والا، اوکاڑہ	-	روزنامہ نئی بات
14 مئی	احسن	مرد	25 برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ملکوال	-	روزنامہ نئی بات
14 مئی	وقاص خالد	مرد	39 برس	-	-	-	زہر خورانی	سرگودھا	-	روزنامہ جنگ
14 مئی	علی	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	امتحان میں ناکامی پر	زہر خورانی	وزیر آباد	-	روزنامہ جنگ
14 مئی	صباء بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	شیخوپورہ	-	روزنامہ جنگ
14 مئی	صفیہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کھرڑیانوالہ، فیصل آباد	-	روزنامہ نیوز
14 مئی	فوزیہ بی بی	خاتون	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	کالا شاہ کاکو	-	روزنامہ نوائے وقت
14 مئی	-	مرد	-	-	-	-	زہر خورانی	پیر محل	-	روزنامہ نوائے وقت
14 مئی	عبدالحلیم	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	292 گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ	-	روزنامہ نوائے وقت
14 مئی	خاور علی	مرد	22 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	تیز دھار آلے سے	لانڈھی، کراچی	-	روزنامہ جنگ
14 مئی	-	خاتون	-	-	-	-	زہر خورانی	گلستان جوہر، کراچی	-	روزنامہ ایکسپریس
14 مئی	-	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	خدکی بستی، کوٹری۔	-	لالہ عبدالحلیم
15 مئی	سکینہ	خاتون	45 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی	-	روزنامہ جنگ
15 مئی	سحرش	خاتون	18 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	گارڈن، کراچی	-	روزنامہ جنگ
15 مئی	-	مرد	75 برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	لطیف آباد نمبر 11، حیدر آباد	-	روزنامہ کاوش
15 مئی	غلام نبی	مرد	26 برس	-	-	-	پھندا ڈال کر	چھب مانڈرہ، اوتھل	-	لالہ عبدالحلیم
15 مئی	ثمینہ	خاتون	24 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	چھب مانڈرہ، اوتھل	-	لالہ عبدالحلیم
15 مئی	جعفر میر	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	کڈن، بدین	-	لالہ عبدالحلیم
16 مئی	محمد علی	مرد	28 برس	-	-	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	چک 133 ج ب، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
16 مئی	سلمیٰ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	-	لیہ	-	روزنامہ جنگ
16 مئی	نسرین بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ٹرین تلے کود کر	ملاں والی، چنی گوٹھ، احمد پور شرقیہ	-	روزنامہ جنگ
16 مئی	نظیر احمد	مرد	17 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گوٹھ بخشو فقیر، دادو	-	روزنامہ کاوش

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
16 مئی	بلال	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	بلال نگر، لال سوہا بازار، بہاولپور	-	خواجہ اسد اللہ
16 مئی	صغریٰ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گل ڈیرہ	-	روزنامہ جنگ
16 مئی	اقبال حسین	مرد	68 برس	-	شادی شدہ	-	خود کو گولی مار کر	لطیف آباد نمبر 7، حیدر آباد	-	لالہ عبدالحلیم
16 مئی	ایسرو کولہی	مرد	25 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	گاؤں پیر سرہندی، سامارو، مٹھی	-	لالہ عبدالحلیم
13 مئی	ثمرین	خاتون	-	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	گلستان جوہر، کراچی	-	لالہ عبدالحلیم
14 مئی	زرینہ	خاتون	23 برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	لیبر کالونی، سائٹ کوٹری	-	لالہ عبدالحلیم
17 مئی	ریحانہ	خاتون	18 برس	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	ہڑپہ	-	روزنامہ ایکسپریس
17 مئی	ظہور	مرد	25 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	پاکپتن	-	روزنامہ ایکسپریس
17 مئی	مہوش	خاتون	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	آرائیں گاؤں، رائیونڈ	-	روزنامہ ایکسپریس
17 مئی	طیب	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	محلہ اسلام پورہ، جڑانوالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
17 مئی	سیٹھ سلیم	مرد	-	-	شادی شدہ	بیٹے کی موت پر دلبرداشتہ	زہر خورانی	محلہ اسلام آباد، نوشہرہ ورکاں	-	روزنامہ نوائے وقت
17 مئی	صدف	خاتون	16 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	خان بیلہ، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
17 مئی	ارشاد مائی	خاتون	30 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گاؤں گلیاڑہ محلہ اوسئی، مردان	درج	روزنامہ آج
18 مئی	طاہرہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کوٹ رادھا کشن	-	روزنامہ نئی بات
18 مئی	ندیم	مرد	-	-	-	غربت سے دلبرداشتہ ہو کر	خود کو گولی مار کر	مبارک پور، خانیوال	-	روزنامہ نئی بات
18 مئی	عبداللہ	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ٹائی محلہ، گوجرہ	-	روزنامہ نئی بات
18 مئی	طاہرہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	للیانی، قصور	-	روزنامہ خبریں
18 مئی	معظم علی	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	سرخ پور، جلال پور جٹاں	-	روزنامہ جنگ
18 مئی	معشوق علی	مرد	50 برس	-	شادی شدہ	-	زہر خورانی	اٹاری، فیروز والہ	-	روزنامہ جنگ
18 مئی	فدا حسین	مرد	18 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گاؤں سرڈھوک، سرائے عالمگیر	-	روزنامہ جنگ
18 مئی	طالب حسین	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	113/7 آر، ساہیوال	-	روزنامہ جنگ
18 مئی	عبدالحمید	مرد	-	-	-	-	زہر خورانی	للیانی، قصور	-	روزنامہ جنگ
18 مئی	-	خاتون	-	-	-	شادی نہ ہونے پر	ٹرین تلے کود	چھانگا مانگا	-	روزنامہ جنگ
18 مئی	دلبر حسین	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	سمن آباد، فیصل آباد	-	روزنامہ جنگ
18 مئی	عاشق علی	مرد	-	-	-	-	زہر خورانی	خیر پور	-	روزنامہ کاوش
19 مئی	-	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	تھانہ سٹی، مرید کے	-	روزنامہ نوائے وقت
19 مئی	اللہ دتہ	مرد	48 برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 216 رب، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
19 مئی	عارف	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	حمزہ ٹاؤن، سرگودھا	-	روزنامہ نئی بات
19 مئی	عبدالقیوم	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 28 جنوبی، بھاگٹانوالہ	-	روزنامہ نئی بات
19 مئی	محمد عثمان	مرد	17	-	غیر شادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	بلال گنج گلی نمبر 9، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
19 مئی	ثمینہ	خاتون	2 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	لیاری، کراچی	-	روزنامہ ایکسپریس
19 مئی	اسماعیل	مرد	15 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	بستی جھورڑ، کوٹ سلطان، لیہ	-	روزنامہ جنگ ملتان
19 مئی	عبدالرشید	مرد	27 برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کندھ کوٹ، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
19 مئی	اشرف اولکھ	مرد	-	-	-	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	یزمان، بہاولپور	-	شیخ مقبول حسین
19 مئی	ارشاد بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	یزمان، بہاولپر	-	شیخ مقبول حسین
19 مئی	ذیشان	مرد	14 برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 72 این پی، رحیم یار خان	-	روزنامہ خبریں ملتان
20 مئی	اقبال	مرد	-	-	-	مالی حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ہربنس پورہ، لاہور	-	روزنامہ ڈان
20 مئی	کوثر پروین	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	چک 13 شمالی، فیصل آباد	-	روزنامہ نئی بات
20 مئی	نجیب اللہ	مرد	20 برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	چک 71 ج ب، فیصل آباد	-	ایکسپریس ٹریبون

اقدام خودکشی

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
26اپریل	نازیہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	پیرسباق، نوشہرہ	درج	روزنامہ آج
27اپریل	کلثوم	خاتون	-	-	شادی شدہ	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	خودکوآگ لگاکر	بٹہ محمدنگر، گوجرانوالہ	-	روزنامہ خبریں
27اپریل	محمداکبر	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	چک عبداللہ چشتیاں، بہاولنگر	-	روزنامہ جنگ ملتان
27اپریل	عبدالمنان	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	بہادرکالونی، چشتیاں، بہاولنگر	-	روزنامہ جنگ ملتان
28اپریل	اعجازکھوکھر	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوآگ لگاکر	جتوئی	درج	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	یاسمین	خاتون	18برس	-	غیرشادی شدہ	-	زہرخورانی	وکلاء کالونی، ملتان	-	روزنامہ جنگ ملتان
29اپریل	عمران خان	مرد	-	-	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	میرہ کچوڑی، چمکنی پشاور	درج	روزنامہ آج
30اپریل	ع	خاتون	-	-	-	-	زہرخورانی	بستی پٹھان والا، لودھراں	-	روزنامہ جنگ ملتان
30اپریل	وارث	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	لودھراں	-	روزنامہ جنگ ملتان
30اپریل	عابد	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	لودھراں	-	روزنامہ جنگ ملتان
یکم مئی	شاہد	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	اڈانظام آباد، لودھراں	-	روزنامہ جنگ ملتان
یکم مئی	شہزاد	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	اڈانظام آباد، لودھراں	-	روزنامہ جنگ ملتان
یکم مئی	زوجہ عباس	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سمہ سٹہ، بہاولپور	-	خواجہ اسداللہ
یکم مئی	ف	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	باغبانپورہ، لاہور	-	نئی بات روزنامہ
یکم مئی	عامر	مرد	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ہربنس پورہ، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
یکم مئی	-	مرد	-	-	-	-	زہرخورانی	ڈسٹرکٹ جیل، فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
2مئی	شکیلہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوآگ لگاکر	چوہنگ، لاہور	-	روزنامہ نئی بات
2مئی	ارشادعلی	مرد	-	-	-	امتحان میں فیل ہونے پر	-	سہالہ	-	روزنامہ نوائے وقت
2مئی	سرون کمار	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	سامارو، عمرکوٹ	-	روزنامہ کاوش
3مئی	پریمی میگھواڑ	خاتون	22برس	-	شادی شدہ	ذہنی معذوری	کنویں میں کودکر	گوٹھ ٹاپو میگھواڑ، تھرپارکر	-	روزنامہ کاوش
3مئی	عمران	مرد	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوآگ لگاکر	اکری کالونی علی پور	-	روزنامہ جنگ ملتان
4مئی	انورعلی	مرد	16برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شاہ پورچاکر، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش
4مئی	موہن لال	مرد	25برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ٹنگوانی، جیکب آباد	-	روزنامہ کاوش
4مئی	شائلہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک125، ڈبلیوبی، وہاڑی	-	روزنامہ جنگ ملتان
5مئی	گوہر	مرد	10برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ڈہرکی، رحیم یارخان	-	روزنامہ جنگ ملتان
5مئی	زوہیب	مرد	18برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	بسم اللہ کالونی، رحیم یارخان	درج	روزنامہ خبریں ملتان
5مئی	آمنہ	خاتون	19برس	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	پُل بٹے والا، رحیم یارخان	-	روزنامہ خبریں ملتان
5مئی	رحمت لی	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ٹبہ محمدنگر، کامونکی	-	روزنامہ دنیا
5مئی	زبیر	مرد	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	سبزی منڈی، کامونکی	-	روزنامہ دنیا
5مئی	خالدہ	خاتون	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	موضع راجہ، کامونکی	-	روزنامہ دنیا
5مئی	حمیرا	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	-	روزنامہ نوائے وقت
5مئی	ثمینہ غفار	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوجرہ	-	روزنامہ نوائے وقت
5مئی	عدنان	مرد	30برس	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	فیصل کالونی، ٹوبہ ٹیک سنگھ	-	روزنامہ نوائے وقت
6مئی	موہن لال	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سامارو، عمرکوٹ	-	روزنامہ کاوش
6مئی	آمنہ	خاتون	26برس	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ترنڈہ سوائے خان، رحیم یارخان	-	روزنامہ جنگ ملتان
7مئی	ن	خاتون	-	-	شادی شدہ	ملزم گرفتار نہ ہونے پر	خودکوآگ لگاکر	اوکاڑہ	-	روزنامہ ڈان
7مئی	پاری کوہلی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	کوٹری ضلع جامشورو	-	روزنامہ کاوش
8مئی	محمدہاشم	مرد	-	-	-	انصاف نہ ملنے پر	خودکوآگ لگاکر	موضع نوناری، احمدپورشرقیہ، بہاولپور	-	شیخ مقبول حسین
8مئی	رضیہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	انصاف نہ ملنے پر	خودکوآگ لگاکر	ڈی سی او آفس، بہاولپور	-	روزنامہ ڈان
8مئی	نذیرمیمن	مرد	25برس	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	کوٹری، حیدرآباد	-	روزنامہ کاوش

تاریخ	نام	جنس	عمر		ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
11مئی	فاطمہ	خاتون	35برس	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	پھلیلی، حیدر آباد	-	روزنامہ کاوش
11مئی	واجد علی شیخ	مرد	22برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	خیر پور	-	روزنامہ کاوش
12مئی	تانیہ	خاتون	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ٹنڈو آدم، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش
12مئی	عمران گبول	مرد	20برس	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	تنگوانی، جیکب آباد	-	روزنامہ کاوش
12مئی	شازیہ	خاتون	22برس	-	-	-	-	نظام آباد، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
12مئی	ساجد	مرد	26برس	-	-	-	-	چک 11 ون ایل، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
12مئی	شریف	مرد	20برس	-	-	-	-	نورے والی، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
13مئی	آصف علی	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ٹھری میرواہ، خیر پور	-	روزنامہ کاوش
13مئی	نجمہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	تنخواہ نہ ملنے پر	پھندا ڈال کر	کنر، عمر کوٹ	-	روزنامہ کاوش
13مئی	عابد خان	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	-	خود کو گولی مار کر	سلیمان خیل، بڈھ بیر، پشاور	درج	روزنامہ آج
14مئی	نویدہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گاؤں پلوسی تلرزئی، پشاور	درج	روزنامہ آج
15مئی	طارق	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گاؤں تہکال، پشاور	درج	روزنامہ آج
16مئی	آسیہ بی بی	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
16مئی	ارشد	مرد	-	-	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ ہوکر	زہر خورانی	اقبال ٹاؤن، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
16مئی	رخسانہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	منڈی بہاؤالدین	-	روزنامہ نئی بات
16مئی	سکندر علی	مرد	-	-	غیر شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	گوٹھ مہتانی کھمبٹ، خیر پور	-	روزنامہ کاوش
16مئی	نبی بخش	مرد	23برس	-	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	خیر پور ناتھن شاہ، دادو	-	روزنامہ کاوش
17مئی	نذیر	مرد	-	-	-	وزیر اعلیٰ سے ملاقات نہ ہونے پر	تیز دھار آلے سے	وزیر اعلیٰ ہاؤس، لاہور	-	روزنامہ ایکسپریس
17مئی	محمد شریعت	مرد	-	-	شادی شدہ	-	-	شامی چھاؤنی، لاہور	-	روزنامہ نیشن
17مئی	محمد عباس	مرد	20برس	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا ڈال کر	چک 8 گ ب، ننکانہ	-	روزنامہ دنیا
17مئی	-	خاتون	-	-	شادی شدہ	ملزم گرفتار نہ ہونے پر	خود کو آگ لگا کر	کوٹ مبارک، ڈیرہ غازی خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
18مئی	ثنیہ بی بی	خاتون	-	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	دریا میں کود کر	جہلم	-	روزنامہ خبریں
18مئی	غلام محمد	مرد	-	-	-	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	شہداد پور، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش
19مئی	قادر بخش	مرد	21برس	-	-	-	-	کوٹ کرم خان، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
19مئی	خالدہ پروین	خاتون	17برس	-	-	-	-	چک 117 پی، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
19مئی	افتخار	مرد	36برس	-	-	-	-	امین گڑھ، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
19مئی	شمائلہ	خاتون	40برس	-	-	-	-	کینال پارک، رحیم یار خان	-	روزنامہ جنگ ملتان
19مئی	کاشف	مرد	15برس					چک 114 پی، رحیم یار خان	-	روزنامہ دنیا
19مئی	حنا	خاتون	-	-	-	-	-	عباس پور، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
19مئی	اقبال	مرد	-	-	-	-	-	مصطفیٰ آباد، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیاج
19مئی	شہناز	خاتون	-	-	-	-	-	نور پور، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
19مئی	عرفان	مرد	-	-	-	-	-	گلزار چوک، فیصل آباد	-	روزنامہ دنیا
19مئی	مہر فاطمہ	خاتون	-	-	غیر شادی شدہ	امتحان میں فیل ہونے پر	زہر خورانی	جنوبی چھاؤنی، لاہور	-	روزنامہ نوائے وقت
19مئی	کوتیا کوہلن	خاتون	35برس	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	گوٹھ محمد علی شاہ بنوں، حیدر آباد	-	روزنامہ کاوش
19مئی	صنم	مرد	26برس	-	غیر شادی شدہ	شادی نہ ہونے پر دلبرداشتہ	پھندا ڈال کر	سکھر	-	روزنامہ کاوش
20مئی	عثمان	مرد	-	-	-	-	خود کو گولی مار کر	نیورام پورہ، پشاور سٹی، پشاور	درج	روزنامہ آج
20مئی	نارو کولہی	مرد	-	-	شادی شدہ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ ہوکر	خود کو گولی مار کر	عمر کوٹ	-	روزنامہ کاوش
22مئی	محمد سلیم	مرد	29برس	-	-	-	زہر خورانی	پٹوار کالونی، چشتیاں	درج	روزنامہ خبریں، ملتان
25مئی	نازیہ	خاتون	-	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	گوٹھ خیر محمد مری، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش
25مئی	انو	مرد	17برس	-	-		زہر خورانی	ٹنڈو آدم، سانگھڑ	-	روزنامہ کاوش

جہد حق پڑھنے والوں کے خطوط

’’بے گناہ مجرم‘‘

چنیوٹ جناب ڈاکٹر مہدی علی ہارٹ سرجن پاکستان میں پیدا ہوئے۔اعلیٰ تعلیم پائی۔ڈاکٹر بنے۔انسانیت کے جذبے سے سرشار اس بے ضرر انسان کو اپنے آبائی اور مقامی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بحیثیت ڈاکٹر خدمت کی توفیق ملی۔مزید اعلیٰ تعلیم اور اپنے پیشہ میں مہارت کی پیاس اور طلب ان کو امریکہ لے گئی۔جہاں ہارٹ سرجری میں Specialization کیا۔بیرون ملک قیام کے دوران اپنے وطن کی مٹی سے محبت ایمان کی حد تک رہی اور اپنے وطن سے یہی محبت ان کی خطا بن گئی۔ڈاکٹر صاحب ہر سال چند دن کے لئے ضرور دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے پاکستان آتے اور مریضوں کا علاج کرتے۔اس سال بھی ڈاکٹر صاحب موصوف 24 مئی کو اپنی فیملی کے ہمراہ پاکستان آئے۔ان کا یہ سفر تقریباً دو ہفتے پر مشتمل تھا۔حسب سابق اور حسب روایت انہوں نے اعلان کیا کہ وہ پاکستان قیام کے دوران ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کریں گے اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں پاکستان سے واپس روانگی تک مریضوں کی خدمت کریں گے۔انہوں نے اپنے عہد کو عملی جامعہ پہنایا اور پہلے روز سے ہی مریضوں کی خدمت اور علاج کے سلسلہ کا آغاز کیا۔اس بے لوث خدمت کو بمشکل ایک روز ہی گزرا تھا کہ 26 مئی کو ڈاکٹر صاحب اپنی اہلیہ اور بچوں کے ہمراہ مقامی قبرستان میں اپنے بزرگوں کی قبروں پر دعا کے لئے اپنی رہائش گاہ سے پیدل روانہ ہوئے جو چند منٹ کے فاصلے پر ہے۔فجر کے بعد کا وقت تھا۔سورج ابھی پوری طرح نکلا بھی نہیں تھا کہ قبرستان کے گیٹ پر دو مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کردی اور اس وقت تک فائرنگ جاری رکھی جب تک ڈاکٹر صاحب کو اس مٹی میں نہ ملا دیا جس کی محبت میں ڈاکٹر صاحب ہزاروں میل کا سفر طے کر کے دو روز قبل پہنچے تھے۔ڈاکٹر صاحب کو 12 گولیاں لگیں اور حملہ آور موقع سے فرار ہوگئے۔اس ظالمانہ اور انتہا پسندی کے ماحول سے ناآشنا ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ اور بچے خوفزدہ نظروں سے ڈاکٹر صاحب کی میت کے پاس کھڑے یہ سوال کرتے رہے کہ ہمارا قصور کیا تھا۔ہمیں کس جرم کی سزا دی گئی ہے۔کیا وطن سے محبت ہی ہمارا جرم تھا۔بہت کوشش اور تجسس تھا کہ یہ معلوم ہو کہ اس معصوم انسان کا جرم کیا تھا۔اہل دل اور ہمدرد عزیزوں اور دوستوں کی زبان پر بھی یہی سوال تھا کہ ایک روز پہلے آنے والے اس عظیم انسان کا آخر قصور کیا تھا۔تھوڑی سی جستجو اور تلاش کے بعد جواب سامنے تھا۔ڈاکٹر صاحب کا صرف اور صرف احمدی ہونا ہی ان کا ’’جرم‘‘ تھا۔عدم برداشت اور انتہا پسندی کے اس معاشرے میں واقعی اس جرم سے بڑا جرم اور کیا ہوگا۔ڈاکٹر صاحب مرحوم کو سلام! کہ وہ بھی اس 241 کے قبیلے میں شامل ہوگئے جن کو محض احمدی ہونے کے جرم میں موت کی نیند سلا دیا گیا۔اور تا حال اس لامتناہی سلسلے کی حد نظر نہیں آتی۔ اللہ میرے ملک کو سلامت رکھے۔آمین

بجلی کی لوڈشیڈنگ میں کمی کا مطالبہ

باجوڑایجنسی باجوڑ ایجنسی میں گرمی کی شدت میں اضافے کے ساتھ ہی بجلی کی لوڈشیڈنگ میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔جس سے عوام کو شدید دشواریوں کا سامنا ہے۔معمولات زندگی متاثر ہو چکے ہیں،خصوصاً بجلی کے کاروبار سے وابستہ افراد کا کاروبار ٹھپ ہو چکا ہے۔شہریوں نے حکام سے فوی طور پر لوڈشیڈنگ کے خاتمہ یا اس میں کمی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

(شاہد حبیب)

تنخواہیں دی جائیں

گنگچھے محکمہ تعمیرات عامہ کے ملازمین 4 مہینوں سے تنخواہیں ادا نہیں کی گئیں۔تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے باعث انہیں شدید مشکلات درپیش ہیں۔انہوں نے متعلقہ حکام سے اپیل کی ہے کہ ان کی تنخواہ کی ادائیگی کے لیے جلد از جلد اقدامات کئے جائیں تاکہ ان کی مشکلات کم ہو سکے۔

(بانو عباس)

بجلی کی بندش کا مسئلہ

بارکھان بارکھان شہر کی نصف آبادی بجلی کی سہولت سے محروم ہے۔گندم کی فصل کو پانی نہ ملنے کی وجہ سے زمیندار مالی بحران سے دوچار ہیں۔کیسکو کے اہلکار مسئلے کی سنگینی سے آگاہ ہونے کے باوجود اس کے حل کے لیے کوئی پیش رفت نہیں کر رہے۔بجلی کی بندش کے سبب متعدد علاقوں میں پانی ناپید ہو چکا ہے۔جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔عوام کا اعلیٰ حکام سے مطالبہ ہے کہ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے تاکہ ان کی مشکلات میں کمی آسکے۔گندم کی فصل پانی نہ ملنے کی وجہ سے خشک ہو رہی ہے۔جس کے باعث زمینداروں کو لاکھوں روپوں کا نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔دریں اثناء بارکھان شہر اور قریبی محلوں کے کئی ٹرانسفر جلے ہوئے ہیں جن کی ابھی تک مرمت نہیں کی گئی۔عوامی حلقوں نے واپڈا چیف سے مطالبہ کیا تھا کہ جلد از جلد ان کی مرمت کروائی جائے۔ضلع بارکھان کے عوامی وسماجی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بارکھان شہر اور گردونواح کے دیہات میں بجلی کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور اس حوالے سے عملی اقدامات کئے جائیں۔

(غلام قادر)

مزدوروں کا احتجاجی مظاہرہ

چنیوٹ 21 مئی کو پیپلز لیبر یونین ضلع چنیوٹ کے زیر اہتمام شمس ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد روڈ سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جس کی قیادت پیپلز یونین کے صدر سید غلام عباس شاہ، جنرل سیکرٹری سید مظاہر عباس اور مزدور رہنما عمران عاربی نے کی۔جلوس شہر کے مختلف راستوں سے گزرتا ہوا لیبر آفس کے سامنے جا کر اختتام پذیر ہوا۔اس موقع پر مزدور رہنماؤں سید غلام عباس شاہ،اور سید مظاہر عباس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شمس ٹیکسٹائل ملز انتظامیہ نے 850 ملازمین کو جبری طور پر مل سے نکال دیا ہے جس کی وہ پُرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ان کا وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ وہ مزدوروں کے ساتھ ہونے والے ظلم وزیادتیوں کا نوٹس لیں کیونکہ مل سے نکالے گئے سینکڑوں مزدور اس وقت بے یارومددگار بیٹھے ہیں اور مزدوروں کے گھروں میں فاقے ہیں۔جب تک ملز انتظامیہ نکالے گئے مزدوروں کو بحال نہیں کرتی،ان کا احتجاج اور دھرنا جاری رہے گا۔

(سیف علی خان)

ملتان، 18 اپریل 2014: کسانوں کی جدوجہد کے عالمی دن پر ملتان میں
کسانوں کے حقوق کے لیے پُرامن احتجاجی مظاہروں کا اہتمام کیا

حیدرآباد، 12 اپریل 2014: ''انسانی حقوق اور سیاسی قتل''
پر ایک مشاورتی نشست منعقد کی گئی

22 اپریل ، راجن پور
23 اپریل 2014 لیہ
میں ایچ آر سی پی نے
''بچوں، خواتین، اقلیتوں
اور مزدوروں کے حقوق''
کے عنوان پر مشاورت کا
اہتمام کیا

کراچی، 19 مئی، کوئٹہ 9 مئی جبکہ اسلام آباد میں 28 مئی کو راشد رحمان کی ہلاکت پر تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا۔
اس کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں ایچ آر سی پی کے کارکنوں نے راشد رحمان کے قتل کے خلاف احتجاجی مظاہرے کیے

HRCP
پبلشر: ندیم فاضل: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
”ایوان جمہور“ 107۔ ٹیپو بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور
فون : 35838341-35864994 فیکس : 35883582
ای میل hrcp@hrcp-web.org ویب سائٹ : www.hrcp-web.org
پرنٹر: مکتبہ جدیدپریس، 14ایمپرس، لاہور Registered No. LRL-15